مکاتیبِ مہدی

مرتبہ
مہدی بیگم

تلک آثارنا تدل علینا فانظروا بعدنا الی الآثار

مکاتیب مہدی

مہدی حسن افادی الاقتصادی کے وہ خطوط جو انھوں نے
اپنے دوستوں کے نام لکھے

مرتبہ

مہدی بیگم

فہرست مضامین

چند سطریں

(از مہدی بیگم)

افادات کی اشاعت کے سلسلہ میں جون ۱۹۲۲ء میں مَیں نے مرحوم کے خطوط کی اشاعت کا وعدہ کیا تھا جس کے ایفائے وعدہ کے لئے اکثر اصحاب کے تقاضے کے خطوط وقتاً فوقتاً میرے پاس آیا کئے لیکن پے در پے افکار اور حادثوں نے مجھے اب تک اسکا موقع نہیں دیا۔

اول تو مرحوم ہی کی دائمی جُدائی! میری روحانی موت تھی - یہ ایسا کاری زخم تھا جو میرے دل میں ناسور بن کر رہ گیا، جسے سوائے موت کے دُنیا کی کوئی قوت مندمل نہیں کر سکتی تھی، اس نے میرے دل و دماغ کو مٹا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بیکار کر دیا - آہ! حقیقی محبت کا تعلق روحانی ہے - وہ کسی حال میں فنا نہیں ہو سکتی۔

اس پر میرے اُنیس سال کے نوجوان بچے شاہد کی موت میرے لئے قیامت پر قیامت تھی، جس نے میرے رہے سہے دل و دماغ کو بھی قریب قریب فنا کر دیا۔

شاہد نے دل قریب قریب اپنے باپ کا پایا تھا، اُس میں خاص طرح کی شرافت نفسی، انتہائی ہمدردی اور زبردست ایثار تھا - اُسکی ہمدردی میں میں اپنے لئے ایک خاص طرح کا سکون پاتی تھی - وہ میری افسردگی اور آنسوؤں کے برداشت کی اپنے دل میں تاب نہیں رکھتا تھا - ایسے موقعوں پر میرے گلے میں اپنی باہیں ڈال کر مجھ سے لپٹ جاتا تھا، اور تھوڑی دیر کے لئے میرے دلی غم کو اپنے سچے آنسوؤں کی بارش سے دھو دیتا تھا۔

میں تو ماں ہی تھی، لیکن وہ اپنی سعادتمندی، فرماں برداری اور خاص طرح کی محبت سے

اپنے خاندان بھر میں ہر دلعزیز تھا۔ بلکہ غیر بھی اُس کے مداح تھے۔ غرض وہ میری بہت بڑی دولت تھی جو ہمیشہ کے لئے مجھ سے چھین گئی۔

بس شاہد کی موت میری اپنی موت تھی۔ لیکن نہیں! موت تو ابدی راحت ہے۔ اور مجھ پر تو آئے دن چوبیس گھنٹوں میں نہیں معلوم کتنی بار سکرات کی سی کیفیت طاری ہوتی رہتی ہے۔ تاہم اس سخت روحانی اذیت میں مجھے ایک طرح کی راحت ملتی ہے کہ مرنے والوں کے لئے اپنی بقیہ زندگی سچی سوگواری سے گزار دینا ہی شرطِ وفا ہے۔

غرض اپنی زندگی سراپا غم و الم سے لبریز ہونے کے بعد بھی اسکی بے قراری بدستور میرے دل میں قائم رہی کہ میں اپنی زندگی میں افادات کی طرح مرحوم کے خطوط کا مجموعہ بھی شائع کر سکوں۔

اس کا افسوس ہے کہ مرحوم کے بہت سے خطوط حاصل نہ کر سکی، خاصکر مولانا شبلی مرحوم کو اُنھوں نے کیسے کیسے بہترین خطوط لکھے۔ لیکن مولانا مرحوم نے باوجود اتنے خلوص اور قدردانی کے ساتھ بھی خطوں کو محفوظ نہیں رکھا۔ باقی اور مرحوم کے خاص خاص احباب نے اپنے نام کے خطوط محفوظ رکھے تھے، وہ مجھے ملے اور کچھ خطوط کی نقلیں مرحوم کے فائل میں ہیں۔ مرحوم کے علمی احباب کے علاوہ اُن کے ہم وطن احباب کے نام کے خطوط بھی ہیں جن میں خاصکر بھائی محمد افراغ صاحب مرحوم اور بھائی شیخ محمد صاحب مرحوم، آپ دونوں صاحبان مرحوم کے بہت ہی گہرے دوستوں میں تھے۔

بھائی محمد افراغ صاحب مرحوم کے بڑے صاحبزادہ محمد ذکی صاحب سے بڑی لڑکی جمیلہ بیگم کی شادی ہوئی۔ پھر مرحوم کی وفات کے کچھ دنوں بعد بیٹے بھائی شیخ محمد صاحب نے

وفات پائی - انکے بعد بھائی محمد افراغ صاحب کا بھی انتقال ہوگیا -

خدا کا شکر ہے کہ میں اپنی زندگی میں **مکاتیب** کی تکمیل کرسکی لیکن اسکے ساتھ ہی مجھے نہایت دلی رنج بھی ہے کہ جس پایہ کی طباعت میں چاہتی تھی بالکل اُسکے برعکس ہوئی جس سے مجھے روحانی اذیت پہونچی -

میں نے مرحوم کے ایک دوست سے مکاتیب کی اشاعت کی خواہش ظاہر کی اور اس تاکید کے ساتھ کہ نہایت اعلیٰ پیمانہ پر کتابت وطباعت ہو - اسکے لئے اُنھوں نے مجھ سے قطعی وعدہ کیا پھر بھی میں نے برابر تحریر کے ذریعہ اُن پر تاکید جاری رکھی - اور وہ ہربار اپنے زوردار الفاظ میں مجھے مطمئن کرتے رہے - لیکن باوجود میری ان کوششوں کے اُنھوں نے خود کوئی نگرانی نہیں کی بلکہ دوسروں کے ہاتھوں میں دیدیا جس کا علم مجھے اُس وقت ہوا جبکہ کتاب چھپکر قریب تکمیل کے پہونچ چکی -

مجبوراً بعد میں میں نے وطن کے ایک پریس سے جہاں تک ممکن تھا اسکی اصلاح کرائی -

اگر مرحوم کے ادبی موتیوں کے قدرداں احباب اور علم دوست پبلک نے اسکی قدر کرکے میری ہمت افزائی کی تو انشاء اللہ اسکے بعد ہی بشرط حیات میں خاص اپنے نام کے اور لڑکیوں وغیرہ کے خاندانی خطوط کا مجموعہ بھی شایع کرونگی -

میں مولانا سید **سلیمان** صاحب ندوی کی نہایت ممنون ہوں کہ آپ نے مکاتیب کے لئے دیباچہ لکھنے کی تکلیف گوارا فرمائی جس کا بہت بہت شکریہ -

سوگوار **مہدی بیگم**

بسنت پور - گورکھپور

جون ۱۹۳۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہدی کے خطوط

(از حضرت مولانا سید سلیمان ندوی صاحب)

خط کیا ہے؟ آپس میں دو آدمیوں کی بات چیت! اس بات چیت کو کاغذوں میں محفوظ رکھنے کا دستور بہت پرانا ہے۔ بادشاہوں اور وزیروں کے حکم احکام کے چھوٹے چھوٹے فقرے جو بلاغت کی جان ہوتے تھے اور **توقیعات** کہلاتے تھے یادر کھے جاتے تھے۔ عیسائیوں میں مقدس حواریوں کے خطوط کی خاص اہمیت ہے، اور وہ مجموعۂ انجیل کے ضروری جزو خیال کئے جاتے ہیں، اور قبول کے ہاتھوں سے لئے اور ادب کی آنکھوں سے پڑھے جاتے ہیں۔

لیکن جہاں تک میرا علم ہے خطوط کی نگہداشت اور یادداشت کو جو کثرت اور وسعت مسلمانوں کے دور میں ہوئی۔ وہ اس سے پہلے نہ تھی۔ مسلمانوں نے پہلے خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط کو محفوظ رکھا۔ روایتوں میں ان کا اتنا بڑا مجموعہ ہے کہ بہت سے عالموں نے اُن کو الگ کر کے اُن کی کتابیں بنائی ہیں۔ دوسری صدی میں امام مالکؒ کا خط ہارون رشید کے نام اور امام لیثؒ کا خط امام مالکؒ کے نام خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

تیسری اور چوتھی صدی ہجری سے دیلمیوں، سامانیوں، غزنویوں اور سلجوقیوں کی حکومتوں میں اہل قلم ادیبوں کو اپنے خطوط اور مراسلات کے جمع کرنے کا خیال ہوا۔ اس خیال کی تحریک دو وجہوں سے ہوئی۔ ایک تو یہ کہ چونکہ ان عجمی بادشاہوں کی زبان فارسی اور اُنکی حکومت کی زبان عربی تھی، اس لئے ان

بادشاہوں کو ایسے محکمۂ اشاعت کی ضرورت ہوئی، جہاں ایسے اہل قلم موجود ہوں جو فارسی و عربی دونوں زبانوں میں پوری مہارت رکھتے ہوں۔ اس ضرورت نے مانگ پیدا کی، اور مانگ نے شئے مطلوبہ کو پیدا کرنا شروع کیا۔ اس سے انشاء کا ایک فن پیدا ہوا، اور منشی پیدا ہوئے جو بڑی محنت اور جانکاہی سے شاہی فرمان اور مراسلے تیار کرتے تھے، اور چونکہ ان کو وہ بڑی محنت سے تیار کرتے تھے اس لئے وہ جانتے تھے کہ اُن کے اس خونِ جگر کا کوئی قطرہ ضایع نہ ہونے پائے۔

اس سے دوسری وجہ بھی پیدا ہوئی، یعنی یہ کہ چونکہ انشاء کا ایک خاص فن پیدا ہو گیا تھا اس لئے اُسکے سیکھنے اور سکھانے کے لئے لایق منشیوں کی تحریروں کی ایک ایک سطر اُسکی قدر جاننے اور پہچاننے والے جمع کرنے لگے۔

ادیبوں میں صابی، صاحب اور عماد کاتب کے زمانہ سے لیکر "مثل السائر" کے مصنف ابن عبدالکریم تک بیسیوں اہل انشاء ہیں جن کے خطوط اور مراسلے ادب کے خزانوں کے بیش قیمت موتی ہیں۔ ہندوستان کے شاہی منشیوں میں علامہ ابوالفضل کے خطوط و منشآت سے پہلے کی کوئی چیز ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ اسکے بعد تو شاید ہی کوئی فارسی کا انشاء پرداز غالب تک ایسا گزرا ہو جس نے اپنی عمر کی محنت کی یہ کمائی ترکہ میں نہ چھوڑی ہو۔ چنانچہ انشاآت، منشآت اور رقعات کے طرح طرح کے گلدستوں سے فارسی کی بزم ادب رشکِ گلستاں ہے، اور عالمگیر کے رقعات اس چمن کے سدا بہار پھول

علماء اور صوفیوں میں امام غزالی المتوفی ۵۰۵ھ کے مکتوبات سے پہلے کی کوئی چیز ہمارے سامنے نہیں۔ صوفیانہ مکتوبات کے سلسلہ میں بھی ہندوستان کا نمبر سب ملکوں سے آگے ہے۔ دُنیا میں جبتک تصوف کی دھاریں بہتی رہیں گی مکتوبات شیخ شرف الدین منیریؒ اور مکتوبات مجدد الف ثانیؒ

سے کوثر و سلسبیل روحانی پیاسوں کی پیاس کو بجھاتے رہیں گے۔

اُردو میں غالبؔ نے جب سے ادب کے گرم مجمر میں عودِ ہندی جلایا ہے اُردوئے معلّٰی کی محفل اُسکی خوشبو سے بس گئی ہے۔ علماء اور صوفیہ کے خطوط اور مکتوبات تو اپنی روحانی برکتوں، علمی بحثوں اور مذہبی حقیقتوں کے سبب سے ہماری عقیدتمندیوں کا صحیفہ ہیں۔ مگر غالبؔ کے خطوط میں جو مزا ہے وہ صرف ادبی نکتہ پردازیوں کے چٹخارے سے ہے۔

مرزا غالبؔ کیا کیا خونِ جگر کھا کر اپنے فارسی نامے لکھا کرتے تھے۔ مگر تقدیر کی عجائب کاری دیکھیے کہ اُن کے اس خونِ جگر کا ایک قطرہ بھی ہمارے ادبی خزانہ کا کوئی قیمتی لعل نہ بن سکا اور اُنکی اُردو کے چند فقرے جو ہنستے بولتے، چہکتے اور چہچہاتے اُن کی زبانِ قلم سے نکل گئے، اُن کا ہر لفظ قدردانوں میں موتیوں سے زیادہ قیمتی ٹھہرا اور آج وہ ہمارے ادبی خزانہ کا بیش قیمت سرمایہ ہے۔

اسکے بعد جو ادبی دور آیا اُس میں ادب و شاعری کے نکتہ پردازوں اور رہنمائے ملت کے خدمتگزاروں کے بہت سے خطوط جن کو قدردانوں نے تعویذ بنا کر رکھا تھا چھاپ کر اس تبرک کو وقفِ عام کیا۔ سرسید کے خط، مولانا حالیؔ کے نامے، نواب محسن الملک کے مکتوبات، مولانا نذیر احمد کے نصائح منشی امیر احمد صاحب امیرؔ مینائی کی تحریریں، اکبرؔ مرحوم کے عنایت نامے، اور مولانا شبلی کے مکاتیب چھپکر ہماری زبان کے خزانہ کا سرمایہ بنے۔

اب ہماری زبان کے ایک ایسے ادیب کے خطوں کا مجموعہ شایع ہو رہا ہے جو نہ کوئی قومی رہبر تھا، نہ شاعر تھا، نہ مصنف تھا، نہ عالم تھا، نہ پیشوا تھا، نہ ناصحِ مشفق تھا، نہ مصلحِ وقت تھا، نہ سیاسیات کا علمبردار تھا، اسکے باوجود اسکے خطوں میں وہ لطف تھا جس کی گھلاوٹ سالہا سال گزرنے کے بعد بھی

زبان کو اب تک یاد ہے، اور یقین ہے کہ جبتک زبان چلتی رہیگی اُسکا مزہ پھیکا نہ ہوگا۔

مہدی مرحوم کے خطوط پر نقد او تبصرہ کرنا اور اُنکی خوبیوں کو ایک ایک کرکے دکھانا ایسا ہی ہے جیسے کسی خوشرنگ اور خوشبو پھول کی ایک ایک پنکھڑی کو توڑکر کوئی ستمگار قدرت کی صناعی کی داد دے۔ وہ پھول ہیں پھول۔ پھولوں کی قدر یہی ہے کہ آپ اُن سے لطف اُٹھائیں اور بس! جہاں آپنے اُن کی طرف ہاتھ بڑھائے وہ مرجھانے لگے اور نازک پتیاں آپ کی انگلیوں کی سختی سے جھڑنے لگیں۔ بہتر سے بہتر صورت نزاکت و لطافت کی ان تصویروں کے لئے یہی ہے کہ دور ہی سے ان کی خوشنمائی، خوش رنگی، خوش قامتی اور خوشبوئی کی تعریفیں کی جائیں، اور ان سے خود لطف اُٹھائے اور دوسروں کو لطف اُٹھانے دے۔

مہدی مرحوم کے ادب پر بہتر سے بہتر جو رائے دی جاسکتی ہے وہ وہی ہے جو اُنھوں نے آپ شمس العلماء آزاد کی نسبت ظاہر کی ہے۔ کہتے ہیں:۔

> "سرسید سے معقولات الگ کر لیجئے تو کچھ نہیں رہتے۔ نذیر احمد بغیر مذہب کے لقمہ نہیں توڑ سکتے۔ شبلی سے تاریخ لے لیجئے تو قریب قریب کورے رہ جائیں گے۔ حالی بھی جہاں تک نثر کا تعلق ہے سوانح نگاری کے ساتھ چل سکتے ہیں۔ لیکن آقائے اُردو یعنی پروفیسر آزاد صرف انشاپرداز ہیں جن کو کسی سہارے کی ضرورت نہیں"
>
> (افادات صـ ۲۵۲)

بعینہ یہی بات مہدی مرحوم پر چسپاں ہوتی ہے، اور وہ صرف انشاپرداز تھے جن کو کسی اور سہارے کی ضرورت نہ تھی، اور معلوم ہوتا ہے کہ آزاد مرحوم کے لٹریچر کا اثر اُن کی زبان کی لطافت و نفاست پر پورا پورا پڑا تھا۔ یہ بات آج نہیں کہی جارہی ہے بلکہ ہماری زبان کے ایک بہت بڑے

ادیب نے جس کا معیار بڑا اونچا تھا، اُس وقت کہی جب مہدی مرحوم ادبی نشو و نما کی عمر میں تھے۔ مولانا شبلی ان ہی کو لکھتے ہیں :-

"مضمون دیکھا، نیچے مہدی حسن کے دستخط تھے۔ حیرت ہوتی ہے کہ یہ ہی مرزا پوری دوست ہیں یا نذیر احمد و آزاد کی دو روحوں نے ایک قالب اختیار کیا ہے۔ کئی دن تک دیکھتا اور احباب کو دکھلاتا رہا۔"

(مکاتیب شبلی ۲ ص ۲۵۹)

جس ادبی عاقل کی آنکھوں نے نذیر احمد اور آزاد کی دو روحوں کو ایک قالب میں دیکھ لیا، اُس نے بڑی سے بڑی داستانِ تنقید کو دو لفظوں میں اس طرح سمیٹ لیا ہے کہ ان کو پھیلایئے تو صفحے کے صفحے رنگ جائیں لیکن ان دو لفظوں کو دو جملوں میں پھیلانا چاہیں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ آزاد کی ادبی نفاست و لطافت اور نذیر احمد کی چہل اور خوش طبعی اگر یک جا دیکھنا ہو تو مہدی مرحوم کی قلمی مخلوق کو دیکھئے۔

آجکل کی رنگ و بو کی دُنیا "ادبِ لطیف" پر مٹ رہی ہے۔ پیرس کی نازنین نے ایک عالم کو اپنی عشوہ گری سے مسحور کر رکھا ہے۔ مشرقی زبانوں میں فرانسیسی نزاکت کا بار جس نے پہلے اُٹھایا وہ مشرق کا وہ سپاہی ہے جس کا سینہ کم سے کم تین سو برس سے یورپ کے مشقِ ناز کا نشانہ ہے یعنی ترک، ترکوں نے جب بیداری کی نئی کروٹ لی تو پیرس ہی کی محبوبہ کو پہلو میں پایا، اس لئے فرانسیسی ہی کی تعلیم اُن میں پھیلی اور اس لئے نئی ترکی زبان پر فرانسیسی ادب کا بڑا گہرا اثر پڑا۔ ہندوستان کی تقدیر نے سجاد حیدر ایک علیگ طالب العلم کو ترکی پڑھوایا اور اس لگاؤ سے ترکی سلطنت میں برطانوی سفارت کیلئے کارآمد ٹھہرایا۔ اس نے "زبانی قرب" کے ساتھ اس کو ترکوں کا "مکانی قرب" بھی بخشا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ یلدرم بن کر آج سے پینتیس ۳۵ برس پہلے ترکی مفتوحات کو ہندوستانی مقبوضات کی صورت میں بدلنا شروع کیا، اور یہ پہلا موقع ہے جس میں ہماری زبان نے اُس "ادبِ لطیف" کے نمونے دیکھے جن کی مسخ شدہ تصویریں آج ہر اُردو رسالہ کے صفحوں میں نظر آتی ہیں۔

مہدی مرحوم فرانسیسی نہیں جانتے تھے اور ترکی کی نسبت تو وہ بےتامل کہہ سکتے تھے :-

ع زبانِ یارِ من ترکی و من ترکی نمی دانم

وہ انگریزی ادب کا علم بھی کچھ زیادہ نہیں رکھتے تھے، یعنی انگریزی کی کوئی اعلیٰ ڈگری نہیں پائی تھی۔ لیکن جو دل و دماغ اور اُن سے بڑھکر جو ذوقِ سلیم انھیں ملا تھا وہ بڑا اعلیٰ تھا۔ اس لئے انگریزی اور عربی و فارسی کی جو تعلیم اُن کو ملی تھی اُس نے کمیت کا معاوضہ کیفیت میں کر دیا۔ پچاس برس کے تجربہ نے بتایا ہے کہ نئی روشنی کی بہترین شعاع وہ ہے جو جدید و قدیم تعلیم کی مثبت و منفی برقی لہروں کے ملنے سے نکلتی ہے۔ ان دونوں بجلیوں کو علٰحدہ کر دیجئے تو نئی یا پُرانی کوئی روشنی پیدا نہ ہوگی۔ مہدی مرحوم میں یہ دونوں بجلیاں تھیں اور انھیں کی رگڑ سے اُنکے قلم کی بتی روشن تھی۔ آپ آگے اُن کے خط پڑھیں گے تو دیکھیں گے کہ نئے معنوں کے لئے پُرانے لفظ اور انگریزی ترکیبوں کیلئے مشرقی طرزِ ادا کی ٹوہ میں کتنے رہا کرتے تھے۔

مہدی مرحوم کی جان پہچان اور خط و کتابت کا حلقہ بڑا نہ تھا۔ پھر بھی چونکہ وہ لطفِ ادا اور انشا پردازی کے پروانہ تھے، اس لئے اُن کو یہ شمع جہاں بھی جلتی نظر آئی اُن کا پہونچنا ضرور تھا۔ اپنے عصر کے بڑے بڑوں سے لیکر چھوٹوں تک اُن کی لپک یکساں تھی۔ حالیؔ، شبلیؔ، ناصر علی دہلوی، (صلائے عام والے) عبدالرزاق کانپوری (البرامکہ والے) اور ریاض خیرآبادی وغیرہ جیسے پُرانوں سے

نیاز فتحپوری، جگر اکبر آبادی (نقاد کے ایڈیٹر) ہوش بلگرامی (ایڈیٹر ذخیرہ حیدرآباد) عبدالماجد دریابادی، عبدالباری ندوی اور سلیمان جیسے نوجوانوں تک سے اُن کی مراسلت تھی۔ آہ! ان نوجوانوں کی نوجوانی کی یاد اب کاغذ میں رہ گئی۔ ان میں سے کتنے چل بسے اور جو ہیں وہ تیار بیٹھے ہیں"۔

"غنیمت ہے کہ ہم صحبت ابھی دو چار بیٹھے ہیں"

مہدی مرحوم کی خط و کتابت جن جن سے تھی وہ اُن کے خطوں کے عاشق تھے جس دن اُن کا خط ان میں سے کسی کے پاس پہونچتا وہ دن اُسکے لئے بڑی مسرت کا ہوتا، وہ آپ پڑھتا دوسروں سے پڑھواتا۔ ایک ایک فقرہ سے لطف اُٹھاتا، اُن کے چھپے طعن و طنز کے تیروں سے جو زخم لگتا وہ بھی مزا دیتا۔ وہ میری "مولویت" سے خار کھاتے تھے۔ اگر اُن کا بس چلتا تو اس "جامۂ عاریت" کو وہ تار تار کر ڈالتے۔ مگر آخر چل کر اُن کو تسکین سی ہوگئی کہ اس "مولویت" کی گرانی اُنکے دوش لطافت پر بار نہ ہوگی۔

ہم نوجوانوں (اب کہاں کے نوجوان!) میں اُن کا سب سے زیادہ میل اور میلِ خاطر ہمارے دوست مولوی عبدالماجد صاحب دریابادی کے ساتھ تھا۔ اُن سے خط و کتابت بھی زیادہ رہتی تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے مرحوم کی تعزیت میں جو مضمون "ہمدم" میں نومبر ۱۹۲۱ء میں لکھا تھا اُس میں مرحوم کے خطوط کی نسبت اُن کی یہ قیمتی رائے ہے:۔

"ارباب ذوق کے لئے اُن کے مضامین سے بھی بڑھ کر قیمتی ان کے خطوط ہوتے تھے۔ ایک ایک سطر ادب و انشا کی جان ہوتی تھی۔ اپنی بصیرت و علم کے مطابق کہہ سکتا ہوں کہ دور موجودہ کے ادیبوں میں شاید بلا استثناء کسی کے بھی خطوط اس قدر دلچسپ و پر لطف نہیں ہوتے تھے۔ جن خوش نصیبوں سے سلسلۂ مراسلت قائم تھا وہ شوق و اشتیاق [illegible] کے منتظر رہتے اور پہنچتے گرامی نامے [illegible]

ہفتوں لطف اندوز ہوا کرتے۔"

یہ ہماری زبان کے ایک قابل ادب نقاد کی رائے ہے۔

خود مہدی مرحوم اس صنفِ ادب کے بہت ہی قدرداں تھے۔ وہ اکثر ادیبوں کے خط بڑی حفاظت سے رکھتے تھے، اور اُن کو "حرزِ جاں" نہیں تو "حرزِ ادب" سمجھتے تھے۔ مکاتیب شبلی کے سلسلہ سے اپنے ایک دوست (ڈپٹی مولوی عبدالمجید صاحب برادر مولوی عبدالماجد صاحب دریابادی) کو لکھتے ہیں:-

"خط لٹریچر کا ایک ایسا عنصر ہے جس میں لکھنے والے کے اہتمام کو چنداں دخل نہیں ہوتا۔ یعنی وہ یہ نہیں جانتا کہ کبھی اسکی اشاعت کی نوبت آئیگی۔ اس لئے سرسری خیال بھی اگر اس پایہ کا ہو کہ انشاپردازی اسکی بلائیں لیتی ہو تو یہ بھی کمال کا ایسا رُخ ہے جس سے قطع نظر نہیں کی جاسکتی۔"

مکاتیب مہدی ص ۱۸۵

مکاتیب شبلی پر اظہار خیال کرتے ہوئے انھوں نے مجھے لکھا تھا جو مکاتیب شبلی کے مقدمہ میں شامل ہے۔

"نج کی تحریروں میں چونکہ اہتمام کو دخل نہیں ہوتا، یعنی اظہار خیال میں صنعتگری طبع کی جگہ صرف آمدِ جذبات ہوتی ہے، اس لئے لٹریچر کا یہ ایک ایسا اضطراری حصہ ہے جو لکھنے والے کے مرتبۂ انشاپردازی کی صحیح غمازی کرتا ہے۔ اچھے اچھے بولنے والوں بڑے بڑے شاعروں کو دیکھا کہ دو سطریں سیدھی سادی نہیں لکھ سکتے۔"

ان فقروں میں مہدی مرحوم نے جس خیال کو بار بار دُہرایا ہے اگر اسکو ان ہی کی زبان میں کہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حُسنِ تحریر کی وہ صنعت جو تالیف و تصنیف میں نظر آتی ہے وہ سراپا جمال کے

جو اپنے جلوۂ سرِ بام کا احساس رکھتی ہے اور دیکھنے والوں کے لئے اہتمامِ آرائش کرتی ہے، اور حُسنِ تحریر کی وہ صنف جو کارڈ کی چلمنوں اور لفافوں کی نقابوں میں چُھپی ہوتی ہے وہ اپنے جلوہ سے بے پروا اور تاک جھانک کرنے والوں سے بے خبر رہتی ہے اس لئے وہ تصنع اور تکلف کے غازہ اور پوڈر اور سعی و اہتمام کی زینت و آرائش سے پاک ہوتی ہے۔ وہ فطرت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ویسی ہی نظر آتی ہے جیسی وہ ہے۔ سال و سن کے عاشق کہتے ہیں :-

"سادگی گہنا ہے اس سن کے لئے"

ادب و سخن کے شائق بھی ایک جُزئی ترمیم کے ساتھ اس تجویز سے متفق ہیں :-

"سادگی گہنا ہے اس فن کیلئے"

اس "فن" سے مقصود خط و کتابت اور نجی تحریروں کا اسلوبِ نگارش ہے کہ اگر اس میں بھی اہتمام و تصنع اور کاوش و تکلف کی نمایش ہو تو پھر وہ حسنِ فطری نہ ہوگا بلکہ اس "چراغ خانہ" پر "شمعِ بزم" کی پھبتی درست ہوگی یعنی "حسنِ طبعی" "حسنِ کسبی" بن جائے گا۔

۱۔ مہدی مرحوم کے خطوں کی بڑی خصوصیت یہی ہے کہ ان میں مصوری کا کمال نہیں تصویرِ فطرت کا جمال ہے۔ اُن کا حسینِ خیال اپنے پیکرِ ظہور کے لئے اپنی پسند کا لباس پہن کر جلوہ فروش ہے وہ آسمانِ اسٹیج کے ستاروں کی طرح دوسروں کی پسند کا لباس پہن کر جلوہ فروش نہیں۔

۲۔ مرحوم کا قلم حد سے زیادہ چلبلا اور البیلا تھا، نوکِ قلم پر جو بات آجاتی وہ "ناگفتنی" بھی ہوتی تو "گفتنی" ہو کر نکل جاتی، اور پھر اس طرح نکلتی کہ شوخی صدقہ ہوتی اور متانت مُسکرا کر آنکھیں نیچی کر لیتی۔ چنانچہ مرحوم کے اس قسم کے فقرے اپنی عُریانی کے باوجود جس قدر مستور ہیں وہ زیرِ لب داد کے مستحق ہیں۔

"دیکھئے پھولوں کی سیج پر "جوانی کی ورزش" کی شائقہ اپنے چاہنے والے سے کیا کہتی ہے"

دوسرا تیسرا یہ جملہ ہے یہ بھی کیا کوئی شہر شملہ ہے صـــ ۲۹

ایک "صاحب قلم" کے نکاح ثانی کی ضرورت اور تحسین میں یہ فقرے کچھ زیادہ کھولنے کے محتاج نہیں

"دو آتشہ" اچھی کھنچی ہوئی ہو تو نشاطِ ہستی کچھ اور بڑھ جاتا ہے۔ میں اس نشہ کا اثر آپ کے لٹریچر پر دیکھنا چاہتا ہوں" (صـــ ۴۳)

اس قسم کے بیسیوں فقرے خطوط میں ملیں گے۔ بالقصد اُن کو ناظرین کے سامنے لانا چونکہ ناظرین کی "تفاقی نظر" کے لطف کو برباد کرتا ہے اس لئے انگلی کا اشارہ ادھر کرکے چُپ ہو جاتا ہوں اور اس "چُپ" کی داد چاہتا ہوں۔

۳۔ مرحوم کی تحریر کا ایک کمال یہ تھا کہ وہ تلمیحوں سے اکثر کام لیتے تھے۔ تلمیح کا فلسفہ یہ ہے کہ ایک خاص شخص یا واقعہ کے متعلق صدیوں سے خیالات کی موروثی رفتار جو تفصیلات اور جزئیات کا ذخیرہ پیدا کرتی رہتی ہے وہ پورا کا پورا ذخیرہ اُس ایک لفظ یا واقعہ کے اندر اس طرح سمٹا رہتا ہے جیسے میلوں تک پھیلنے والی خوشبو بند کلیوں میں، کھولئے تو سطروں کی سطریں اور صفحے کے صفحے درکار ہوں۔ لکھتے ہیں :۔

"شبلی کی طرح کہ ایک گود میں ایک پیٹ میں، کسی وقت فرزندانِ حرفی کی تخلیق سے خالی نہیں" (صـــ ۸)

"ایک گود میں ایک پیٹ میں" کی تلمیح کی تشریح کیجئے تو واقعہ کی تفصیل کے ساتھ کثرت تولید پر تنقید کا فرض بھی ادا ہو جاتا ہے۔

صفحہ ۴۴ پر یہ فقرہ ہے جس میں اپنے انگریز افسر کی غلط رپورٹ سے جو تکلیف اُن کو ایک دفعہ پہونچی تھی اُسکی پوری تفصیل اُسی ایک فقرہ میں ہے :۔

"گورے سے دل کی سیاہی جب قلم سے ٹپکتی ہے تو زیادہ پھیلتی ہے۔"

مسلمانوں کی ترقی کیلئے جو کوششیں ہو رہی تھیں اُنکے متعلق سرسید کے بعد مولانا شبلی کو لکھا تھا:۔

"جو آگ برف کے ٹکڑوں پر سُلگائی جائے وہ جل چکی۔" (ص۱۰۵)

مولوی عبدالماجد صاحب دارالترجمہ حیدرآباد کی خدمت کی کشاکش سے نجات پاتے ہیں — جو لوگ نوکری اور حیدرآباد دونوں کو جانتے ہیں وہ ان مختصر فقروں کی بلاغت کی داد دیں۔

"خوش ہوا قفس کی تیلیاں ٹوٹیں اور شکستہ طائر کو ہوائے وطن نصیب ہوئی۔" (ص۶۵)

معلوم ہوتا ہے کہ عارفِ نفس مہدی کو بھی اپنی انشا پردازی کا یہ راز معلوم تھا۔ اپنے قلم اور ایک "صاحبہ" کی زبان سے وہ ادا کرتے ہیں:۔

"ایک صاحبہ جو پاس بیٹھی ہیں اس خط کو دیکھکر فرماتی ہیں تم سرسری خط میں جو کچھ لکھدیتے ہو بڑے مضمون میں بھی اُسکی سمائی نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ سچ ہے؟ (ص۱۱۱)

یہ متین رنگینی اور سنجیدہ شوخی مہدی مرحوم کا حصہ ہے۔ ایک صاحب کو جو نکاح کی شب اول میں بیمار تھے لکھتے ہیں:۔

"جسے "بستر شکن" ہونا تھا وہ شاعری کی اصطلاح میں صرف "شکن بستر" نکلا۔" (ص۸۹)

ایک صاحب قلم دوست کو جو نوکری کے جھمیلوں سے چھوٹے ہیں لکھتے ہیں:۔

"آپ لکھتے ہیں، وقت اپنا ہے، قلم اپنا ہے، دماغ اپنا ہے۔ ایک صاحبہ فرماتی ہیں صاف کیوں نہیں کہتے "بیگم اپنی ہیں"۔ یہ نکتہ رہ گیا تھا، کمی پوری کئے دیتا ہوں۔" (ص۶۵)

"ہاں جناب ماجد ہوں یا آپ، دونوں صاحبوں کی یہ "مدیت" میری سمجھ میں نہیں آتی کہ عورت پردہ بنا کر پیش کی جائے اور اس سے انشا پردازی کی سنجیدگی پر استدلال ہو۔"

"میں نے عورت کے "تیشہ" کیلئے جس پر تشبیہ خود رد نہیں ہوتا آپ لوگوں سے ایک لفظ مانگا تھا اسی طرح

"مجھ کو اصرار ہے کہ وہ کُرتا نہیں کُرتی پہنتی ہے۔ کیا یہی حیا سوزی ہے جسے باوصف لذت کشی آپ بے نقاب دیکھنا نہیں چاہتے"
(صفحہ ۱۱۰)

مہدی مرحوم کا یہ اسلوب تحریر جس قدر لطیف و نازک ہے اُسی قدر پُر خطر ہے۔ وہ اس استدعا کے سمجھ تک آجاتے ہیں، مگر قلم کا محتاط قدم اس طرح تُل تُل کر پڑتا ہے کہ لغزش نہیں ہونے پاتی۔

۵۔ وہ نئی لطیف ترکیبوں کے پیدا کرنیکا شوق بےحد رکھتے تھے۔ اور جب کبھی وہ ایسی ترکیب پا جاتے تو رقص کرتے، اور اگر دوسرونکی تحریروں میں وہ ملتیں تو وجد میں آجاتے، گردشِ شب، سمندر کے کف کی پرچی، سینہ کا سبزۂ خود رو، خمیازۂ شباب، مقیاس الشباب، قومِ مفتون، تموجِ ہوائی، سر کا آسیب، زہرۂ شب، محبت کا ثمرِ اولیں وغیرہ بیسیوں لفظ اور ترکیبیں ہیں، یہ نگینے جہاں جڑ جاتے ہیں عبارت چمک جاتی ہے۔

۶۔ نئے انگریزی خیالات اور اصطلاحوں کیلئے انکو عربی و فارسی الفاظ کے بنانے کا خاص خبط تھا: وہ اسکے اُدھیڑ بن میں لگے رہتے تھے، اُن سے نہ بن پڑتا تو دوسرے اہل لوگوں سے پوچھتے بلکہ فرمائش کرتے۔ ایسے خطوط مولوی عبدالماجد صاحب اور مولوی عبدالباری صاحب کے خطوں میں ملیں گے۔ ٹیبل ٹاک کیلئے متفا کہات، اسٹیج کیلئے نظامات ادب، ماسٹرپیس کیلئے عوائد علمیہ، ان ڈیفرنس کیلئے بیرخی، لپ سروس کیلئے وظیفۂ لب، جوائننگ ٹائم کیلئے وقفۂ سبکدوشی، ہنی مون کیلئے عہد زفاف، ہموٹو کیلئے طرازِ انکی ایجاد ہے۔ وہ اُردو میں انگریزی لفظوں کا بعینہٖ استعمال پسند نہیں کرتے تھے۔ مولوی عبدالباری صاحب کی مبادی برکلے کے مترجم) کو لکھتے ہیں۔

"مبادی کے دیباچہ میں اسٹائل اور اسٹوڈنٹ کی پیوندکاری کس ضرورت سے ہے، آپکی انگریزی دانی مُسلّم اچھا نظر بد کا سپند ہوگا۔" (صفحہ ۱۰۴)

۷۔ اُن کا ادبی ذوق اتنا لطیف تھا کہ جہاں عربی اور فارسی کا بھی کوئی موٹا یا بھدا لفظ آجاتا طبع سلیم کی پیشانی پر بل پڑ جاتے، ایک شذرہ میں جبکہ میرا الہلال کے کُن سے نیا نیا چھوٹا تھا "لعنت کبریٰ" کا لفظ لکھ گیا تھا، اسکے لئے ڈاکٹر صاحب کو خط لکھا ... مولوی ... نے ایک مضمون میں ... لکھا تو ...

"یارانِ باصفا" کی نہیں اپنی کہتا ہوں کہ مرحوم کی زندگی تک تو میرا یہ حال تھا کہ مضمون نکلنے کے بعد اُنکے خط کا منتظر رہتا اور ڈرتا تھا کہ دیکھوں کہاں کو رکسر نکلتی ہے، داد ملتی تو خوش ہوتا اور ٹوک دیتے تو جھینپ جاتا۔

آخر میں مرحوم کے طرز انشا کی نسبت ہم اپنی زبان کے ایک ایسے ناقدِ سخن کی رائے نقل کرتے ہیں جس کے قلم کی ہر تحریر ادب کی آنکھوں کا سرمہ ہے۔ مہدی مرحوم کا ایک مضمون پڑھ کر ان ہی کو لکھتے ہیں:۔

"میں نے سنگلاخ زندگی کے مرحلوں میں آپ میں یونان کے سنگتراشوں کی سی نزاکت اور مصوری دیکھی تھی۔ اب جب معارف میں آپ کا مضمون دیکھا تو اُسکے الفاظ میں وہی مصوری پائی، گویا بولتی چالتی تصویریں آنکھوں کے سامنے تھیں جو بزبانِ حال داستانِ عشق سنا رہی تھیں"

اس مصور کا نقشِ ہستی تو سترہ سال ہوئے کہ مٹ چکا۔ مگر پیشینگوئی کے مطابق اُسکی بنائی ہوئی تصویریں اب بھی جیتی جاگتی ہیں۔

مرحوم کوئی پیشہ ور مصنف نہ تھے جو پچھلوں کی رحمت کیلئے اپنی تصنیفات کا ذخیرہ چھوڑ جاتے ہمسفر ہمنظر! ذرا ٹھہریں! پائے نظر کی چاپ نہ ہو، عالمِ غیب سے میں ایک سُریلی آواز سُن رہا ہوں مہدی مرحوم کی آواز ہے۔

چند تصویرِ بتاں چند حسینوں کے خطوط   بعد مرنے کے مرے گھر سے یہ ساماں نکلا

ہاں پتہ پایا، یہی دو چیزیں مرحوم نے یادگار چھوڑیں۔ "چند تصویرِ بتاں" یعنی چند مضامین جو افادات مہدی کے آئینہ میں جو ہری آپنے دیکھی ہیں اور "چند حسینوں کے خطوط" یعنی یہ چند حسین خط جو ان اوراق میں اپنا جلوہ دکھلا رہے ہیں۔

مرحوم کا قلم باغ و بہار تھا، باغبان تو رخصت ہوا مگر اُسکی کھلائی ہوئی بہار اب بھی کھلی ہے۔ یارب جبتک ادب کی بہار ہے اس بہار پر خزاں نہ آئے۔

سید سلیمان ندوی

دار المصنفین اعظم گڈھ ۔ ۱۲ اپریل ۱۹۳۰ء

عکسِ تحریر ایم۔ مہدی حسن

بخیر ۱۰ ر

۱۸ ۱/۱۶

پیارے صالحہ ۔ تمہارے دو جملہ کا شکریہ

وہاں ملا ۔ دو چیزوں سے لطف

خوش ہوا ۔ تحریر سے ۔ آپ کی اسپرٹ

زیادہ تر کیا نمایاں ہو سکتی ہیں بہتوں کو نمایاں

مت دو ۔ اور دیکھیے ۔

زندگی وگرنہ باقاعدہ ہو ۔ تو ہو سکتی کوئی

ساعت ۔ ویسی نہیں ۔ ہو تو بہتر ترقی اور

کامیابی کی خبر نہ دی ہو ۔

میں خوش ہوں گا تمہارے آخر عمر تک

مولانا حالی مرحوم کے نام

تحصیل منجھن پور۔ الہ آباد۔ ۱۹۔ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

جناب قبلہ   جس زمانہ مین حیات جاوید چھپ رہی تھی، مین مرزاپور سے کبھی کبھی آپ کو لکھتا رہتا تھا۔ آج برسون کے بعد یہ عریضہ لکھ رہا ہون

مدت سے کچھ معلوم نہین ہوا ؛ آپ کے لٹریری مشاغل کیا رہتے ہین، اور کبتک کسی جدید تصنیف و تالیف کی امید کیجا سکتی ہے ؟ مولانا شبلی نے جب سے الکلام کا حصہ ثانی شایع کیا ہے۔ اکثر یہ خیال پیش نظر رہتا ہے، کہ اگر آپ سرسیّد کی معقولات کو اپنے انتقادات کے ساتھ شائع کر دیتے تو جدید الکلام کی حیثیت سے یہ مجموعہ نہایت لاجواب ہوتا۔ ملک مین کچھ رواج سا ہو گیا ہے کہ بڑے لوگ جب کچھ لکھتے پڑھتے ہین تو سرسید کا نام بھی نہین آنے پاتا۔ حالانکہ آپ سے زیادہ کوئی نہین جانتا کہ مذہب و فلسفہ پر جو کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ وہ سرسید کے قلم کی صرف آواز بازگشت ہوگی بہر حال اگر ممکن ہو تو حق رفاقت سے کچھ اور سبکدوش ہو جیئے، اور جہان آپنے وسیع پیمانہ پر سرسید کے تعلقات سب کچھ، کھائے ہین یہ حصہ مستقلاً شایع ہوتا تو اچھا ہوتا

مصری لٹریچر باوصف مخصوص ترقیات کے جہانتک مجھے معلوم ہے، سرسید کی معقولات پراس وقت تک ایک حرف اضافہ نہین کرسکا، اورجن مسائل پروہان اب توجہ شروع ہوئی ہے وہ اسقدر پامال ہین کہ اون کے دیکھنے سے جی اُکتا تا ہے۔ اس سے زیادہ سرسید کی اُرجنیلٹی کا ثبوت اور کیا ہوگا۔ اسی کے ساتھ جن موضوع پر قلم آزمائی کی سخت ضرورت ہے، اور ملک مین حضرت شبلی اور آپ کے سوا، کوئی اور نظر نہین آتا، وہ غالبًا یہ ہین:۔

(۱) تاریخ عربی لٹریچر۔ (۲) تاریخ فارسی لٹریچر (۳) حکمائے اسلام (۴) تاریخ عرب (۵) (ازصرف) عہد زرین (یعنی خلافت عباسیہ) لٹریری حیثیت سے (۶) رباعیات عمر خیام (حالی ایڈیشن) (۷) تاریخ اردو لٹریچر (قدیم وجدید) اور موازنہ زبان دہلی و لکھنو

فارسی لٹریچر کے نظم کی تاریخ غالبًا مولانا شبلی لکھ رہے ہین۔ پروفیسر براؤن نے بھی تاریخ العجم علمی حیثیت سے شایع کی ہے۔ مسلمانون کے دورسلطنت کو مختلف حصون مین تقسیم کیا ہے اور ہر دور کی ادبی اور دماغی ترقیات دکھانے کے ساتھ عجمی عنصر کو الگ کرکے دکھا تا گیا ہے۔ پھیلاؤ غضب کا ہے سب کچھ سمیٹا ہے متعلقات تاریخی اور علمی کا کوئی جزو چھوٹنے نہین پایا ہے۔ یہ نمونہ پیروی کے لائق ہے۔ عہد عباسیہ کی ہر قسم کی ترقی آپ کے مذاق سے ملتی جلتی چیز ہے تھوڑی سی توجہ فرمائی کی ضرورت ہے جسے آپ خوب دکھائین گے

کم سے کم خیام کی لائف کے ساتھ اوس کے کلام کا ترجمہ معہ نوٹ وحواشی کے شایع فرمایئے، وقت کی چیز ہوگی۔ فٹز جیرلڈ کے ترجمہ اور بوڈلین لائبریری کے مزین نسخہ کے

ساتھ ایک نظر اوس مجموعہ رباعیات پر بھی ڈالنی ہوگی۔جو رائل ایشیاٹک سوسائٹی (بنگال) نے شائع کیا ہے۔اسی سلسلہ مین آپ خیام کے زندگی کے فلسفہ اثباتی یا منفی پر دلچسپ بحث فرما سکین گے۔نامی پریس کی چھپائی۔آپ کے فلسفیانہ انتقادات لٹریچر کی جان ہون گے اور آپ کو غیر معمولی اہتمام نہین کرنا ہوگا نہ دماغ پر زور پڑیگا دیکھئے نئے لوگون مین کوئی جگہ لینے والا معلوم نہین ہوتا۔جو کچھ ہوسکے باوصف موانع کرتے رہئے۔مین آپ سے رباعیات خیام کا حالی ایڈیشن لیکر رہون گا

آپ کا فدائی

مہدی حسن

مولانا شبلی مرحوم کے نام

منجن پور۔ الہ آباد۔ ۵۔جولائی ۱۹۰۶ء

جناب من۔ جواباً یاد فرمائی کا شکریہ۔ افسوس ہوا، آپ الندوہ کی مالی حالت کی طرف سے مطمئن نہین ہین۔ آج کل کے تعلیم یافتہ صحیح مذاق علمی سے قریب قریب ناآشنا ہین اور ان کے خیال مین جہالت بھی ایک طرح کا استغناء ہے آپ جس پودھے کو تیار کر رہے ہین، اوس سے کچھ توقعات ہوسکتے ہین۔ لیکن ابھی صرف تخم ریزی شروع ہوئی ہے۔ سمجھ مین نہین آتا قدردان کہان سے پیدا کئے جائین۔ تاہم وضعداری کا اقتضاء یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ کئے جائے۔ اور وہ بھی اس حیثیت سے:۔

"خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ"

پچھلے ہفتے مین مینے جو زائد پرچے آپ کے دفتر سے منگوائے، وہ گشت مین ہین اور معلوم ہوتا ہے کچھ یونہی سی تحریک شروع ہوگئی ہے ایک صاحب نے خریداری پر آمادگی ظاہر کی جنکی پھالنس کے لئے خود ایک منی آرڈر آج کی ڈاک مین بھیجتا ہون۔ مین اون سے وصول کرتا رہونگا

براہ مہربانی ہدایت فرمائیے کہ سال جدید کے تین پرچے بواپسی ڈاک بھیجدیے جائین

آپکا خادم مہدی حسن

منجھن پور۔ الہ آباد۔ ۱۱۔ جون سنہ ۱۹۰۶ء

جناب قبلہ۔ آپ کے لایق ادب کارڈ بھی اس قدر جامع و مانع ہوتے ہین جیسے چنے کی دال پر قل ہو اللہ، لکھی ہو۔ الندوہ ملا اور اس لطف کے ساتھ کہ پچھلی شکایت یعنی سختی انتظار کی تلافی ہو گئی۔ کسی زمانہ مین آپکا خیال تھا کہ سخن آفرینی صرف حالی کا حصہ ہے۔ ندوہ کی سرگزشت پڑھنے کے بعد مین آپ کے خیال سے اتفاق رائے کے لائق بالکل نہین رہا یہ صحیح ہے کہ وسیع النظری کے ساتھ بھی جہانتک مواد کا تعلق ہے آپ واقعات کے قبضے مین ہوتے ہین تاہم مین الندوہ کے لٹریچر کے ایک وصف اضافی کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہون۔ یعنی آپ دو سطرین بھی ایسی نہین لکھ سکتے، جن مین چشم سخن کسی نہ کسی لٹریری مسئلہ کی طرف اشارے نہ کرتی جائے، اور یہ انشا پردازی کا کمال ہے۔ آج ملک مین آپ کے سوا کون ہے جو کم سے کم میری توقعات اس حیثیت سے پوری کر سکتا ہو۔ (دیکھیے ضمناً اپنی تعریف بھی کر گیا)۔ مجھکو ہمیشہ اس کا صدمہ رہے گا کہ حیدر آباد سے علیحدگی کے بعد آپ علیگڈھ کو اپنا مستقر نہ بنا سکے اور یہ کالج کی انتہائی بدنصیبی ہے مین اُن لوگون کا ہم خیال نہین ہون جو سمجھتے ہین۔ کہ آپ نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائی یا یہ کہ موجودہ مشاغل آپ کے لئے ناموزون ہین۔ میرے خیال مین کوئی

وجہ نہین ہے کہ علمی مقاصد کے لئے مختلف موضوع کے لحاظ سے مُلک مین ایک سے زائد انسٹیٹیوشن موجود نہون ۔لیکن یہ میرے دل کا چور ہے جسے آپ سے چھپانا نہین چاہتا کہ مین آپ کو کالج مین دیکھنا چاہتا تھا۔ بہرحال ندوہ اور اُس کے متعلقات کا تمام بار قریب قریب اکیلے دم پر ہے اور غالبًا انہی افکار مین آپ دور از حال روز بروز گھٹتے جاتے ہین کچھ دن کے لئے کسی پہاڑ پر چلے جائے۔ صحت اگر سنبھلی رہی تو کام بہتیرا ہو رہے گا۔ پچھلے دنون آپ بہت تکلیف اٹھا چکے ہین

تقریظ مثنوی کی اشاعت کا زمانہ اب قریب ہو گا۔ ایک جلد خاصہ کے لئے غالبًا میرا نام درج یادداشت ہو گا۔ براہِ مہربانی ہدایت فرما دیجئے گا کہ ایک جلد احتیاط کے ساتھ مجھے وی پی بھیجدی جائے۔ الکلام کی سی جلدون کا اہتمام بھی اگر ہو تو مین اپنی کتاب مجلد پسند کرون گا

آپ کا مہدی

جناب والا آپ کے والا نامہ کا جواب اتنے دن کے بعد! آپ کو تعجب ہو گا۔ لیکن مینے شاید آپ کو اپنے ”احرام جدید“ کی خبر نہین دی۔ یعنی مدت کی تلاش کے بعد وہ ”جنس لطیف“ ہاتھ آئی، جو آپ لوگون کو دوسری دُنیا مین ملے گی۔ خوف تھا کہین پت جھڑ شروع نہ ہو جائے لیکن اب تو نئے سرے کونپلین پھوٹتی معلوم ہوتی ہین۔ آج کل خیام کے فلسفہ کا عامل ہون۔ کوئی ادا چھوٹنے نہین پاتی اس لئے میری مصروفیت کا اندازہ کر لیجئے۔ تاہم آپ کی تازہ ترین تصنیف (یعنی شعرالعجم) پیش نظر ہے۔ اور کبھی کبھی

حنائی ہاتھون مین بھی ہوتی ہے۔فردوسی پر آپ کا ریویو اس حصّہ کی جان ہے۔خیام کے ساتھ جسقدر ایشیائی مصنفین کو بخل تھا، آپ نے اوس کی فیاضانہ تلافی کردی اور چونکہ یہ میرے نئے عنوان زندگی کے لحاظ سے مطلب کی بات تھی، اس لئے بہت خوش ہوا لیکن اوس کی رباعیان جو آپ نے لی ہین وہ ہیرن ایلین کے قدیم ترین نسخہ سے ۳ اسکاٹ کرٹ جو آپ کے پاس بھی ہے نہین لی گئین جو مستند ہونے کے سوا تصرف سے بھی غالبًا محفوظ ہے۔ اور مطبوعات مین کہین کہین غیرمانوس اسلوب بیان ہے جس سے معلوم ہوتا ہے بعد مین تحریف ہوئی۔لیکن یہ مین کیا کہہ رہا ہون۔ اسے تو آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہین دوسرا حصہ بھی جلد بھیجئے تو ذرا اُردو لٹریچر پر تنقیدات عالیہ (یعنی ہائر کریٹی سزم) کے سلسلہ مین دل کھولکر کچھ لکھ ڈالون

ہان جناب، "آپ کا بندہ اور مشرک ! ہو نہین سکتا" بہت تیز فقرہ رہا لیکن سچ یہ ہے کہ صلائے عام کے ساتھ میرا حسن ظن اتنا بڑھا ہوا نہین جتنی کہنہ مشق ایڈیٹر کی گرویدگی میرے ساتھ ہے۔بات یہ ہے جہان آپ کے تاریخی لٹریچر کی سنجیدگی پر مٹا ہوا ہون میرا یہ خیال ضرور ہے کہ ناصر علی۔زبان اچھی لکھتا ہے۔اور ہلکے لٹریچر مین ایک خاص طرح کا لطف ادبی جو کچھ ہوتا ہے، وہ اوس کے لب ولہجہ مین ہے

پچھلے پرچہ مین۔ وہ مسکرانے"پر اوس نے جو کچھ لکھا ہے بمبئی والی کو پیش نظر رکھکر دیکھئے لیکن اس دفعہ آپ کا رنگ وہان کچھ پھیکا رہا۔کیونکہ آپ نعم البدل ڈھونڈھتے ہین۔ وہ الہ آباد مین موجود ہے۔لیکن جب تک آپ پردہ کا گلا نہ گھونٹین اگر وہ آنکھون

مین نہ آئے تو میرا قصور نہین - بڑی مشکل یہ ہے کہ آپ فلسفۂ قدیم کے عامل ہین یعنی مُنہ پر کچھ اور دل مین کچھ اور - اور میرے ہان مقتضائے نفس اور شایان حال دونون ایک چیز ہین یعنی ہم لوگ کہین سے لگی لپٹی نہین رکھتے، دل اور زبان گویا صرف ایک چیز کے دو نام ہین

مدت ہو گئی آپ نے ادہر کا رُخ نہین کیا - ضرور تشریف لائیے - موجبات ترغیب مین صاحب "قبلہ قبلی" یعنی حضرت اکبر کافی ہین

الندوہ آجکل بہت انگریز ہو گیا ہے - باقاعدہ وقت سے آتا ہے - آپ بھی متوجہ معلوم ہوتے ہین - کوئی نئی حرکت آپ نے اس درمیان مین اور سوچی، ہندوستانی ماؤن کی طرح کہ ایک گود مین، ایک پیٹ مین، آپ کے طبعزاد منتوی بھی انہی ترکیب سے وجود مین آتے رہتے ہین - نئی اُمید ہو تو پتہ دیجیے گا - قاضی صاحب کے "اعلیٰ ترین دماغون" کے "بہترین نتائج" کا انتظار ہی رہا

مولانا سید سلیمان ندوی کے نام

تحصیل چھبرامؤ۔ فرخ آباد۔ ۱۴ فروری ۱۹۴۷ء

پیارے مولانا   مدت سے مین نے آپ کو لکھا لکھایا نہین لیکن مین
نہایت دلچسپی سے آپ کی ادبی فتوحات کو دیکھ رہا ہون
میرا خیال تھا تصنیفی عہد، علامہ شبلی کے ساتھ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا اس خیال کو
مین نے ایک مستقل عنوان کی تحت مین پھیلایا ہے
"اردو لٹریچر کا نفس واپسین"
عنقریب آپ کی نظر سے گذرے گا جس مین مینے دکھایا ہے کہ "دار المصنفین" سے ایک نئے دور
کا آغاز ہوتا ہے
"انجمن اردو" کے گرے ہوئے معیار اور ادھوری کوششون سے مجھے افسوس کے ساتھ
کہنا پڑتا ہے جہان تک بلند پایہ لٹریچر کا تعلق ہے مجھے حسن ظن نہین، اور سمجھ مین نہین آتا،
پانچ ہزار روپئے جو ہر سال ضایع ہوتے ہین کس طرح رفقائے شبلی اکیڈمی کی جیبون تک پہونچاؤن

معارف کا ہر نمبر اپنے پیشیرو سے بڑھا چڑھا ہوتا ہے اور مجھے حیرت ہے حسن سیرت کے ساتھ اچھی صورت کا اہتمام، محدود ذرایع اور مقامی مشکلات کے ساتھ کیونکر آپ کر سکے۔ بہر حال آپ کے دم سے میری امیدون مین نئے سر سے جان آگئی ہے، ورنہ خیال تھا لٹریچر سے روابط سابقہ قائم نہ رکھ سکون گا

علامہ شبلی کے ۸۰ خطوط میرے پاس ہین پہلے ارادہ تھا یادِ شبلی کے نام سے علحدہ شایع کر دون، لیکن آپ کے ایثار کے مقابلہ مین یہ ایک خود غرضی ہوتی، اس لئے آپکو بھیجنا چاہتا ہون، خط مین نے خوشخط صاف کرائے ہین نقل و اصل دونون بھیجون گا، اگر اب بھی آپ کے یہان گنجایش ہو تو مطلع فرمایئے لیکن شرط یہ ہے کہ کوئی خط چھوٹنے نہ پائے، سب درج ہون بعض نہایت دلچسپ ہین بمبئی کے تعلق سے تلمیحات ہین، اشارے ہین کہین کہین کھل پڑے ہین۔ مجھسے راز نہین تھا، ایک نظر دیکھ لیجئے گا۔

ہان یہ تو بتایئے شعر العجم حصہ پنجم کا مسودہ مکمل ہے؟ کاش اسکا جواب آپ نفی مین نہ دین یہ حصہ اگر آپ جلد شایع کر دیتے تو مجھپر خاص احسان ہوتا

اُردو انسائیکلو پیڈیا کی تحریک سے پھر ٹرک گیا پروفیسر براؤن نے اردو لٹریچر کی توسیع کے لیئے جو باقاعدہ نظام تجویز کیا ہے، آپ کی خدمت مین بھیجون گا آپ کی ذات سے بڑی امیدین ہین، خدا نظر بد سے بچائے

تحصیل بلہور۔ کانپور۔ ۳۰۔ مئی ۱۹۱۷ء

پیارے مولانا   مین ایک نئی تحصیل سے آپ کو لکھ رہا ہون نقل وحرکت مین کچھ بے اطمینانی سی رہی اس لئے اس سے پہلے آپکو لکھنے کا موقع نہ حاصل کرسکا مین نے نہایت افسوس کے ساتھ سنا کہ آپ کے نصف بہتر حصے نے ترک رفاقت کی، اور آپ دنیا مین گویا اکیلے رہگئے۔ مدت ہوئی یہ چوٹ کھا چکا ہون، اسلئے آپ کے درد کا قوی احساس رکھتا ہون۔ بعض حوادث کسی طرح لایق صبر نہین ہوتے، اور سچ یہ ہے کہ تحریک صبر ایک طرح کی بیوفائی کی تلقین ہے، جسے مین جائز نہین رکھتا ہون، امید ہے وقت رفتہ رفتہ آپ کے افکار گھٹا ئیگا۔ لیکن لذتِ غم کا باقی رہنا ہی اچھا ہے۔ گو دنیا کی بڑی سے بڑی مصیبت اسی وقت تک ہے کہ پیش نہ آئے۔ جب گذر گئی تو کچھ نہین۔ خدا کرے مرحومہ کی یاد مین آپ کوئی بڑا کام کرسکین اور ادبی کارنامون مین کوئی معرکہ کا اضافہ ہو جس کی امید مین نے نقاد مین کہین ظاہر کی ہے

ہمدرد

مہدی

اکبرپور۔ کانپور۔ ۲۸۔ اگست ۱۹۱۷ء

پیارے جناب   آپ کے عنایت نامے اسقدر دلچسپ ہوتے ہین کہ مین انکو رکھنے لگا ہون یعنی ضایع نہین کرتا

"مکاتیب[1]" کی نسبت میرا خیال تھا کہ وصف اور مقدار دونوں کے لحاظ سے شاید اتنا بڑا مجموعہ کوئی اور پیش نہ کر سکے، مین خوش ہون کہ میرا خیال صحیح نکلا اور ایک کافر ادبی کو پہچاننا آسان نہین اعتراف کرنا پڑا، آپ نے مولانا کی خصوصیات تحریر پر جو کچھ لکھا تھا کیا دفتر نے کوئی نقل اس کی محفوظ نہین رکھی[2]؟ بہر حال آپ ذمہ دار ہین کہ تلف شدہ اجزا کو زندہ کیجئے ورنہ کمی رہجائیگی، ماجد صاحب سے اگر آپ نے اس طرح لکھایا جس طرح شعرا دیوان کے چھپنے سے پہلے یعنی پیشگی لکھا لیتے ہین، تو کچھ نہ کچھ کام چل ہی جائے گا ورنہ آپ کے اختصار کی تلافی ناممکن ہوگی"

کل آپ کا واپس کردہ پیکیٹ[3] ملا ایک سطر پر نظر پڑی

"استغفر اللہ۔ وہ تو کسی بیجاپا لولو کی تصویر ہے اس خیال کا آدمی شعر العجم لکھ چکا"

جی نہین مانتا اسلئے شان نزول سنئے، لاہور مین ایک کتاب "زنانہ حسن و لباس" کے نام سے چھپی تھی، اس مین عورتون کی چند فرضی تصویرین تھین، اور سامرزیر بحث اُبھار کر دکھایا گیا تھا ایک تصویر کا فرضی نام . . . تھا جو دیکھنے مین بھدی معلوم ہوتی تھی، میری خیالی "عالم تصویر" یعنی بمبئی والی ایک لچکدار شاخ صندلی تھی جسے مین شائستہ اور جذبات کا مرقع سمجھتا تھا مین نے مولانا کو لکھا بس اوقات معلوم ہو گئی، جس پر جھلا کر

---

[1] مکاتیب شبلی جس کو مکتوب الیہ نے جمع کر کے شایع کیا ہے۔ [2] مکتوب الیہ نے مکاتیب جلد اول کے مقدمہ کے طور پر مولانا شبلی مرحوم کے خصوصیات تحریری پر کچھ لکھا تھا وہ مطبع کی غفلت سے تلف ہو گیا تھا

[3] مکاتیب شبلی بنام مہدی کا ۔

ممدوح نے جو کچھ تحریر فرمایا اس کا ایک فقرہ بھولنے کی چیز نہیں "اس خیال کا آدمی شعرالعجم لکھ چکا،، اس بلاغت کو دنیا مین آپ کے سوا کون سمجھ سکتا ہے اور کیا یہ ایک فقرہ، صرف ایک فقرہ، ممدوح کے مذاقِ ادب کی سائیکلوپیڈیا نہین ہے؟ غور کیجئے جس قدر کہا اس سے زیادہ تخیل کے لئے گنجایش چھوڑی۔ کیا آپ اس قسم کے نکات کو پس پردہ رکھینگے لیکن یہ گھونگھٹ تو لٹریچر کا خون کر دے گا۔

پچھلے ریمارک بھی میرے صرف آپ کی ضیافت طبع کے لئے تھے اور ابھی کچھ راز اور سینے کی امانت ہین ورنہ خصوصیات تحریر پر آپ کے سوا کون قلم اٹھا سکتا ہے۔ ہاف ٹون عکسی کاپیون کے لئے تین چار کارخانون کو لکھا ہے نتیجہ سے اطلاع دونگا

آپ ارتقاءِ ادب پر ضرور لکھئے گو سیاسیات (!) کے آگے آج کل لٹریچر پر توجہ کرنا ایک طفلانہ مشغلہ سمجھا جاتا ہے اور ملک کا ملک اس عام بے تمیزی مین مبتلا ہے تاہم فرائض ساقط نہین ہوتے

اردو کا لغت، محاورات، وصطلاحات جب طیار ہو گا، ہو گا، آپ کے پاس اسکا کیا جواب ہے کہ موجودہ نسل جس مین مڈل سے لیکر ایم۔ اے کی ڈگری کے امیدوار بھی ہین "دارالمصنفین" سے فارسی عربی کا ایک ایسا لغت مشترک چاہتی ہے جو مقررہ نصاب کی عام شرح کا کام دے سکے

کیا رائج الوقت۔۔ لغات بازاری اس لائق ہین کہ ان کو کوئی ہاتھ بھی لگائے آپ تھوڑی ہی کانٹ چھانٹ اور اضافون کے ساتھ پانسو صفحون کے دوہرے

کالمون مین واقفیت عامہ کا دریا بہا سکتے ہین لیکن معارف کی طرح تقطیع کتابی ہو بہی کہاں کی ضرورت نہین

ہمیشہ آپکا

مہدی

اکبر اوپر۔ ۹ ستمبر ۱۹۱۷ء

پیارے — "دو برس سے اس کی (شعر العجم کی) کچھ جلدین لاہور کے مشرقی صیغہ نے اپنے نصاب مین داخل کرلی ہین نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا ایک ایک نسخہ اشرفی کے مول بک رہا ہے اور اس کی طبع ثانی کا جگہ جگہ انتظام ہو رہا ہے"[۱]

مین امید کرتا ہون کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کے دایرۂ اثر سے باہر نہین ہے یعنی اس سے آپ کا یہ مطلب نہین ہے کہ طبع ثانی کا انتظام غیر ذمہ دار ہاتھون مین ہے اور اب سستے اور بازاری ایڈیشن شایع کئے جائین گے

کیا اچھا ہوتا اگر آپ اس موقع سے فایدہ اٹھا کر شعر العجم کا پانچوان حصہ بھی شایع کردیتے جس کا "مسودہ تقریبًا مکمل ہے"[۲] اسے میرا ذوقِ سخن سمجھئے یا ایک طرح کا خبط، کہ مین مولانا کی تمام تصنیفات مین اسے گُلِ سرسبد سمجھتا ہون، اور اصرار ہے کہ دوسرے بھی میرے ہمخیال ہون، ایک نکتہ اور قابلِ غور ہے اگر چوتھے یا پانچوین حصے کو سلسلے

۱۔ مکتوب الیہ کے ایک شذرہ شایع شدہ معارف کا اقتباس ۲۔ مکتوب الیہ کے ایک خط کا فقرہ

الگ ایک حصہ مین شایع کر دیجیے تو وہ جہان تک شاعری کی نفسیات (سائیکالوجی) کا تعلق ہے، خود ایک مستقل چیز ہوگی، قوم کی بدمذاقی کی حد ہوگئی، سچ یہ ہے آپ جو کچھ کر رہے ہین وہ ایثار ہی ایثار ہے، ہمارا حق نہین ہے کچھ آپ بتا سکتے ہین پانچوین حصہ کی اشاعت مین کیا صرف ہوگا؟

"ارض القرآن" کی نسبت مین نے اس وقت تک آپکو دو فقرے بھی نہ لکھے، یقینی اس موضوع پر آپکو کوئی کتاب ہاتھ نہین آئی، مجھے حیرت ہے کہ ایک کام جو علم الآثار کے ایک زبردست ماہرِ فن کے کرنے کا تھا وہ بھی ساٹھ برس کے بعد کسی یورپ کی اکیڈیمی مین بیٹھکر۔ آپ اس پر کیونکر قابو حاصل کر سکے۔ مین عربیت سے زیادہ آپکی "ادبیت" سے مرعوب ہو رہا ہون۔ زبان نفس موضوع کے لحاظ سے قطعًا لایقِ شکایت نہین، یعنی کہین سے بے جوڑ نہین ہے، اور جب تناسب مین کہین سے کور کسر نہین تو حسن کی جامعیت مین کسکو کلام ہو سکتا ہے؟

یہان تک لکھ چکا تھا کہ آپ کا عنایت نامہ ملا "خواب و خیال" مین کہین یہ نگ بھی ہوگا؟[۲]

کلائی وہ نازک سی ہیرے تراش وہ محرم مین سربستہ اک راز فاش

دوسرے مصرعہ کی ترکیب داد طلب ہے، بھائی عبد السلام[۳] صاحب کو آج مین نے چھیڑا ہے، ایک نکتہ مل گیا جی نہ مانا اسکو لے بیٹھا، شعر الہند پر ضرور لگائیے، اور روح الاجتماع

---

[۱] مکتوب الیہ کی ایک تصنیف کا نام [۲] خواجہ میر اثر دہلوی کی مثنوی خواب و خیال پر معارف مین ریویو نکلا تھا [۳] مولوی عبد السلام ندوی

کا قالب بھی بدلوایئے کہ یہ فرنگی محل والون کا حق نہین ہے

دیباچۂ مکاتیب مین میرا سرسری ریمارک۔ آپ روان مین گاڑھے کا پیوند ہو گا

کسر نفس سے جو چاہے لکھئے لیکن مین آپ کی انشاپردازی کا اس وقت قایل ہون گا

جب آپ اس کو کسی طرح کھپا دیجئے

"اس خیال کا آدمی شعر العجم لکھ سکا"

تاریخ مین جلد پہونچے گی

آپکا مہدی

تسلیم۔ شذرات[1] مین آپ کی سیاسی ڈانٹ نہایت باوقار رہی اسیطرح حسین[2] حلاج کی شخصیت کی کایا پلٹ دنیائے تحقیق مین ایک بالکل نیا انکشاف تھی آپ نے شیشے کو ٹھیس نہین لگائی بلکہ چکنا چور کر دیا غریب صوفیون مین "واسطۃ العقد" کی حیثیت رکھتی تھی، صدیون کا زنگ آپ نے چھڑایا۔ لیکن مولانا روم کی طرف سے مین پوچھنا چاہتا ہون۔

ہم نے کچھ کھویا یا پایا؟

یہ کہنا بھول گیا کہ طنزیہ لٹریچر کی لطافت آپکا حصہ ہے

م ہاکبرپور۔ ۵۔ نومبر ۱۹۱۶ء

---

[1] مکتوب الیہ نے معارف کے شذرات مین کچھ لکھا تھا [2] مکتوب الیہ نے ایک مضمون مین بدلائل ثابت کیا تھا کہ حسین بن منصور حلاج ایک پولٹکل آدمی تھا

اکبرپور۔ کانپور ۲۰ دسمبر ۱۹۱۶ء

مکرمی۔ کارڈ مل گیا تھا مین ادھر کچھ غیر مطمئن سا رہا اس لئے آپکو جلد نہ لکھ سکا۔

"مکاتیب" جلد ۲۔ دیکھی آپ نے جس خلوص کے ساتھ بار بار مجھے جلوہ گر کیا۔ خاص دیباچہ کی پیوند کاری۔ شکر گذاری کے سوا ادبی چاہتی ہے آپ دو جلدون مین چھ سو صفحون کا ایسا مرقع پیش کر سکے کہ کسی بڑے سے بڑے ملکی مصنف کو چھ صفحے بھی ایسے نصیب نہین ہوئے کیا آپ کو میری اس رائے کے تسلیم کرنے مین کچھ پس و پیش ہوگا کہ آپ کی ادبی فتوحات کا یہ ایک وسیع کارنامہ ہے

ایک دوست جو انگریزی لٹریچر کے اعلیٰ مذاق کے ساتھ اردو سے بھی ہمدردی رکھتے ہیں ان کی خواہش تھی کہ مکتوبات کی ترتیب بلا لحاظ مکتوب الیہ عہد تاریخی کی حیثیت سے ہوتی تھی

یوروپ مین یہی ہوتا ہے بات لگتی ہوئی ہے لیکن مجھے خوف ہے کہ موجودہ دلچسپی مین شاید ہی کوئی اضافہ ہوتا ان کو یہ بھی اصرار ہے کہ دیباچہ کم سے کم ۵۰ صفحے کا ہوتا یعنی مولانا کی طرز تحریر میں جو تدریجی تغیرات ہوئے اور جن کو یہ تاریخی ترتیب نمایان کرتی دیباچہ مین اسی کو پھیلا کر نکتہ سنجی کا حق ادا کیا جاتا اس کے لئے اگر آئندہ موقع ہو تو وہ دو سو روپئے "دار المصنفین" کے نذر کرنے کے لئے طیار ہین مین آپ سے تفصیلی خیالات سننا چاہتا ہون

ہان صاحب طعنے تشنے کی مشق آپ کی غیر سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔ بھٹیاریون کی تو تو مین مین جس طرح پسندیدہ نہین۔ اشارے کنائے بھی بعض وقت لطف سے خالی ہوتے ہین لیکن الفاظ کے ہیر پھیر اور چبھتی ہوئی نشست مین وہ نشتر ہوتا ہے کہ زخمی دلون کی تڑپ بڑھجاتی ہے اور یہی کمال بلاغت ہے جو آپ کے حصہ مین آیا

شکر ہے آپ کی "قبائے احترام" ان کانٹون سے محفوظ ہے جن مین اکثرون کے دامن بے ضرورت الجھ گئے آج وہ جس طرح اپنے لئے بیکار ہین قوم کے لئے بھی چندان مفید نہین سیاسیات کا صحیح مذاق تو بہت مشکل ہے لیکن مین دیکھتا ہون اس کی وجہ سے بچا کھچا ادبی رنگ بھی فنا ہوتا جاتا ہے اور یہ ایسا نقصان ہے کہ اس کی تلافی سیاسی مقاصد کے حصول کے بعد بھی ہوتی معلوم نہین ہوتی

ایک برقی رَو ہے جو واقعات کی قدرتی رفتار کے ساتھ ہم کو جانے کہان لئے جاتی ہے بہر حال بھڑکتے شعلون سے دبی چنگاریان زیادہ باکیف ہوتی ہین اور آپ اسے خوب سمجھتے ہین۔

ماجد صاحب کے ریویو کا انتظار ہے پھر "صحافی" کی زبانِ قلم سے کچھ سنئے گا

ہمیشہ آپکا مہدی

تسلیم۔ جب سے شعرالعجم کے طبع ثانی کی بشارت آپ نے دی ہے بار بار مجھے خیال آتا ہے کہ اس موقع سے کم سے کم یہ فائدہ اٹھانا تھا کہ پانچوان حصہ چوتھے کے ساتھ

شامل کر دیا جاتا

کیا آپ اپنے اجتہاد سے کچھ کام نہ لین گے؟

(۲) شعر العجم کے تین حصون مین عوفی کی کتاب کا جہان جہان حوالہ ہے "لب اللباب" لکھا گیا ہے مولانا کی زبان پر یہ چڑھ گیا تھا تو کئے پر صحت کی گئی یعنی چوتھے حصہ مین لیا اللبا لیا ہے۔ یاد آ گیا اس لئے لکھتا ہون

م۔ اکبر پور ۸۔ دسمبر ۱۹۱۷ء

"غیر سیاسی انسان"[۱] کا خطبۂ صدارت بنگال کے مجمع العلما مین مینے نہایت دلچسپی سے دیکھا خاص کر ایک "کافر" یعنی ابوالکلام[۲] کا ذکر جس آزادی سے کیا گیا وہ اخلاقی جراءت کے بہترین شواہد مین سے تھا

فرنگی محل کی ایک نمود کی آواز مین دکھایا گیا ہے کہ "مین سب سے بڑے محمود کا ایاز ہون"! "عشرۂ مبشرہ" مین تو اب موقع نہین پھر کہان گنجایش نکالئے گا؟ نہ جاننا بھی مزے کی بات ہے۔ بوڑھے غمزے نے پھڑکا دیا۔

تلا بیٹھا ہون کسی سلسلہ مین چوٹ کرون گا

م۔ اکبر پور۔ ۱۰ر جنوری ۱۹۱۸ء

---

[۱] مکتوب الیہ نے انجمن علماے بنگالہ کے صدر کی حیثیت سے جو خطبہ پڑھا تھا اوس مین خود کو "غیر سیاسی انسان" کے لفظ سے تعبیر کیا تھا [۲] مولانا ابوالکلام جو اس وقت رانچی میں نظر بند تھے

ماجد میاں کا خط ملا۔ شبلی سوسائٹی قایم کرنا چاہتے ہین۔جیسا آپ نے تحریر فرمایا ہلکے پھلکے ہون گے میری پہلی تجویز یہ ہے کہ شعر العجم کا پانچوان حصہ شایع کر دیا جائے اور اس کے بعد مضامین کی ترتیب اتنی کامل ہو کہ کوئی چھوٹنے نہ پائے اس کے لئے سوسائٹی خود چندہ کرے گی۔ کیا یہ تحریک کسی عنوان سے معارف یا اور پرچون مین شایع کرنے کے لائق ہے۔ الناظر کے خوان ادب مین ظفر الملک (۱) کی سرد مہری دیکھی انکو علامہ شبلی سے بغض للہ ہے اور یہ کوئی موقع خالی نہین جانے دیتے مکاتیب کے سلسلہ مین جو کچھ اضافی اظہار خیال کیا گیا ہے مجھکو اس سے تکلیف ہوئی۔ لیکن آپ سر سید کے سے جواب یعنی خاموشی کو ترجیح دین گے یا کچھ چھیڑ چھاڑ شروع کی جائے۔ مولانا کی صفائی کی اتنی ضرورت نہین لیکن ممدوح کے غیر فانی لٹریچر کی حق تلفی کم سے کم جس کو اپنی زبان اور تاریخ سے محبت ہے وہ ایک سکنڈ کے لئے بھی جائز نہین رکھے گا

بتائیے کون کون سی کتابین دار المصنفین آخر فروری تک شایع کر سکے گا یا دآتا ہے کچھ وعدہ تھا۔

آپکا مہدی

تحصیل اکبر پور۔ کانپور ۲۵ر فروری ۱۹۱۸ء

برادرم! آپکی دوسطری سربستہ[1] تحریر کا جواب نہ دے سکا لیکن ادھر اتنی باتین جمع ہو گئی ہین کہ اب ضبط نہین کر سکتا

---

[1] یعنی کارڈ

آپ نے شاعرۂ دکن پر جو بجلیاں گرائی ہین اور اس سلسلہ میں "مختون"، سوسائٹی جس خوبصورتی سے لے دے کی ہے سچ یہ ہے کہ وہ نازکخیالی کی آخری حد ہے مین نے بار بار پڑھا اور لطف اٹھاتا رہا

جس زمانہ مین یہ پہلی دفعہ اسٹیج پر آئی ہے اور اس کی زبان سے یہ شعر نکلا ہے۔

دررہِ منزل لیلیٰ کہ خطرہاست بسے — شرط اول قدم آنست کہ مجنون باشی

خوب یاد ہے کہ بہتیرے دل تھام کر بیٹھ گئے تھے چڑھتی دوپہر سے ڈھلتی چھاؤن زیادہ خوشگوار ہوتی ہے، یہ حسن وعشق کا ایک نہایت ہی نازک نکتہ ہے عورت اتنی باکیف ہو

من فدائے بت شوخے کہ بہنگام وصال — بمن آموخت خود آئین ہم آغوشی را

مدت سے سوچ رہا تھا اس کی لچکدار نسائیت کو اپنی چند سطرون کا تختۂ مشق بناؤن لیکن آپ نے میرے لئے بالکل گنجایش نہین چھوڑی، اور ساتھ ہی میرے دل کا ارمان پورا کر دیا، جو خاکہ آپ نے کھینچا ہے اور جس جس پہلو سے چوٹ کی ہے وہ "قال" کی چیز نہین غلاف شکر مین اسطرح کوٹ کوٹ کر زہر بھرا ہے۔ کہ خود آپ سے داد لینے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن ایک خلش رہگئی "اکابر کی خفیف الحرکتی" تک تو مضائقہ نہین لیکن "نعنت کبریٰ" تو "الہلال" کی زبان ہے جو آپ کے لب ولہجہ کی نفاست اور موقع کلام کے لحاظ سے بیگانی سی معلوم ہوتی ہے، بس اس قدر کافی تھا "کہ حافظ کو آٹھوین صدی مین جس خلوت کی شکایت

---

[۱] مکتوب الیہ نے مشہور شاعرہ مسز سروجنی نائیڈو کے طریقۂ شرکت جلسہ ہائے قومی پر معارف مین کچھ معترضانہ شذرات لکھے تھے
[۲] مسلمان [۳] مولانا شبلی مرحوم کا ایک شعر

تھی چودھوین صدی کی "جلوت" کچھ اس سے بھی بڑھی ہوئی ہے[1]"! میری غرض یہ ہے کہ نقل الفاظ کی جگہ صرف مفہوم کی تلخی سے کام لیا جاتا۔ یہ باتین کوئی اور آپ کو نہین لکھے گا لیکن مجھکو جس حد تک خلوص ہے اس کا اقتضاء طبعی یہ ہے کہ جن نکتون پر غایت ظہور کی وجہ سے دوسرون کی نگاہ نہین پڑتی آپ کی نوٹس مین لاؤن

مولوی عبدالسلام نے فلسفۂ لیبان کے عنوان سے "مساوات پر" اچھی خاصی تنقید کی آخر مین کہتے ہین "لیبان کے دلائل پادر ہوا اور نقش بر آب ہین"۔ وہی مولویت کا اثر! لیبان کی متبسمانہ خاموشی دیکھئے کیا کہ رہی ہے اظہار رائے سے تشکیل رائے زیادہ وقت چاہتی ہے! بہر حال اس تصریح نے نتیجۂ تنقید کا سارا لطف کھو دیا، قلم کا وزن احتیاط چاہتا ہے، میری معروضات "حکمت بہ لقمان آموختن" کی حیثیت سے ہین۔ مین خدا جانے آپلوگون سے کیا چاہتا ہون۔ کم سے کم ایک بلند پایہ معیار لطافت جو خود آپ کو اردو لٹریچر مین پیدا کرنا ہوگا اور جس کی نظیر آپ کو صرف مغربی زبانون کے رکھ رکھاؤ مین مل سکتی ہے۔ م

معارف غائب۔ آپ غائب! بے خبری (یا شاید بے نیازی) کی حد ہوگئی! کہئے آپ سفر سے میرے لئے کیا لائے؟

کم سے کم کوئی میرے مذاق کی خبر! سیرت نبوی کے متعلق کچھ پوچھنا نہین چاہتا

پروفیسر ماجد[2] کے تقاضے سے "شبلی سوسائٹی" پر خود رو خیالات کا ایک حصہ اس ہفتہ مین بھیجتا ہون۔

---

[1] شذرۂ مذکورہ کا ایک فقرہ ہے۔ [2] مولوی عبدالماجد صاحب بی اے

ندوۃ العلما کے خطبۂ صدارت[1] مین دار المصنفین کے کارنامون کی تفصیل کے سوا کچھ نہین تھا

م۔ اکبر پور۔ کانپور۔ ۱۴ اپریل ۱۹۱۶ء

تسلیم   سہیل[2] سلمہٗ کی علالت سے سخت تعلق ہے مین نے بھی بے ماں کے بچے پالے ہین اس لئے آپ کی ذمہ داریون کا احساس رکھتا ہون

ایک سر ہزار سودا، خدا آپ کو مطمئن کرے

م۔ تحصیل اکبر پور ۹ مئی ۱۹۱۶ء

تسلیم۔   آپ کی مفقود الخبری باعث تشویش ہے آپ ہی آپ وہم سا ہوتا ہے کہ بچہ کو دوران حال میعادی بخار تو نہین ہے جو وقت گذاری اور خاص رکھ رکھاؤ چاہتا ہے ڈاکٹری علاج کے سوا طبیبون کے بس کا نہین خدا کرے میرا یہ خیال غلط ہو اور آپ مطمئن ہون

م۔ تحصیل اکبر پور ۱۶ مئی ۱۹۱۶ء

تحصیل اکبر پور۔ کانپور ۲۷ مئی ۱۹۱۶ء

مجی   ڈیڑھ خط ملا۔ یا طے۔ شکر ہے آپ وطن سے مطمئن لوٹے اور ثمر محبت محفوظ رہا

---

[1] ناگپور کے اجلاس ندوۃ العلما مین مولانا حبیب الرحمان خان شروانی صدر تھے اون کے خطبۂ صدارت کی طرف اشارہ ہے

[2] مکتوب الیہ کے کمسن بچہ کا نام جس کو دس کی ماں نے برس ڈیڑھ برس کا چھوڑ کر وفات پائی تھی

[3] مکتوب الیہ کا ایک کم سن عزیز جو مکتوب الیہ کے ساتھ رہتا تھا وہ بیمار تھا اور وفات پائی

"شبلی سوسائٹی"، کی نسبت "بلبل کی زبان "گل کا بیان" کس قدر خوبصورت الفاظ ہین یک ردہ قافیہ اور لمبے مختصر عنوان۔ زبردستی کی کھینچ تان لیکن ایک مغربی ادیب کہتا ہے کہ جس طرح علمی مضامین کے لئے بڑی سخت قید یہ ہے کہ موضوع سے ہٹے اور فرد جرم عائد ہوئی انشا پردازی مین یہ آزادی ہے کہ کسی عنوان کے تحت مین بڑھتے چلے جائیے اور ادھر اُدھر پھر کے نہ دیکھئے زیادہ سے زیادہ یہ کہ جہان تک مسائل عصریہ کا تعلق ہے لٹریچر کے متعلقات کی طرف چشم سخن اشارے کرتی جائے آپ کیا فرماتے ہین؟ "گرہ شب" "اور سمندر کے کف کی پری" کی داد تو دینی پڑیگی کہ یہ سرقہ نہین قوام ہے

اچھا جلد بندی سے متعلق میرے قیمتی مشورے لیجئے آپ نے انگریزی تجارتی کارخانون کی مجلد فہرستین دیکھی ہین سرخ یا نیلے کپڑے پر سیاہ حروف معمولی جلدون کے لئے یہ نہایت موزون طریقہ ہے، خاصہ کی جلدون کے لئے پورا کپڑا صرف خوشرنگ ہو ہم رنگ تہی، دونون پر طلائی نقوش و حروف فغانِ ایران کی جلد آپکے پاس ہے حیدرآباد سے دریافت کیجئے کپڑے پر نقوش کہان اُبھارے گئے؟ اگر ہندوستان کی کاریگری ہے، تو صرف کپڑے چھپوا لیجئے جلد بندی دارالمصنفین مین گورکھپور کے یا لکھنؤ کے دو ہوشیار جلد ساز نہایت نفاست سے کرلین گے ہزار کا کام دو ڈہائی سو مین ہو جائے گا انگریزی کارخانے نہایت گران ہین خاص کر کلکتہ کا ٹھیکہ، بمبئی والا ایسا نہین ہے

حیات جاوید کی جلد نمونہ مین کلکتہ نے بنائی تھی تین تین روپئے فی جلد لئے تھے

خوب یاد آیا بطرق تنزل "شوکت آرا بیگم" کی جلد بھی پیش نظر رکھنے کے لائق ہے۔ پورے کپڑے پر طلائی ٹھپہ جس مین جال کی ترکیب نے رونق بڑھادی ہے بہرحال زیادہ خرچ کرنے کی ضرورت نہین مسلمان نفاست مآب نہین ہین صرف خوش سلیقگی سے کام لیجئے جنگ کی

وجہ سے مشکلات کی انتہا نہین سفید پوشی ہر صیغہ مین بلائے جان ہو رہی ہے میری غرض صرف یہ ہے کہ آپ جو کچھ کرسکین انسٹیٹیوٹ پریس کے پریشان خیال منیجر کی "نیچریت" یعنی آدھے چمڑے اور آدھے کپڑے والی ترکیب نہو یہ صرف مذاق کا بھونڈا پن ہے کفائتی چیز نہین آپنے دارالمصنفین کے لئے کوئی "طراز" اس وقت تک وضع نہین فرمایا جس کا جلی طلائی نقش جلد کے بالائی حصے کی رونق بڑہاتا۔ کھجور کا درخت اور ہلال اگر چھین گیا تو "عرب کی دنیا" یعنی آپکا اونٹ تو موجود ہے۔ کیا اس کی جلوہ گری بے جوڑ رہیگی؟

پروفیسر عبدالباری یادش بخیر۔ بڑی رقم نکلے۔ انکو کل لکھون گا۔ گرمی کی انتہا نہین یہ خط دوزخ ہو رہا ہے۔ کیا اس کے بعد بھی ضرورت ہوگی۔ مہدی

تحصیل اکبر پور کانپور۔ ۲۷ مئی ۱۹۱۸ء

تحصیل اکبر پور۔ ۱۶؍ اگست ۱۹۱۸ء

مکرمی

مدت کے بعد دو صفحے دیکھے اور ممنون ہوا، سفر کی بے اطمینانی کے ساتھ بھی آپ نے ذرا تفصیل سے یاد فرمایا، ادبی رنگ آپ کے فقرون کے تہ مین بھی چمک اٹھتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ شوخی دور سے بلائین لے رہی ہے

مین آپ کی حسن ادائے خاص کا گرویدہ ہون وہ اول درجہ کا معیار ہے جو آپ نے اختیار کر رکھا ہے، ملک کا عام مذاق بالکل حوصلہ افزا نہین طبقۂ امرا لٹریچر سے قطعاً بے نیاز ہے، اسپر بھی دارالمصنفین کا ایثار دیکھئے جو میرے خیال مین ایک طرح کی خودکشی ہے کہ وہ اپنی عزت

نفس کے لحاظ سے جو کچھ کرتا ہے بلند تر معیار کو پیش نظر رکھکر کرتا ہے۔

یورپ کے چند افراد کو جو روٹیون کی طرف سے مطمئن تھے بیٹھے بیٹھے یہ خیال آیا کہ خیام کی مطبوعاتِ رائج الوقت مین کوئی طبع خاصہ (ایڈیشن دی لکس) ایسا نہین ہے جو گول کمرے کی آرائش کے لئے نہین بلکہ دار المطالعہ (study) یعنی نشست اور دفتر کے کمرۂ مشترک کیلئے موزون ہو، دو سو کا پیان چھاپی گئین جن مین ہر رباعی کا خیال ایک تصویر کے ذریعہ سے ادا کیا گیا تھا اشاعت ممبرون تک محدود رہی، یعنی مجھے کوئی جلد نہ مل سکی، قیمت صرف ایکہزار فی جلد تھی! آپ اس قسم کی بلند نظری کی کوئی نظیر پیدا کرسکتے ہین، ہرگز نہین، اور اب سے سو پچاس برس بعد بھی نہین، اس لئے کہ لٹریچر کے مذاقِ صحیح کا کہین وجود نہین

سیرۃ کے متعلق کچھ سوال کرنا نہین چاہتا کہ آپ کے اطمینان مین فرق نہ آئے معلوم ہے کہ حسنِ سیرۃ کے ساتھ صورت بھی اچھی ہو گی، اور آپ کی خوش مذاقی میری ظاہر پرستی کا پردہ رکھ لیگی، کانگریس، لیگ دونو بمبئی مین ہون گی اسکو مشرق یون لکھتا ہے کہ "بیوی کے ساتھ لونڈی بھی جائے گی" اچھا فقرہ رہا۔ دار المصنفین جنگی بخار مین مبتلا ہوا شکر ہے آپ بچ نکلے

مہدی

تحصیل اکبرپور کانپور - ۱۳ ستمبر ۱۹۱۸ء

مکرمی عنایت نامہ ملا سیرت نبوی کی اشاعت پر دلی مبارکباد - ابتدائی اجزا مقدمہ کی حیثیت سے پڑھے، دل بھر آیا کہ، یہ لٹریچر اب کہان؟

بھوپال مین کھرے سودے کی اچھی رہی، تین ہزار مل گئے۔ از بیگم انیم بس است! آپ سے توکل کے لئے عزت نفس اگر لقمۂ تر جائز رکھ سکتی ہے تو کم سے کم وہ خوان شاہی کا تو ہو۔ خدا آبرو بڑھائے وہان کے نشاط انگیز موسم کا خاکہ جن الفاظ مین آپ نے کھینچا ہے مجھے بیساختہ سخندان فارس کا وہ موقع یاد آ گیا جہان آزاد نے سواد ایران کی قدرتی نزاکتین دکھائی ہین لیکن جس طرح شیشے مین مے دو آتشہ ہو، اور شیشہ کتنا ہی صاف ہو بیکار سی چیز ہے۔ بوڑھے آزاد کی طرح آپ کے ہان بھی اس چیز کی کمی ہے جس کے بغیر تصویر مین رنگ آ ہی نہین سکتا یعنی شاہی مہمان بھی کسی جیتی جاگتی "زہرۂ شب" (کنیز) کا ذکر نہین کرتا، دیکھئے مسلمان بالخاصہ کیا سے کیا ہو گئے!

مولانائے شروانی کی ایک تحریر ملی، دیرینہ تعلقات کی تجدید کے ساتھ، فرماتے ہین:-

"مین نے سنگلاخ زندگی کے مرحلون مین، آپ مین یونان کے سنگتراشونکی سی نزاکت اور مصوری دیکھی تھی، اب جو معارف مین آپکا مضمون دیکھا تو اس کے الفاظ مین وہی مصوری پائی گویا بولتی چالتی تصویرین آنکھون کے سامنے تھین، جو بزبان حال داستان عبرت سنا رہی تھین، "جان سخن"، (شعر العجم نمبر ۵) اور تین سو کے لیے پردۂ خفا مین!——"

ذرا ایک پھڑکتا ہوا نوٹ معارف مین دیدیجئے لیکن صرف شکریہ نہین۔ پان سفید، کرارے اور خوش ذائقہ ہون تو لطافت کا کیا کہنا، لیکن خوبصورت ہاتھون سے ملین تو کیفیت بڑھجاتی ہے، اس خطبہ مین بھی ایک طرح کی "شعریت" ہے "صحیفۂ عشق"، (شعر العجم) کے حصۂ آخری

---

۵۱ سرکار عالیۂ بھوپال نے تین ہزار دار المصنفین کو سیرت کی جلد اول کی اشاعت پر عطا کئے تھے ۵۲ بھوپال کے
۵۳ پروفیسر محمد حسین آزاد

کی نسبت کہین لکھ چکا ہون کہ عطر مین ڈوبا ہوا ہے اور اب وہ اس شخص کے ہاتھون سے مل رہا ہے جو دائرہ علما مین اپنی خوش بیانی اور پاکیزہ خیالی کے لحاظ سے رئیس الادب ہے، اس پر اضافہ کیجئے اس خلوص کو جو مولائے مرحوم کو اپنے "حبیب" کے ساتھ تھا اس سے زیادہ موزون نیت کیا ہوگی سچ ہے یہ بے مانگے کے موتی تھے جو "دار المصنفین" کے دامن مین آگئے

شذرات مین "شبلی سوسائٹی" کو جس کا دوسرا نام "بزم شبلی" ہوگا چمکاتے رہئے، کم سے کم ایک صورت قایم کر دیجئے خود لکھئے، ماجد صاحب سے لکھوایئے، اور غور کیجئے، چندہ سالانہ کیا ہونا چاہئے مین تو ایک یا دو روپئے رکھتا، تاکہ لوگ آسانی سے دے نکلین، دس پانچ۔ سو، پچاس نذر کرنے والون کا خدا بھلا کرے یہ سلسلہ اگر چل نکلا تو سایر کی حیثیت سے ایک رقم معقول دار المصنفین کی جیب مین ہوگی اور بہتیرے اضافی کام نکلین گے

خوب یاد آیا، آپ کے مست اور البیلے (مضمون) مین ایک لغزش قلم اور ایک ٹھوکر رہ گئی میری خلش جاتی نہین ہے علحدہ یادداشت بھیجتا ہون ستمبر کے معارف کے کسی گوشہ مین جگہ دیدیجئے گا۔

حیدرآباد کی ادبی اسکیم بچون کا کھیل ہو رہی ہے، ارکان دار التراجم پر لے دے کی حد ہوگئی انجمن اردو بھی لپیٹ مین آگئی ہے

مین نے ایک کھلی چٹھی ہمدم کو لکھی ہے دیکھئے گا

"مرد باوضع اور خلیق" اچھا آدمی تھا۔ افسوس ہوا اسے اپنی فردوس سے الگ ہونا پڑا

مہدی

---

۵ ہوش بلگرامی ایڈیٹر ذخیرہ حیدرآباد دکن

تحصیل اکبرپور۔ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

برادر محترم عنایت نامہ ملا معارف مین "اعجاز خسروی"[1] پر آپ کا چبھتا ہوا نوٹ لٹریچر کی جان تھا، مجھے آپ کی اخلاقی جرات کا قائل ہونا پڑا کہ سچی بات زبان پر آئی ہوئی رک نہ سکی۔ چریاکوٹی صاحب کے دماغ مین یہ کوڑا کرکٹ معلوم نہین کب سے بھرا تھا جو علیحدہ رسالہ مین کھپ سکتا تھا لیکن انہون نے غریب خسرو کے سر لگایا، ستم ظریفی یہ ہے کہ علیگڈھ والے بزعم خود سمجھ رہے ہین کہ کلیات کی تصحیح و تہذیب یورپ کے پیمانہ پر ہو رہی ہے، یہ ہمارے سب سے بڑے "گہوارۂ ادب" کا علمی کارنامہ ہے

آپ اکبرپور اس لئے نہ آسکے کہ مسلمانون کو اونٹ کی سواری کی عادت نہین رہی، ورنہ چار میل پکی سڑک۔ کچھ بڑی بات نہین، آپ کی نقل و حرکت مشرق و ہمدم مین دیکھی تھی کہ "دو نو آپ پر مٹے ہوئے ہین" شملہ آپ کو پسند نہین آیا لیکن مجھے تو نام سے بھی دلچسپی ہے، دیکھئے پھولون کی سیج پر "جوانی کی ورزش" کی شائقہ اپنے چاہنے والے سے کیا کہتی ہے:۔

دوسرا تیسرا یہ حملہ ہے یہ بھی کیا کوئی شہر "شملہ" ہے

آپکو میرے مذہب[2] کی فکر ہے۔ حضرت شبلی کی طرح تمام دنیا سے الگ ہون محرم ہو یا ام لیلا۔ دونون غیر ضروری۔ اصل مرغ کی ایک ٹانگ، صرف بندۂ عشق ہون، زوائد سے غرض

---

[1] نواب اسحاق خان مرحوم ایجوکیشنل کانفرنس کی طرف سے خسرو کی تصنیفات چھپوا رہے تھے ہر تصنیف پر کسی نہ کسی جامع نے غریب خسرو پر طبعزاد تقریظ لکھی ہے، منجملہ اوس کے ایک کتاب پر چریاکوٹی صاحب نے تقریظ کا حق ادا کیا ہے اوسکی طرف اشارہ ہے۔

[2] حضرت مہدی مرحوم تحصیلدار تھے، اس زمانہ مین محرم اور لیلا ساتھ پڑے تھے، اور ہندوستان مین کہین کہین ہنگامہ تھے اس مناسبت سے مکتوب الیہ نے لکھا تھا کہ آپکی تحصیل مین کیا حال ہے اور اس باب مین کس مذہب کے پابند ہین

نہین رکھتا۔ اور ایک ضرورت سے زیادہ لایق دوست کی طرح "مسلم" ہونے سے شرماتا نہین ہون اب توآپ کی فہرست سے نام نہین کٹے گا

علامہ شبلیؒ کا جو مرقع[1] حیدرآباد بھیجا گیا۔ میرا خیال ہے یہی سب سے بہتر تھا لیکن لطف جب تھا کہ بڑے پیمانہ پر اس کی ایک نقل، شاہی، مصور کی طیار کردہ "دارالمصنفین" کے نذر کیجاتی

ماجد میان کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ معارف مین وہ رنگ پیدا کرنا چاہتے ہین جس کی طرف آپکو متوجہ کرچکا ہون

آج کل کچھ معلوم نہین ہوتا آپ کس دُھن مین ہین کیا کیا اسکیم ہے۔ کیا ہورہا ہے۔ کیا ہوچکا ہے، نری ضابطہ کی سطرون سے تسکین نہین ہوتی۔ خط کے دوچار کاغذ جو آپکی خدمت مین نمونۃً بھیجے گئے تھے اور جن کے ذکر سے مجھے شرم آتی ہے ان پر یہ ٹیکس منظور نہین تھا کہ مجھی کو لکھئے، آپ کے دفتر نے لفافہ کی "سمت صحیح" کو (جس طرف پتہ ہوتا ہے) چھوڑ کر دوسری طرف ٹکٹ لگایا جو آج کل کے "عوائد" (ایٹی کٹ) کی رو سے جائز نہین ستم پر ستم یہ ہوا کہ "شبلی سوسائٹی" کا نقش محفوظ نہ رہ سکا، اور اسے ڈاکخانہ کی مہر کا بار اٹھانا پڑا، بتلائے کس سے جواب طلب کرون؟ خدا کرے آپ معہ اسٹاف جنگی بخار سے محفوظ ہون۔ ہفتہ مین دو دو روز پانچ پانچ گرین کونین کی گولی کھائیے اور کچھ پیتے رہئے۔ شراب نہین، صرف چائے، نہایت گرم اور دو وقتہ، "صبح امید" کا پہلا نمبر دیکھا کچھ پسند نہین آیا

آپکا۔ مہدی

---

[1] حضور نظام میر عثمان علی خان کی فرمایش سے مولانا شبلی مرحوم کی ایک تصویر جو اون کے مکان مین آویزان تھی بھیجی گئی تھی

کیمپ ڈیرا پور کانپور - ۳۱ جنوری ۱۹۱۶ء

پیارے مولانا   عنایت نامہ ملا مجھکو آپکی بے اطمینانی کی اطلاع مل چکی تھی اور نہایت افسوس ہوا کہ یہ صورت پیش آئی زندگی کا یہی ایک صیغہ ہے جو کسی اصول مقررہ کا پابند نہین اور جس قدر زیادہ غور کیجئے الجھن بڑھتی جاتی ہے لیکن اتفاقی طور پر جن کو یہ حوادث پیش نہین آتے ان کی حالت نسبتاً لایق رشک ہے

مجھکو مرنے مین تامل نہین مگر بہتیرون کے بعد جانا چاہتا ہون لیکن کیا معلوم یہ روانگی کب ہوگی اپنا اپنا حصہ رسدی ہے - امید ہے آپ کی استقامت حسرت فزا واقعہ پر غالب آئیگی اس خیال سے دل کو چوٹ لگتی ہے کہ جہانتک آپکی نجی زندگی کا تعلق ہے دلچسپیون کے مظاہر کم ہوتے جاتے ہین

شعر العجم سے پہلے ارض القران کی رسید دینی ہے - پہلی ہی نشست مین معتدبہ حصہ دیکھ گیا لٹریچر مین سر سید کی سی سادگی اور روانی ہے - خیر سے منطق بڑھتی جاتی ہے اس لئے موزونیت کی کمی نہین جو تاریخ کے لئے اس قدر ضروری ہے آپنے دو سطرون مین بھی جلدی کی تقریب نہ کی یہ نہین معلوم ہوتا ابھی پیٹ مین کچھ اور رہا دبا یا ہے یا سب باہر نکال چکے

شعر العجم دیکھی نہین آنکھون سے لگائی اگلے پچھلے بہتیرے نکتے یاد آگئے اور صدمہ ہوا کہ یہ نعمت ہمیشہ کے لئے چھن گئی صوفیانہ شاعری کی نزاکتین جس نفاست سے دکھائی گئی ہین ان سے بہت متاثر ہوا مین تصوف متعارف سے ذرا گھبراتا ہون لیکن مولانا کے انتقادات پڑھنے کے بعد ایک درد دیدہ اور خاموش اثر دل مین پاتا ہون جس سے قوت انحراف قریب

قریب زیر ہو چکی ہے۔

اخلاقی شاعری مین زیادہ پھیل نہ سکے کہ مواد بہت کچھ تصوف کے نذر ہو چکا تھا عشقیہ شاعری مین تو دریا بہایا ہے۔ وہ بھی موتیون کا۔ بے اختیار جی چاہتا ہے کہ کچھ لکھ ڈالون لیکن وہی چبائے ہوئے نوالے ہون گے۔ کا قران ادب۔ ماجد دریابادی لکھتے تو مجھے بھی ذرا لطف آتا کہ یہ دونون ضرورت سے زیادہ لایق ہوتے جاتے ہین۔ مادیت پر باری کی مزید قلم آزمائی نے دل کا ارمان پورا کردیا لیکن ابھی گنجایش ہے۔

ہان مین معارف کی ارتقائی اسکیم سے واقف ہون جس کا خاکہ ماجد صاحب نے بھیجا تھا لیکن عمل کب سے ہوگا جنوری خالی نہ جاتا تو اچھا تھا۔

شعرالعجم اور براؤن کا سرقہ قیاس مع الفارق سے بھی گیا گذرا خیال ہے دونون کا موضوع بالکل جدا ہے کہین کہین ٹکر ہو گئی ہے لیکن نوعیت پھر بھی جدا گانہ ہے آپنے یہ بحث دیباچہ مین خوبصورتی سے طے کردی ہے ہمدم مین عبدالسلام صاحب کا پھیلاؤ اور ماجد کی ڈانٹ بھی دیکھی یہ تو تھا ہی ایک چڑیا کوٹی سیرت النبی کا دکھڑا لے بیٹھے دونون کی خبر لینی ہے مشرق مین چند سطرین دیکھیے گا۔ آپکا مہدی

تحصیل ڈیراپور۔ ۲۴ فروری ۱۹۱۹ء

پیارے مولانا عنایت نامہ ملا۔ دوسو[1] کے اضافے پر دلی مبارکباد خدا کرے

---

[1] حضور نظام نے سیرۃ کی مد مین دو سال کے لیے دو سو ماہوار کا اضافہ کیا تھا

ربڑ کی طرح یہ رقم بڑھ بڑھا کر اتنی ہو جاے کہ کافرانِ ادب (ماجد[۱] و باری) بھی آپ کی مولویت کے دایرہ مین آجائین

اب آپکی ذمہ داریان بڑہتی جاتی ہین جس سے باوصف آپ کی قابلیت اور اہلیت کے مجھے فی الجملہ خلش سی ہے،

میرا معارف اگر آپ نہین بدل سکتے[۲] تو واپس کیجیے کانپور کا کوئی نامی پریس میرے لئے صفحات خاصہ چھاپے گا آپ بھی کیا یاد کرین گے، لیکن تاوان کا بل منیجر صاحب کی جیب ٹٹولیگا اس وقت اس سے قطع نظر کئے لیتا ہون کہ مین خود انکا باقیدار ہون

معارف سے متعلق ماجد کی وسیع اسکیم کا خاکہ آچکا ہے، سردست اپنی طرف سے کچھ اضافہ کی گنجایش نہین معلوم ہوتی اگر انکے خیالات قوۃ سے فعل مین آسکے تو اس کے بعد تکمیل تصویر (Finishing touch) کی حیثیت سے کوئی بات سوجھی تو عرض کردن گا

حیدرآباد کی بزم ادب کے روح روان یعنی ماجد کی فرمایش سے مینے "معاصرانہ چشمک" کے عنوان سے چند صفحے لکھے تھے جنین بتخصیص حالی و شبلی پر نظر ڈالی گئی تھی آپ پر بھی ایک فقرہ ہو گیا تھا، خیال تھا "ذخیرہ[۳]" مین شایع ہو لیکن پروف پر آتے آتے دہ دفتر ہی گاؤخورد ہو گیا اب ماجد کا اصرار ہے کہ وہ معارف مین نکلے آپ کی طرف سے میرے فقرۂ معترضہ پر اگر کچھ نوک جھونک ہوئی تو یارانِ طریقت کو لطف آئے گا مسودہ نظر ثانی کے بعد صاف ہو رہا ہے مارچ

---

[۱] مولوی عبدالماجد صاحب بی اے دیرد فیسر عبدالباری ندوی [۲] مرحوم کو اسکا اہتمام تھا کہ معارف اور دار المصنفین کی ہر کتاب جو ادنکے پاس جائے وہ بے داغ ہو [۳] ذخیرہ حیدرآباد دکن جو جناب ہوش بلگرامی کی اڈیٹری مین نکلتا تھا

کے نمبر مین گنجایش رکھے گا

آپ نے کہکشاں ۱؎ کا نوٹس نہین لیا کیا " ڈپٹی بدتول " ابھی نہین ہوئی، مرحوم نقاد (جو پھر جاری ہو گیا) ارتقا ادبی سمجھئے

مدت سے وطن (گورکھپور) نہین گیا ایک چکر مین پڑ گیا تھا گورنمنٹ ۲؎ کی دل کی سیاہی جب قلم سے ٹپکتی ہے تو زیادہ پھیلتی ہے، لباس ہتمدنہ ۳؎ پر ایک کم بین کی نظر لگی لیکن اصیل مرغ کی ایک ٹانگ، حریف کو سپر ڈالنی پڑی اور مین خدا خدا کرکے ڈیڑھ سال کے بعد گھن سے چھوٹا اپنی تحصیلداری پر جس کا چندان شایق نہین منتقل ہو گیا یہ اضافی تصریح اس لئے ہے کہ وطن آیا تو دارالمصنفین میرے لئے گھر آنگن ہو گا اور آپ سے بوسہ بہ پیام کی جگہ۔ آپ عورت ہوتے تو کہتا لب بہ لب کی ٹھہرے گی، آخری فقرون سے آپ کے تقدس مین کچھ فرق تو نہین آیا؟

مہدی

تسلیم   یہ غلط ہے کہ " فلسفہ حسن " آرایش و زیبایش سے بے نیاز ہے عورت کتنی ہی حسین ہو لیکن بیوگی کے بعد وہ جوبن نہین رہتا۔ ہیر اتراش ۴؎ لونگ کے اترتے ہی اسکی سج دھج، تراش خراش، سب مین فرق آجاتا ہے مطبوعات دارالمصنفین کی لوح بالکل سادی اور رسالہ کی طرح کسی قسم کی بیل سے بھی معرا ہوتی ہے، اسپر ستم ظریفی یہ ہے کہ حاشئے غیر تراشیدہ!

البیرونی (انجمن اردو) اور مضامین عالمگیر (انتظامی پریس کانپور) کے سرورق دیکھئے۔

۱؎ لاہور کے ایک کم عمر ادبی رسالہ کا نام ۲؎ یعنی تبادلہ ۳؎ انگریز (افسر) ۴؎ مرحوم فیشن کے دلدادہ تھے

سفید کاغذ پر اودی بیل، اور حروف بانکپن سے خالی نہین آپ کی "رہبانیت" اس حیثیت سے لایق افسوس ہے، کتاب کی عظمت کے لئے یہ لازم نہین ہے کہ اسکی تقطیع بڑی ہو، تمدن عرب مین ضخامت نے تناسب پیدا کر دیا تھا، سیرت نبوی مین وہ بات نہو سکی، اگر معمولی کتابی تقطیع ہوتی تو پہلا حصہ کم وبیش ایک ہزار صفحون پر قابض ہوتا، اور حیات جاوید کی طرح ایک ٹھوس اور موزون جلد ہمارے ہاتھون مین ہوتی، موازنہ انیس و دبیر مین بھی یہی غلطی ہوئی،

کیا سیرۃ کی طبع ثانی مین اس کا کچھ لحاظ ہوگا؟ یا اصیل مرغ کی ایک ٹانگ! مولویت اپنے مرکز ثقل سے نہین ہٹے گی؟ خوب یاد رکھئے شایستہ طبقہ کی نگاہ مین (اگر کوئی ایسا طبقہ ہو) بوستان خیال اور فسانہ آزاد کا سائز کھٹکتا ہے

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

کیمپ ڈیرا پور۔ ۴ر مارچ ۱۹۱۹ء

تسلیم
شکر ہے آپ سفر سے مع الخیر واپس آئے میرا خیال اس درمیان مین جانے کہان کہان پہونچا

ابو الکلام کے ذکر کے ساتھ ان کے "تذکرے" سے متعلق ایک حرف نہین! ایک ادیب کی یہ بیگانہ وشی کہان تک لایق درگذر ہو سکتی ہے؟

مجھکو تمام عمر اگر کسی پر رشک آیا ہے تو رانچی والے پر شبلی کے دل مین اس کی بھی جگہ تھی "بزم شبلی" کے چند مرقعے دکھاؤن! لیکن دکن کی بجلی کا ذکر بھی آئیگا آپ کہین گے سنجیدگی چاہتی ہے شعرا کی طرح عورت کو مرد بنا کر پیش کر دیا

م۔ ڈیرا پور ۸۔ اپریل ۱۹۱۹ء

تحصیل ڈیرا پور ۱۴ر جولائی ۱۹۱۹ء

برادر محترم ۳۰ دن کے مسلسل فاقے کے بعد خدا کے نیک بندون کو دو وقت

کی روٹیان ملنے لگین آپکو مبارکباد دینے کو جی چاہتا ہے رمضان ہو، یا مئی، جون، شدائد کے

لحاظ سے دو تو متحد الاثر تھے، کسی نے "پیشگی" یعنی سحری کھائی کسی نے شام کو کسر نکالی، کچھ ایسے

بھی تھے جو "زیستن برای خوردن"، سے زیادہ لطف نہ اٹھا سکے اور اوقات مقررہ کے پابند

رہے، اسے مین آپ کے سلیقۂ احساس پر چھوڑتا ہون کہ قانونِ فطرت کی رعایت دراصل

کس طبقہ نے ملحوظ رکھی؟ یقینی ثانی الذکر نے، آپ ہی بتائیے اُتری ہوئی صورت کو شاداب

چہرے پر کیا حق ترجیح حاصل ہے؟

یہ تو آپ کے ایک فقرے کا ایک جواب تھا تفصیلی عنایت نامہ بیٹھے بار بار پڑھا جس کے

۴ صفحے آپ کے خلوص کا بہترین مظہر تھے، جی چاہتا ہے "وقایع سفر کی چند سطرون"، کے عنوان سے

کسی پرچہ کو بھیجدون آپ کے مشاہدات کے اس حصے سے بہت متاثر ہوا، جو گذشتہ اسلامی تمدن

کا ایک بگڑا ہوا خاکہ ہے جس قلم سے ارض القرآن سی سنگلاخ چیز نکلی ہو اس کے لئے ریشم پر موتی

بکھیرنا، چندان دشوار نہین، یہ کام استاد سے رہگیا مگر شاگرد رشید اس کی تلافی کر سکتا ہے،

وقت ہے کچھ کر کے دکھا دیجئے، دنیا کیا یاد کرے گی، زاویہ نشینون مین اس دل و دماغ کے

لوگ بھی موجود تھے؟

معارف کی نئی "منسٹری"[1]، کی بہت رہی۔ کارڈ دیکھکر ضبط نہو سکا اور فوراً آپ کو لکھنے

---

[1] معارف کے جدید انتظام کو مکتوب الیہ نے اس لفظ سے ادا کیا تھا،

بیٹھ گیا نئی وزارت مین انشاء اللہ میرا حصہ ہوگا لیکن مصیبت یہ ہے مین ہر کام کو عیش کی حیثیت سے کرنا چاہتا ہون "جدید عنوان" "بیسوین صدی کا مناظرۂ پیش نظر ہے اس کے ارکان یہ ہون گے مذہبی، اخلاقی، مادی فلسفی، تشکیکی، افادی، ضمیری وغیرہ، وغیرہ۔ ماجد۔ وبارّی نے فلسفہ کا بہت رنگ جما رکھا ہے، مین اس طرح عطر نکالنا چاہتا ہون کہ یہ دونو خالی ہاتھ رہجائین لیکن مشکل کام ہے، اور وقت چاہتا ہے، یہان کاغذات پٹواری سے فرصت نہین، بتایئے کیا کرون، ابھی آپ کی اس اطلاع سے دل بہلاؤنگا کہ "چشمک[۵۱]" خوب معتدل ہوئی اور لکھنے والے کو اچھی سوجھی،

مہدی

ڈیرا ۲۵ جولائی ۱۹۱۹ء

برادر محترم
عنایت نامہ ملا "کافر" اور "مہمانِ[۵۲] حرم" پر رشک آیا کہ مین اس موقع پر نہ ہوا۔ آپ لکھتے ہین کہ "اس ہفتہ مین بخدا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ آفتاب کب نکلا کب ڈوبا کے دن گذرے" آپ اس قدر معتبر راوی ہین کہ مین اس کے حرف حرف پر ایمان رکھتا ہون، لیکن کیا مین اس سے یہ قیاس نہین کرسکتا ہون کہ جس طرح روزے نئی مشین کی ترتیب و تکمیل کے نذر ہوے، یہ ہفتہ نمازون سے خالی گیا! اگر آپکا زہد اس "قیدِ سخت" کی زنجیر ڈھیلی کرسکا تو میری "رندِ مشرقی" اس سے زیادہ کچھ نہین چاہتی یعنی آپ کے ساتھ میرا پردہ بھی رہجائیگا، لیکن آپ اس

---

[۵۱] مرحوم کے مضمون "معاصرانہ چشمک" کی طرف اشارہ ہے، [۵۲] مولوی عبدالماجد صاحب بی اے، دارالمصنفین پہلی مرتبہ تشریف لائے تھے اوس کے متعلق مکتوب الیہ نے لکھا تھا

سمجھوتے پر راضی ہین؟ پروفیسر باری، ماجد سے جونیر ہین اس لئے مفت خوری یعنی گھر بیٹھے وظیفہ[51]
کے لئے کچھ دیر سی ہے، لیکن فلاک نما ان کے لئے طے شدہ تھا[52]، اس لئے روانہ کر دیجئے، رنگروٹونکی
بہتیری گنجایش ہے، لیکن افسوس یہ ہے آپکی اکیڈمی کے کل پرزے اپنی جگہ سے ہٹائے نہین
جاسکتے۔ دارالمصنفین کی رکنیت کے لئے آپکا شکریہ، مین اسے نہایت خوشدلی سے قبول ہی
نہین کرتا، بلکہ اس اعزاز کے لئے مجوزین کا ممنون بھی ہون

موسم نہایت توبہ شکن ہے اس لئے آپ سے رخصت ہوتا ہون لیکن آجکل کچھ حصہ مین نہین صرف عالم خیال
سے اٹکھیلیان کرتا رہتا ہون، جس نے اس زہر کو چکھا ہے وہی اندازہ کرسکتا ہے کہ شب امید،
عید سے زیادہ باکیف ہوتی ہے! افسوس آپکا ناقابل تلافی سانحہ[53] یاد آگیا

بدستور آپکا۔ مہدی

تحصیل ڈیرا پور ۱۴ر اکتوبر ۱۹۱۹ء

برادر محترم۔ ادھر آپ بالکل ہی خاموش رہے، اُدھر کی پر آپ کی فاتحہ خوانی نے
سنا بہتیرون کو رلایا[54]۔ صدیون کا بیمار جب دم توڑ رہا ہو تو حسرت و یاس کا کیا ٹھکانا ہے
مسلمانون کا پولیٹکل زوال تو فرمانروایانِ وقت کی مسلسل مطلق العنانیون اور بے اصولیون

---

[51] مولوی عبدالماجد کا وظیفہ نظام حیدرآباد نے مقرر کیا تھا [52] پروفیسر عبدالباری ندوی کا انتخاب عثمانیہ یونیورسٹی کے لئے ہوا تھا۔
[53] یعنی مکتوب الیہ کی عزیزہ بیوی کی وفات۔ [54] خلافت کانفرنس اول منعقدہ لکھنؤ مین مکتوب الیہ نے ایک مختصر لیکن نہایت موثر
تقریر کی تھی جسنے جلسہ کو بزم ماتم بنا دیا تھا اسی کی طرف اشارہ ہے۔

کا نتیجہ ہے، لیکن قوم جو بحیثیت مجموعی دورِ فنا سے گذر رہی ہے، یہ صرف اس کی پھٹکار ہے کہ ہم عقلی ترقیات کو پچھلی جکڑ بندیون سے آزاد نہ کر سکے، اور آج بھی ہمکو اصرار ہے کہ ہمارے مستقبل کی (اگر کوئی ہو) بنا اساسی ۱۳۰۰ سو برس کے فرسودہ نظاماتِ زندگی پر رکھی جائے، بیشک مذہب نے کسی زمانہ مین بڑے بڑے کام کئے ہین، لیکن اب وہ زیادہ سے زیادہ اخلاق کی رجسٹری یا ضمانت کر سکتا ہے، کسی قوم مین مزاجِ عقلی نہین پیدا کر سکتا، ہر زمانہ مین معیار قومیت بدلتے رہتے ہین، آج یہ طے شدہ مسئلہ ہے کہ مذہب کشاکشِ ماحول اور خارجی موثرات کے لحاظ سے کسی قوم کی ترقی کے لیئے اسباب ثانویہ کی حیثیت رکھتا ہے، علتِ اولی نہین ہو سکتا پاس کے پاس جاپان کو دیکھیے جس کے عقائد، مجموعۂ مزخرفات ہین، لیکن وہ ترقی کی دوڑ مین اقوام متمدنہ سے پیچھے نہین ہے، عقائد کی خوبی جو کچھ ہے ان کے مان لینے مین ہے، نوعیت چندان لائق لحاظ نہین ہوتی، بہر حال دماغی اور عقلی ترقی کے سوا کوئی ذریعۂ نجات نہین، اور یہ بے روک ٹوک ہونی چاہیئے، معارف کی عقلیت پر سنتا ہون بعض صاحبون کو اعتراض ہے حالانکہ موجودہ پیمانہ بھی میرے خیال مین غیر کافی ہے، اور آپ کی روشنخیالی امید دلاتی ہے کہ یہ پہلو دبتا ہوا نہین رہیگا، خریدارون کو پُرزور تحریک سے مجبور کیجئے کہ ہر شخص ایک خریدار نیا پیدا کر دے، اس سے زیادہ کی ضرورت نہین، گو کہ مین آپکو ہر سال دو کھرے نام بھیجتا رہتا ہون اور چاہتا ہون دوسرے بھی ایسا ہی کرین، تو تعداد موجودہ مضاعف ہوتی رہے گی مولوی مسعود علی[۱] نے لکھا تھا کہ ایک ہفتہ وی۔پی کی واپسی کا ہوتا ہے جو نہایت تکلیف دہ ہے

---

[۱] مولوی مسعود علی صاحب ندوہ منیجر دار المصنفین

"تذکرۂ" ابو الکلام کی ایک جلد ہدیتہً ملی ظاہری حیثیت سے لائق رشک ہے، اور کیون نہ ہو مسٹر احمد کی مشاطہ گری نے حسن کاغذی کو خوب نکھارا ہے لیکن سوال یہ ہے کتاب کہان تک اپنے موضوع کے حدود مین ہے اب تک جس قدر دیکھ سکا "اسماء الرجال" کا خاکہ ہے، خود رد ریمارکس ہین، بے ترتیب فصلون مین جمع کر دیئے گئے ہین، لیکن خاتمہ جان دیدینے کے لائق ہے ذرا اچھی طرح کھلے گا اظہار خیال محفوظ رہے گا۔ الہلالی تبلیغ کو مین پسند تو کرتا ہون لیکن افسوس ہے کہ مرض کا یہ اصلی علاج نہین

مہدی

"تنقید شعر العجم" تو خیر ایک صاحبزادے کے نیم فلسفیانہ دماغ کی گونج تھی، لیکن "تنقید الفاروق" کا لکھنے والا سال خوردہ، اور باران دیدہ معلوم ہوتا ہے، اسقدر سنہ پھٹ ہے کہ تکلیف ہوئی، سارا زور اسپر ہے کہ شبلی نے جو نکات، رخ روشن کی حیثیت سے دکھائے ہین، آپ اوس پر سیاہی پھیرنا چاہتے ہین، جس سے اسلام سے نفرت پیدا ہو، ایسون کا جواب دینا ضروری ہے لیکن حفظ مرتبت کے لحاظ سے "نام" نہو تو اچھا ہے۔ آپ کیا فرماتے ہین؟ مجھکو سخت ناگوار ہے

م۔ ڈیراپور ۷ اکتوبر ۱۹۱۹ء

تحصیل ڈیراپور ۳ نومبر ۱۹۱۹ء

محترمی۔ آپکی "نہین نہین" پر بھی دار المصنفین مین ملکہ سبا[1] کی "آمد متوقع" چاہتی ہے

---

[1] مکتوب الیہ (سلیمان) کی دوسری شادی کی طرف اشارہ ہے

کہ وہان سے جو آجکل نکلے ان سُرون مین ہو

نیند اُسکی ہے دماغ اُسکا ہے راتین اسکی ہین
جس کے بازو پر تری زُلفین پریشان ہوگئین

خلوت مین یہ نقشہ ہو۔ جلوت مین آپ ہون اور معارف تصویر[1] اور مجسمہ کی ناجوازی پر آپ نے جس قدر شواہد ہم پہونچائے ہین "فنون لطیفہ" کی طرف سے اس قدامت طرازی کا شکریہ لیکن عکسی تصویر کے لئے آپکو تاویل کرنی ہی پڑی! تصویر کے لئے آپکا نصاب شرعی (یعنی آدھے دھڑ کی) جدّت سے خالی نہین تھا۔ جدّت پر جدّت یہ تھی کہ آپ نے "ہاف ٹون" کا ترجمہ خوب کیا

بہرحال بیسوین صدی مین، آپ کے افکار عالیہ دنیا کے لئے دلچسپی سے خالی نہین ہین مسلمانون پر یہ الزام تھا کہ ایک بے ضرر فن کی نہایت ضروری شاخ کو (آپ معاف فرمائین گے) مذہبی کمزوری سے ترقی نہ دے سکے یہ ایک بدنما داغ تھا جسے آپ نے مٹایا نہین بلکہ اور پھیلایا ہے

ہم دارستگان فن شریفہ تو سیدھی بات یہ جانتے ہین کہ سرے سے بڑے میان یعنی مذہب کو تکلیف دینے کی ضرورت ہی نہین یہ ایک خالص صنعتی مسئلہ تھا جس پر ناک بھون چڑھانا یعنی مذہبی شکنجے مین کسنا کسانا ایک بیکار سی بات تھی، آپ جس نتیجہ تک سینکڑون پلٹے کھانے کے بعد بھی نہ پہونچ سکے، منزل آسان درصل اتنی سنگلاخ نہ تھی صرف نقطۂ نظر کا پھیر ہے

"نقش وفا" کا خوبصورت مصنّف "عالم تصویر" کے پیش نظر ہونے کے بعد بھی جس مرقع کشی کے جواز کا فتویٰ دیتا ہے اس مین "غیر ذی رُوح" کی شرط ہے لیکن شایق فن کو معلوم نہین

---

[1] مکتوب الیہ نے اسلام اور تصویر پر ایک مذہبی سلسلۂ مضمون لکھا تھا۔

کہ تصویر تو جانِ تصویر" ہی کو تو کہیں گے

کھنچے گی تیری تصویرِ شباب آہستہ آہستہ

بھری جائے گی شیشے میں شراب آہستہ آہستہ

اور دی اور دی رگوں میں دوڑتا ہوا خون جب تک سطح کاغذ پر ابھر نہ آئے وہ تصویر نہیں خامہ

بے حس کی لکیریں ہیں جن کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہے میرا فلسفہ زندگی تو یہ ہے:-

سینے سے لگائے تری تصویر ہمیشہ

مہدی

کیمپ ڈیرا پنڈ - ۱۵ر جنوری ۱۹۲۰ء

مکرمی آپ کے ڈیڑھ خط زیر جواب ہیں ادھر لکھنے کا اتفاق نہیں ہوا میں سنتا تھا "مولوی" خلوت کے رنگیلے ہوتے ہیں لیکن آپ کی روداد "عروسی" جہاں تک معلوم ہوئی غیر حوصلہ افزا ہے۔ یہ کیا کہ مرعوب ہو کر "صنفِ قوی" کی آبرو کھوئی خیر گذری کہ علالت نے پردہ رکھ لیا لیکن دوستوں کو قلق رہے گا کہ جسے "دست شکن" ہونا تھا وہ شاعری کی اصطلاح میں "شکنِ بستر" نکلا عورت کتنی ہی نازک اور لچکدار ہو، لیکن یہ اس کی فطرت کا راز ہے کہ حریف مقابل کے ثقل پر غالب رہتی ہے یعنی ہارنے والی نہیں۔ یہ دلچسپ شکست خدا کے صرف مقبول بندوں کے حصہ میں آتی ہے، یہ تصریحات آپ کے مذاق سے کتنی ہی بیگانہ ہوں غیر سنجیدہ نہیں ہیں، اور گو آپ کا "عہد زفاف" "رہنی ہوں"، "بستر علالت پر

گذرا تاہم مین سننا چاہتا ہون آپ کہان تک اپنے قصر کی تلافی کرسکے۔ اور آیا آپ خوش ہین؟

"دو آتشہ" ابھی کھنچی ہوئی ہو تو نشاط مستی کچھ اور بڑھ جاتا ہے، مین اس نشہ کا اثر آپ کے لٹریچر پر دیکھنا چاہتا ہون

تنقید شعر العجم پر آپ نے جل کر نقاد[1] کو "نسوانی الخواص" خوب لکھا پہلے ایک خانگی بیٹھک کی گئی تھی (قمر زمانی) اب ایک بازاری (رام کلی[2]) بزم ادب کی رونق بڑھا رہی ہے، لیکن مین مضمون کے زہر کا تریاق چاہتا تھا جس کی آخری قسط اب شائع ہوئی ہے؟

دنیا گھڑی گھڑی رنگ بدل رہی ہے محمد علی چھوٹے۔ ایک لاکھ کی تھیلی کامریڈ اور ہمدرد کی دوبارہ زندگی کے لئے کافی تھی، لیکن وہان دس لاکھ کا مطالبہ ہے، اور سفر یورپ جو "مشتے کہ بعد از جنگ" کی طرح سر پر سوار ہے "دہ جبین رانچی" ابھی گہن سے چھوٹا، دیکھنا ہے یہ "دوا امالی تبلیغ" پھر شروع کرتے ہین یا اب دنیا مین نہین سماتے،

"سیرت عمر بن عبد العزیز" [3] پڑھ ڈالی لیکن دل پر افسردگی طاری ہوئی ساری زندگی زہد و تقوی کی آہنی زنجیر مین جکڑی ہوئی ہے، کہین سے زندہ دلی یا گرمی ہوئی طبیعت کے اکسانے کا سامان نہین، اخلاق و عادات کے سوا اصلاح کار اور پبلک لائف کے جسقدر ابواب مین اسلامی خصوصیت کے لحاظ سے الفاروق مین بہت زیادہ مواد موجود ہے، تاہم یہ تالیف

---

[1] رسالہ نقاد آگرہ [2] نقاد کی بزم ادب کے اراکین کے یہ نام ہین۔ [3] مصنفہ مولانا عبد السلام ندوی شائع کردہ دار المصنفین

ایک پاکیزہ زندگی کا بہترین منظر ہے جو خیال مین آسکتی ہے، زوالِ دولت بنی امیہ اور عہدِ عباسی سے اس دور کا موازنہ ایک وسیع میدان تھا جس سے کتاب مین فلسفیانہ شان پیدا ہو جاتی اور دلچسپی کے لیے کچھ سامان ہاتھ آجاتا لیکن مؤلف کا قلم ایک تنگ دائرہ سے آگے نہ بڑھ سکا اور تشنگی باقی رہی یہ سرسری اظہار خیال ہے تنقید نہین،

مہدی

تحصیل ڈیرا پور - ۱۳ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء

برادر محترم آپ کے سفرِ یورپ[1] سے خاص کر مجھے اس حیثیت سے دلچسپی تھی کہ وہان کی تعلیمی تصنیفین اور معاشری زندہ دلی آپ کی آنکھون کے سامنے آجائیگی، اور مین خوش تھا کہ آپکو اتفاقیہ ایسا موقع مل گیا ہے، جو میرے زاویۂ نظر سے ماحصل زندگی ہے، سچ کہئے گا کیا حج سے کم یہ ضروری تھا! کس قدر یہ لائق رشک ہے۔ کہ آپ نے ایک ششماہی وہان بسر کی جو "رقاصۂ فلک" نہین بلکہ جیتی جاگتی "زہرہ ہائے شب" اور "لذتِ بےضرر" کے لحاظ سے دنیا کا پرستان ہے

لیکن سوال یہ ہے آپ میرے لئے کیا لائے؟ یعنی مولویت کے ساتھ بھی جو ایک ٹھوس اور غیر متحرک چیز ہے، ارضِ مغرب کے اثرات سے جس حد تک متاثر ہونے کا موقع ملا۔ اس کا مرقع کاغذی کب تک طیار کیجئے گا، کثرتِ مشاغل مین بہتر اور آسان تر صورت تو یہی تھی

---

[1] مکتوب الیہ کا وفد خلافت کے رکن کی حیثیت سے ممالک یورپ کا سفر [2] یعنی سفرنامہ

یعنی آپ کے "روزنامچہ یورپ کے چند صفحے" جس کی طرف مین نے ابتدا آپکو توجہ دلائی تھی لیکن افسوس ہے سخت گیری احتساب، نزاکت تحریر کے لیئے ناقابل برداشت تھی یعنی مین اسے پسند نہ کرسکا کہ میری تحریرین آپ کے ہاتھون مین "دست غیر" کی مس کردہ ہون اس لئے یاددہانی نہ کرسکا۔ تاہم یقین کیجیے میری آنکھین کالے کوسون جہان تک آپ کی نقل وحرکت کا تعلق ہے، ہمیشہ فرش راہ رہین اور آپکی مع الخیر واپسی میری زندہ دلی کے ایسے سامانون مین ہے جن سے مین اپنی رفتہ زندگی کے بڑہانے کا کام لیتا ہون

میری ذاتی رائے یہ ہے کہ آج کل سیاسیات کی جو حالت ہو رہی ہے اسمین سے اس لائق نہین کہ شریفانہ سنجیدگی اس مین کوئی حصہ نے سکے اس لئے مین آپکو اس طوفان خوش تمیزی سے الگ تھلگ دیکھنا چاہتا ہون۔ کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ سیاسی پیشہ قدسیان دبیات کا خون کرکے رہین، قوم آج کل قوام اس قدر بگڑی ہوئی ہے کہ سرے سے کوئی مذاق ہی باقی نہین رہا، لیکن جن کے نام کو آپ زندہ کررہے ہین یعنی شبلی کے، وہ کیا چاہتے ہین ؟ گوشہ عافیت مین کسی ایک خیال کا ہو رہنا میری غرض معشوقۂ ادب کی غیر مشترکانہ پرستش سے ہے فضائے سیاسی مین آگ لگانے والے یعنی بھڑکتے انگارے تو بہتیرے ہین، لیکن دبی چنگاریان جس قدر باکیفت ہوتی ہین ان کی لذت اپنے دل سے پوچھئے، اور صرف ایک کے ہوتے ہوئے اس پر بھی کسی قدر دانی کی امید نہین خود ہی لکھئے خود ہی داد دیدیجئے، دوسرے ہان مین ن

لے مرحوم سرکاری عہدہ دار تھے، اور میری ڈاک خفیہ محکمون کی مہر لگ کر مجھ تک پہنچتی تھی، اس لئے اونہون نے احتیاط کی اور اس سفر مین مجھے کوئی خط نہین لکھا (سلیمان)

ملانے والا ایک شخص اور ہے، اسے نہ بھولئے، ایک نئے کلنڈر میں آپ کا ایک ولایتی گروپ نظر پڑا اس قسم کا کوئی مرقع یا آپ کی تصویر ہو تو دارالمصنفین کو ہدایت کیجئے، وی پی مجھے بھیجی جائے

آپ کا فدائی

مہدی

عبدالماجد صاحب بی اے (دریابادی) کے نام

تسلیم "بین بین"[۱] "بعض موقعوں کے لئے خوب رہا "متماثل" لغوًا بالکل ٹھیک ہے لیکن ذرا مولوی کرامت حسین[۲] کا ٹائپ ہے یعنی روزمرّہ پر بار ہوگا۔ مگر میں لکھ ڈالونگا

اچھا اور ترجمہ کیجئے

(۱) Diametrically opposite

(۲) Translation is wrong side of the Embroidery

الفاظ زیرِ خط کی رعایت رکھئے گا

مہدی۔ بارہ (الہ آباد) ۲۴۔ نومبر ۱۹۱۷ء

---

(۱) کتب درسی یا نصابی[۳]

۱؎ کسی سابق خط میں مہدی مرحوم نے Indifferent کے لئے اردو لفظ دریافت فرمایا تھا۔ مکتوب الیہ نے لکھ بھیجا تھا کہ "بین بین" سے اکثر مواقع پر مفہوم ادا ہو جائیگا اور لغت میں ایک لفظ "متماثل" بھی اسکے لئے ملتا ہے۔ ۲؎ مولانا کرامت حسین مرحوم مؤلف، افرادِ کاسبہ۔ فقہ اللسان وغیرہ جو ثقیل و مغلق الفاظ کے استعمال میں مشہور تھے۔ ۳؎ مکتوب الیہ نے ان الفاظ کے مترادفات دریافت کئے تھے:- Policy . Discipline. Text books

(۲) ضبط عمل یا انضباط عمل

(۳) فردِ عمل

نمبر ۲-۳- مصری لٹریچر کے اجتہاد کے لحاظ سے طے شدہ ہین

م

بارہ - ۱۰- اپریل ۱۹۱۶ء

پیارے دوسطری کارڈ - کیا واقعی آپ کے قلم کے سایہ مین ہے آپنے پہل کی لیکن سمجھ مین نہین آتا - یہ کُفر کس طرح ٹوٹا

لیجئے نیا پتہ بھیجتا ہون - لکھیئے اور مفصّل لکھیئے - پھر اچھی طرح کُھلونگا - پچھلے معارف مین کسقدر پیارا مضمون[1] تھا - سچ یہ ہے آپ میرے دِل کا ارمان پورا کر دیتے ہین

مہدی - تحصیل بلہور - کانپور - ۲۰ - مئی ۱۹۱۷ء

تحصیل اکبر پور - کانپور - ۲۴ مارچ ۱۹۱۸ء

پیارے ماجد . آپ کے عنایت[2] نامہ کے جواب مین مینے قصدًا دیر کی کہ اس سلسلہ کو قائم رکھ سکون اور آپ کے قیمتی اوقات پر زیادہ بار نہ پڑے

"سُرخ فیتون" کی خوش سلیقگی کا افسوس ہوا - شکایت شبلی اور سید[3] علی کو بھی ہمیشہ

---

[1] فلسفۂ مذہب پر [2] مکتوب الیہ اسوقت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے سررشتہ تالیف و ترجمہ مین تھے، اور وہان کے حالات مہدی مرحوم کو لکھے تھے، [3] شمس العلماء ڈاکٹر سید علی بلگرامی مرحوم مترجم تمدن عرب و تمدن ہند

رہی۔ آئے دن کے جوڑ توڑ کے ساتھ کہ صبح ہے تو شام نہین اور شام ہوئی تو صبح نہین۔ اچھی سے اچھی تجویز گویا الفاظ کی "پوری وردی" مین صف آرائی ہوتی ہے۔ اسکے آگے کچھ نہین۔ لیکن موجودہ اسکیم گو ناقص ہاتھون مین نہین ہے۔ تاہم پیمانہ اتنا بڑا ہے کہ کچھ نہ کچھ ہو رہے گا۔

اس سے بیدل نہو جئے کہ ایک لاٹھی سے سب ہانکے جاتے ہین۔ آپکا امتیاز آپکا کمالِ اجتہاد قائم رکھے گا جس کی جھلک آپ کی ہر تصنیف مین پائی جاتی ہے اتنا کیجئے کہ ضابطہ سے علیحدہ بھی کرتے جائیے۔ شبلی کی طرح کہ "ایک گود مین ایک پیٹ مین"، کسی وقت فرزندانِ حرفی کی تخلیق سے خالی نہین! یہ ترکیب بیکار نہین جاتی کم فرصتی کے ساتھ بھی ذخیرۂ پیدا وار بڑھتا جاتا ہے

نہایت خوش ہوا۔ وہ حوصلہ افزا صورت پیش ہے۔ جو آپ کے لئے میرا ایک خوشگوار خواب تھا۔ وقت سے فائدہ اوٹھانے کی یہ بہترین صورت ہے جو خیال مین آسکتی ہے۔ خدا کرے آپ جلد مجھے اِس طرف سے مطمئن کرسکین یہ آپ کے آزادانہ دماغی مشاغل کی کفالت ہوگی جس کی مصنف کے لئے نہایت سخت ضرورت ہے۔

جس جلیل القدر شخصیت کا آپنے ذکر کیا ہے[1] اپنے روابط اون سے قائم رکھئے اور ہم چشمون مین بھی جس دائرہ مین آپ "ضابطہ" سے رکھے گئے ہین۔ اُن مین کسی سے کامیابی تو خیر۔ کسی بعید سے بعید توقع کا ذکر بھی نہ آئے۔ اسی طرح شب کے کھانے کی میز کا راز خمارِ صبح بھی افشا نکرنے پائے۔ آپ خود نفسیات کے عالم ہین لیکن جی نہین

[1] نواب امین جنگ بہادر، ایم، اے، کے سی، آئی، ای، سی، اس، آئی، صدر المہام پیشگاہ خسروی، جو مکتوب الیہ پر خاص طور سے مہربان تھے

ماننا۔ چھوٹا بھائی سمجھ کر حدود سے نکلا جاتا ہون۔

مین نے بہتر سے بہتر اشخاص کو بھی دنیا مین "کم بین" پایا۔ دوسرون کے لطف قائم رکھنے کی صورت صرف یہ ہے۔ کہ ہم نسبتاً اون سے بہتر حالت مین نہون۔ اس خاصۂ طبیعت کو نفسیات کی کس شاخ کی تحت مین رکھئے گا

"شبلی سوسائٹی"[1] پر معارف مین کچھ لکھ کر بھیجون گا۔ کہ یہ ذرا میرے ڈھب کی چیز ہوگی "نقاد"[2] کو بہت آدمی بنانے کی کوشش کی لیکن اونٹ کی کوئی کل سیدھی نہین مجبوراً چھوڑنا پڑا۔ میری یکسوئی کی طرف سے اطمینان رکھئے۔

"مین ادیبانہ یا معاصرانہ چشمک" کے عنوان سے کچھ زہر اگلنا چاہتا ہون دکھانا یہ ہے۔ کہ شبلی نے "بہتر سے بہتر سوانح عمری" کے مولف پر ہمیشہ چوٹ کی۔ چند موقعون کے اقتباسات میرے پیش نظر ہین۔ حالی نے ہمیشہ شبلی کو فیاضانہ یاد کیا۔ لیکن ایک موقع پر جھلا کر کچھ اختلاف کیا ہے اسکا پتہ نہین چلتا۔

اسی طرح مولوی عبدالحق نے متعدد موقعون پر خبر لی ہے یہ بھی نہین ملتا۔ متاخرین مین صرف شبلی اور ون کے غیر معترف تھے۔ یہانتک کہ سلسلۂ تصنیف مین دوسرون کا ذکر بھی نہین آنے پاتا تھا۔

"وراثت طبعی" کی حیثیت سے "دارالمصنفین" سے بھی ایک آدھ آواز مولوی

---

[1] مکتوب الیہ نے تجویز کیا تھا کہ شبلی سوسائٹی کے نام سے ایک انجمن قائم ہو جو شبلی اکاڈمی (دارالمصنفین) کی ایک ہلکی شکل ہو۔ [2] نقاد آگرہ کا ماہوار ادبی رسالہ۔

نذیر احمد اور "حیات جاوید" کے خلاف نکلی ہے۔

لکھون تو بھیجون کہان؟ "الناظر" ہی موزون ہوگا۔ لیکن وہ کٹر کافر ہے مکاتیب شبلی پر بیدردانہ اظہار خیال سے تکلیف ہوئی۔

ہم لوگ شبلی کو غزالی و رازی جہانتک سمجھتے ہین معلوم ہے لیکن خطون مین انشا پردازی کا رنگ نہین ہوتا۔ یہ ایسی رائے ہے۔ جو الناظر کے مبلغ ادب کا بھانڈا پھوڑتی ہے۔

"سلیم"[۵۱] کام کے آدمی ہین لیکن "انانیت" بڑھی ہوئی ہے۔ اس جذبہ پر نگاہ رکھےگا اور رون کے ساتھ تحلیل ہو کر کچھ کرنا نہین چاہتے۔ آپ کی فضائے دماغی کو قطعاً غیر مشترک ہونا چاہیئے

میرا جی چاہتا ہے آپ ایک لٹریری ڈائری کھول دیتے کم سے کم میرے معروضات کے جواب کا تو یہ رنگ ضرور ہونا چاہیئے۔ اب آپکی کوئی نئی کتاب مجھے پڑھنے کے لیئے کب تک مل سکے گی۔ ناداری مین فلسفۂ جذبات اور تاریخ الاخلاق کو دوہراتا رہتا ہون یا مکالمات برکلے کو اُٹھا کر ایک نظر دیکھ لیتا ہون۔

میرے ہموطن قاضی تلمذ حسین[۵۲] کیا کرتے ہین؟ آپ سے مراسم ہین؟

بدستور آپکا۔ مہدی

---

[۵۱] مولوی وحید الدین سلیم جو اسوقت جامعہ عثمانیہ کے سلسلہ مین حیدر آباد آگئے تھے۔ [۵۲] قاضی تلمذ حسین ایم۔اے یہ بھی اس وقت سلسلہ جامعہ عثمانیہ مین منسلک تھے۔

تحصیل اکبر پور۔ کانپور۔ ۲۴ راپریل ۱۹۱۶ء

پیارے ماجد   عنایت نامہ ملا

مین آپکی پاکیزہ تحریرون کو جس قدر دلچسپی سے دیکھتا ہون آپ باوصف خلوص مشکل سے اندازہ کر سکین گے۔

"شبلی سوسائٹی"

پر پڑھتے پڑھتے کئی صفحے ہو گئے۔ اور گو یہ خبر نہین کہانتک موضوع سے ہٹ گیا ہون تاہم اردو لٹریچر سے متعلق جو کچھ کہنا سننا تھا پتے کی باتون مین کچھ چھوٹنے نہین پایا۔ الناظر پر کچھ نوک جھونک ہے جیسے راہ چلتے کی ایک اُچٹتی ہوئی ٹھوکر سمجھئے۔ کھُلی ہوئی چوٹین کسی اور پرچے مین فرضی نام سے دیکھیئے گا

انجمن اردو کا ذکر اس طرح آگیا ہے کہ پچھلے گناہ کا کفارہ ہو جائے غالبًا یہ آپ کی تاریخ الاخلاق کا تصرف ہے

معارف مین آپ نے "فرنگی محل" کا مقدمہ "روح الاجتماع" دیکھا ہوگا آپ کے رنگ کا تتبّع ہے۔ لیکن معلوم نہین کہانتک نبھہ سکا۔ عبدالسلام مین ایک بات ہے۔ لیکن وہ بعض دفعہ بہک جاتے ہین۔ لیبان کی نسبت لکھتے لکھتے ایک موقع پر فرماتے ہین کہ "اُس کے دلائل نقش بر آب و باد رہوا ہین" وہی مولویت کا اثر اسی پر تو کہنا پڑا کہ اظہار رائے سے تشکیل رائے زیادہ وقت چاہتی ہے۔

لہ مولوی محمد یونس فرنگی محلی۔

آپ نے فلسفۂ جذبات مین نظام عصبی اور اُس کے مرکز دماغی اور نخاعی کی تصریحات کے سلسلہ مین ”نفسیت پر“ جسقدر روشنی ڈالی ہے۔ آپ کا حصہ ہے۔ لیکن ایک دوست مجھسے نہین آپ سے پوچھتے ہین ”جدید تحقیقات حواس خمسہ باطنی اور اُس کی ترتیب کو جو غالبًا یونانیون سے ماخوذ ہے۔ کہانتک جائز رکھتی ہے، اِسی طرح دل اگر محل ادراک نہین تو اس قسم کے محاورات کا کیا مطلب ہے:۔

”میرا دل یہ چاہتا ہے“ ”وجدان قلب یہ کہتا ہے“ ”دلی جذبات یہ ہین“ بہرحال دل کے خواص وافعال کیا ہین؟ دماغی محرکات اور موثرات سے دل کو کیا تعلق ہے“؟ ذرا تفصیل سے لکھئے گا۔

خوش ہوا۔ آپ نے ”بکل“ کی تاریخ تمدن کی تکمیل کی۔ مین نے لکھا ہے اطلاعی تحریر تو اورنگ آباد سے ایک ہفتہ ہوا آئی۔ لیکن کتاب کا ابھی پتہ نہین۔

مین ممنون ہون کہ آپ نے حضرت ہوش بلگرامی[۱] کی مجھسے تقریب کی جو نہایت شائستہ اور زندہ دل معلوم ہوتے ہین۔ آپ کی تعمیل ارشاد کی پہلی قسط یعنی ”معاصرانہ چشمک“ جلد بھیجون گا۔

آپ حیدرآباد کا ذکر کچھ اس طرح کرتے ہین۔ کہ بیساختہ رسیان توڑانے کو جی چاہتا ہے۔ مگر خدا ہی ہے۔ جو ”دکا غذات پٹواری“ سے نجات مل سکے۔ کیا دنیا مین کسی کو ایسے شخص کی ضرورت نہین جو اپنے اونچے معیار لطافت سے دوسرون کی رونق زندگی بڑھا سکے

---

[۱] سید ناظر الحسن ہوش بلگرامی، جامع مکاتیب۔ جو اسوقت حیدرآباد سے ماہوار رسالہ ذخیرہ نکال رہے تھے۔

اس پر ذرا غور کیجئے گا۔

سید امین الحسن صاحب بسمل کی افراطِ حسنِ ظن کا شکریہ[1]۔ ان کی ضیافت طبع کا سامان ماحضر کی حیثیت سے ہو گیا ہے۔

آپکا۔ مہدی

۱۔ دل کے خواص وانفعال اور متاثرات کے سلسلہ مین صوفیون پر بھی ایک نظر رکھئے گا جن کے ہان دماغ نہین، دل رئیس الاعضا ہے۔

۲۔ میڈم ڈی اسٹیل کے دو ایک ناول کا ترجمہ مینے شاید پڑھا ہے لیکن شبلی کے ساتھ ان کے خصائل کا قدر مشترک جس پر "الناظر" کے خوان ادب مین نیک نیتی سے اشارہ کیا گیا ہے میرے دائرہ نظر مین نہین ہے۔ کچھ آپ بتائینگے؟

اکبر پور۔ ۲۵ر اپریل۔ م

معارف۔ مارچ ۱۸ء

"مقدمہ روح الاجتماع" اور "مکالمہ برکلے" سے پہلو بہ پہلو۔ اخبار وسیر کے تحت مین یہ تصریحات ملتی ہین۔

"آنحضرتؐ نے اپنے سامنے چار سو آدمی قتل کرائے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ

---

[1] سید امین الحسن بسمل موہانی، مکتوب الیہ کے عزیز دوست، جو مکاتیب مہدی کو خاص ذوق سے پڑھتے تھے۔

کے جنازہ مین ستر ہزار (تعداد شرعی!) فرشتے شریک ہین - ایک حریر کے جُبّہ کو دیکھکر آنحضرت نے فرمایا جنت مین سعد کے رومال اس سے زیادہ نرم ہین"

مین آپ کی اس رائے سے اتفاق ہی نہین کرتا - بلکہ قدر کرتا ہون کہ معارف کا اور پرچون کے ساتھ نام لینا اُس کی توہین کرنا ہے - لیکن کیا ان اکتشافات کو آپ جائز رکھین گے -؟

م - اکبرپور - ۴ر مئی ۱۹۱۶ء

تحصیل اکبرپور - کانپور - ۵ر مئی ۱۹۱۶ء

پیارے ماجد عنایت نامہ ملا

گرمی نہایت ناقابل برداشت ہے - تاہم یہ کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا کہ آپکو جواب لکھنے مین دیر کرون

خوش ہوا آپکی روشنئ طبع آپ کے لئے بلائے جان نکلی "رسائل عماد الملک" پر آپ کے قلم کی سرسری جنبش بھی لٹریچر کا حق ادا کرے گی "طبا طبائی" کے ثقیل الفاظ کی ٹھوکرون سے مین اس قدر گھبراتا ہون کہ ان سے قطع نظر ہی بہتر تھی - آپ اُن نزاکتون کو سنبھال لین گے "جو صاحب الرسائل" کے پیش نظر ہین - یہ مطلب دقتاً فوقتاً ساد لوح خیالات سے نکل آئے گا -

آپ لکھتے ہین - دل کے افعال وخواص صرف طبّی ہین یعنی نفسیت سے کچھ تعلق نہین

اس چھوٹے سے فقرے نے شاعرون اور صوفیون کی ساری کائنات پر پانی پھیر دیا یعنی "دل" صرف مضغۂ گوشت رہ جاتا ہے۔ میری خاطر سے "تصوف اور علم النفس" پر ذرا کھلکر اظہار خیال کر ڈالیے جس مین جدید تحقیقات کا پہلو نمایان ہو پھر مین "شراب معرفت" کے عنوان سے زہر اُگلون گا۔ اسی سلسلہ مین یہ طے ہو جائے گا کہ "کہین شراب معرفت شراب انگوری تو نہین" لیکن میری انشا پردازی آپ کے اکتشافات عالیہ کے بل بوتے پر ہاتھ پاؤن نکالے گی؛ ورنہ نری باتین کتنی ہی دلچسپ ہون مزے دار نہین ہوتین۔

"معارف" مین "تصورات کلیہ" کے چند نمبر دیکھکر خیال ہوا۔ بھائی ماجد کا ایک رقیب نکلا۔ پچھلے الناظر مین "مادیت" نے اس خیال کو اور تقویت دی[51]۔ کیا اچھا ہوتا اگر آپ ان مسائل کو جو یونانیون سے ماخوذ ہین اور اسلامی لٹریچر کا ایک جزو ہو گئے ہین۔ تحقیقات جدید سے ٹکراتے۔ مثلاً حواس باطنی کو لیجئے۔ اِن کی تجدید کسقدر "نفسیات" حال کے خلاف ہے اسی طرح منطق کے بہتیرے دور از کار مسائل ہین جنکی دھجیان اُڑانے کی ضرورت ہے۔ شبلی نے "فلسفۂ یونان و اسلام" کے سلسلہ مین کچھ اظہار خیال کیا تھا لیکن اِس کی تکمیل نہ ہو سکی آپ یہ کمی پوری کر سکتے ہین۔ ہوش تو بڑی رقم نکلے۔ خدا نظر بد سے بچائے۔ لیکن پرچہ ابھی اس ٹھاٹھ کا نہین ہے۔

حالی کی "غزلیت" پر مینے آپ کی تنقید بہت دلچسپی سے پڑھی لیکن تسکین نہین ہوئی صفحے محدود[52] تھے۔

---

[51] یہ مضامین مولانا عبدالباری ندوی کے تھے۔ [52] مکتوب الیہ کا یہ مضمون رسالۂ نگار وغیرہ مین شائع ہوا تھا۔

"معاصرانہ چشمک" ذخیرہ کو بھیجدی گئی۔ دیکھئے آپ کہانتک پسند کرتے ہین۔ پلیٹ مین عناصر خمسہ کا پورا دائرہ ہے۔ لیکن اصلی زد شبلی پر ہے

ناظم دار المصنفین ہفتون سے مفقود الخبر ہین "شبلی سوسائٹی" کا پتہ نہ چلا کیا حشر ہوا۔

آپ جانتے ہین۔ مین آپکو برابر کیون لکھتا رہتا ہون صرف اس لئے کہ آپ کی جوابی تحریرون سے لطف اٹھا سکون

مہدی

تحصیل ڈیراپور۔ کانپور۔ ۲۰ جون ۱۹۱۹ء

پیارے ماجد آپ کے عنایت نامہ کو پڑھکر مجھے تشویش سی ہوئی لیکن اتنی خیریت ہے کہ حمام مین سب ننگے۔ بے دست تنہا آپ پر نہین ہے۔ تاہم احتیاط رکھیے گا۔[۱]

مین نے آپ سے لکھنؤ مین ذکر کیا تھا کہ آپ نے گو آنحضرت کی تنقیص نہین کی تاہم اظہار خیال کی باریک تہ مین ایک طرح کی تضحیک پائی جاتی ہے۔ اور یہ متعلمانہ رنگ ہے مستشرقانہ سنجیدگی نہین۔ ایک آدہ لفظ کے ہیر پھیر سے یہ شکایت دور ہو سکتی ہے۔ اور مقصود پھر بھی ہاتھ سے نہین جائے گا۔ یہ مین آپ کے لئے کر سکتا ہون۔ آپ اجازت دیتے ہین؟

پروفیسر عباس[۲] کی کیا رائے ہے؟ مین نے ان کو آپ کا "رقیب" لکھا لیکن عربونکی

---

[۱] حیدرآباد مین بڑی زبردست شورش مکتوب الیہ، مولوی عبدالحق ناظم سررشتہ ترجمہ، سید راس مسعود ناظم تعلیمات وغیرہ کے خلاف پیدا کی گئی تھی، اخبار صحیفہ اس جماعت کا خاص ترجمان تھا۔ [۲] مولوی عبدالباری ندوی

اصطلاح مین یعنی آپ دونو "محافظ عقلیات" ہین۔ کہئے تاویل اچھی رہی؟

"عماد الملک" کی رائے یہان تک توصحیح ہے۔ کہ اُردو مین سرسید کے رنگ مین اگر کوئی قلم اُٹھاسکتا ہے تو وہ حالی ہین۔ لیکن اورون سے بالکل قطع نظر کرلینا ایسی مجتہدانہ خودرائی ہے جو کسی طرح لائق تسلیم نہین۔ بہرحال سُن لیا کیجیئے۔ کج بحثیون کا موقع نہین۔ اکثر موقعون پر خاموشی، اظہار خیال سے زیادہ بلیغ ہوتی ہے۔

اپنی نسبت تو یہ انشاپردازی کی نسبت آپ کے فیاضانہ خیالات دیکھکر سچ یہ ہے کہ بہت خوش ہوا۔ بشرطیکہ آپ اسے "فریبی از راہ گوش" پر نہ محمول کرین۔ لیکن یہ قطعی ہے کہ "تحسین شناسانہ" سے اچھے سے اچھے لکھنے والے بھی دنیا مین بے نیاز نہین ہوتے۔ اور یہی گو یا صلۂ کاوش ہوتا ہے۔

"چشمک" خوش ہوا۔ آپکو پسند آئی۔ شبلی کے ساتھ میری عقیدت معلوم ہے تاہم وہ حالی کے ساتھ جس طرح پیش آئے مجھے ناگوار سا تھا۔ میرا خیال ہے شبلی کی بریت مین اُن کے سوانح نگار کو دقت پیش آئیگی۔ اس بات کی احتیاط کی گئی ہے کہ تمام مضمون مین کوئی "ثقیل" لفظ نہو۔ صرف مفہوم شوخی خیال کی غمازی کرے۔ ایک جگہہ "کم ظرفی" لکھ گیا تھا۔ اسے بھی "خوش ظرفی" کردیا۔ سلیمان اعظم پر بھی مدت سے دانت تھا۔ اُنھون نے ایک سانس مین حسن نظامی کے ساتھ غریب نذیر احمد کو لے ڈالا دیکھنا ہے میرا شائستہ وار برداشت کرجاتے ہین یا مولویت کے تیور پر شکن پڑتی ہے۔

"شبلی سوسائٹی" پر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بھی آپ ہی کے ارشاد کی تعمیل ہے عنوان

محدود تھا۔ لیکن مین نے کھینچ تان کے اسقدر پھیلایا ہے کہ سب کچھ لکھ گیا جو کہنے سننے کے لائق تھا

انشاپردازی کے لئے یہ کس قدر ضروری ہے کہ نرے الفاظ کا انبار نہو بلکہ مسائل عصریہ کے لحاظ سے خیالات کا معیار اتنا اونچا ہو کہ بڑے سے بڑا فلسفی بھی کسی قسم کی "بیگانہ وشی" محسوس نہ کرے اور یہ کسقدر مشکل ہے لیکن لوگ نہین سمجھتے۔

مگر ایک ہم خیال بھی بہت ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے آپ میری دنیا مین

مہدی

خط ختم کر چکا تو یاد آیا۔ آپ کی ایک بات کا جواب رہگیا۔ آزاد و نذیر احمد کا قصہ ایک غیر ضعیف راوی یعنی خود شبلی کا بیان کردہ ہے۔ آزاد کے اُستادانہ ٹھاٹھ کے سلسلہ مین۔ مولانا نے یہ تذکرۃً فرمایا تھا۔ کہین آپکو سہو تو نہین ہوتا تردید کیسی؟ اور وہ بھی شبلی کی زبانی! یہ ضرور ہے کہ واقعہ اُس وقت کا ہے۔ جب آزاد کا دماغ بیکار ہو چکا تھا۔

اپریل کے الناظر مین۔ آپ نے ایک بھرتی کے مضمون نگار (سلطان احمد) کے خیالات "مترادفات" کے عنوان سے دیکھے ہون گے کنکر پتھر مین کبھی قیمتی چیز بھی نکل آتی ہے۔ اسے پھر ایک نظر دیکھئے کس قدر دلچسپ اور وسیع میدان ہے۔ عربی فارسی مین جو کچھ ہے سب اپنا ہی ہے۔

مولوی عبدالحق سے فرمائیے کہ زبان اور اصطلاحات کے لغات کی ترتیب کے بعد

جو اُن کی نگرانی مین ہو رہی ہے "متراد فات" پر بھی توجہ کر ڈالین مفتی سرمایہ ہے۔ نہ ہاتھ آیا تو افسوس رہجائے گا

آپ نے یہ نہ لکھا۔ لائقِ رشک ہوش کس وضع قطع کے آدمی ہین آپ کی طرح چڑھتا رن ہے۔ یا میری طرح کچھ اُترتا ہوا۔ حیدر آباد کی "بزم ادب کا" ایک گروپ ہونا چاہئے۔

جناب حیدری اور راس مسعود کو بھی پھانسئے۔ سب سے پہلا خریدار مین ہونگا

مہدی

تحصیل اکبر پور۔ کانپور یکم اگست ۱۹۱۰ء

پیارے ماجد مین گھوم گھام کر پھر اپنے مستقر پر آگیا مدت کے بعد دو عنایت نامے ملے شکر ہے آپ نے ایک خطرناک مرض سے نجات پائی جو عموماً اُمرائے یوروپ کے حصہ مین آتا ہے[۵۱]۔ بہت کم مثالین ایسی ہین جس مین "عمل" کی ضرورت نہ پیش آتی ہو۔ اور عمل بہت کم کامیاب ہوتا ہے۔ بیگم کہتی ہین "اُن ہاتھون کی چوڑیان خدا نے رکھ لین جنکی مہندی بھی ابھی اُداس نہین ہوئی تھی" میری ادبی دلچسپیون مین وہ شریک رہتی ہین۔ آپ کے عنایت نامے ان کی نظر سے بھی گذرتے ہین۔ بہرحال غیر متوقع صحت پر متفقہ دلی مبارکباد۔

دکن سے مجکو دلچسپی ہو چلی تھی۔ لیکن اب تو حالات سُن سُن کر سہما جاتا ہو ن

---

۵۱ مکتوب الیہ کو (Appendicitis) (درد حج امعائے اعور) کا مرض ہو گیا تھا۔ یونانی علاج سے شفا ہوئی

آئے دن کے حوادث سے جو پردلیس مین پیش آئین ہوائے وطن اچھی۔ جہان بے اطمینانی تو ہوگی

ہوش غریب کی سرگذشت نے بالکل افسردہ کردیا۔ اُتار چڑھاؤ کی لائق افسوس حالت ہر وقت پیش نظر رہتی ہے۔ کانپور سے ذخیرہ یا کسی رسالہ کا اجرا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ رددار یا علم دوست طبقہ بالکل نہین ہے صرف کاروباری لوگ ہین۔ مین کبھی کبھی ضرورتاً جاتا ہون تو اسٹیشن پر ایک ریلوے انجینیر کے ساتھ ٹھہرتا ہون

"چشمک" کی نقل نہین رہی۔ اصل مسودہ محفوظ ہو تو رکھ چھوڑیئے گا "شبلی سوسائٹی" ہین جن جن مقامات کو آپ نظرثانی کے لائق سمجھتے ہین علیحدہ کاغذ پر نوٹ کرکے بھیجدیجئے ممنون ہونگا

حضرت بسمل[۵۱] کے ذکر سے بہت خوش ہوا۔ خدا نظر بد سے بچائے

مولوی عبدالحق کیا ہون گے۔ انجمن کس کی ہو کر رہے گی؟ "مشرق" کا مضمون بہت غور سے پڑھا اور پرچہ محفوظ رکھا

م

تحصیل اکبرپور۔ کانپور۔ ۱۵ راگست ۱۹۱۸ء

پیارے ماجد ایک خوش مذاق دوست کو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ ملک مین

---

[۵۱] سید امین الحسن بسمل موہانی۔ [۵۲] اخبارات دکن کے مسلسل حملون کے جواب مین ۱۱ر جولائی ۱۹۱۸ء کے مشرق (گورکھپور) مین ایک مفصل مضمون، مکتوب الیہ کی حمایت مین شایع ہوا تھا۔

جس قدر اخبار و رسائل نکلتے ہین۔ اُن کی چوٹی کے مضامین لے لئے جائین۔ اور رسالانہ ڈیرھ دو سو صفحے کا ایک رسالہ شایع ہوتا رہے آپ کی "تشکیک" پروفیسر بارؔی کی "مادیت" وغیرہ اس پایہ کے مضامین ہون گے بھرتی بالکل نہین۔ اس سے اندازہ کیجئے۔ اقتباسات کیسے رہین گے۔ انتخاب کرنے والی کمیٹی۔ آپ سلیماؔن اعظمؔ پروفیسر بارؔی۔ میری جگہ ایک کو آپ اور بڑھا سکتے ہین

"شبلی سوسائٹی" ہلکے لٹریچر کے لحاظ سے اس دائرہ مین ہوگا۔ معارف بھیجتا ہون جن مقامات پر آپ نظر ثانی چاہتے ہین تکلّف کی ضرورت نہین۔ کم سے کم نپسل سے نشان کر دیجئے۔ اور واپس بھیجئے۔ ہوشؔ صاحب کا بھوپال سے خط آیا۔ کانپور سے "ذخیرہ" جاری کرنا چاہتے ہین۔ حالانکہ یہان قطعاً کسی کامیابی کی امید نہین۔

آپ کے ہان آئے دن کی نیرنگیون نے میرا رہا سہا خیالی لطف بھی کھو دیا۔ سوچتا تھا "عماد الملک" کے "مرجع العلما" کی کبھی زیارت ہوگی۔ لیکن اب تو اجزائے پریشان موتیون کی طرح بکھرتے معلوم ہوتے ہین۔

دار المصنفین سے خبر آئی۔ شبلی کی آخری تصنیف کے آخری حصہ کی اشاعت کے لئے "شیخ الاسلام" دکن کی پہلی تنخواہ کا پہلا حصہ آپ کی اطلاع کے موافق جلد پہونچنے والا ہے۔

جناب بسمل کی خدمت مین۔ تسلیم

مہدی

---

[1] مولانا سید سلیمان، ایڈیٹر معارف، [2] شعر العجم جلد پنجم کے مصارف طبع مولانا حبیب الرحمٰن خان شروانی نے اپنے ذمہ لئے تھے

تسلیم۔ عنایت نامہ ملا۔ جواب آیندہ۔ معارف نہین ملا۔ کہین ڈاک کے "جن" تو نہین اُڑا لے گئے؟ نہ بھیجا ہو تو جلد بھیجیے یا کوئی دوسرا پرچہ وہان مل سکے تو مقاماتِ خاص کو نوٹ کیجیے

اکبر پور۔ کانپور۔ ۲۷ اگست ۱۹۱۶ء۔ م

تسلیم معارف معہ نوٹ ملا۔ شکریہ۔ ترمیم کر دونگا ایک تو کاتب کا تصرف ہے "تصریحات ابتدائی" کو موضوعات لکھ گیا۔

کیا دماغ۔ نظام عصبی (Nervous System) کا دار الخلافہ نہین ہے؟ اور کیا یہ ترکیب جو کہین نظر پڑی تھی صحیح نہین ہے؟۔ ۲۷ کا ہمام بہت دلچسپ[1] ہے۔

اکبر پور۔ ۲۸ اگست ۱۹۱۶ء م

تحصیل اکبر پور۔ کانپور۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۶ء

پیارے ماجد پچھلی تحریر کے بعد پھر آپکا کچھ پتہ نہین چلا۔ سُنا اِس درمیان مین واقعات کی رفتار بدلی۔ آپ اور آپ کے یارانِ طریقت نے "شاہی محل مین دعوت کھائی"

کُفر جسقدر رنگ لایا تھا صفائی بھی اُسی پایہ کی رہی فتوؤن کی بھرمار ہو گئی۔

---

[1] اس مین بھی اخبارات دکن کے حلون کا جواب دیا گیا تھا۔

مشکل سے کوئی اخبار اس سے خالی ہوتا ہے۔ مین نے بھی وقت کی چیز سمجھکر "ہمدم" کو ایک طولانی کھلی چھٹی لکھی تھی لیکن کسی اخباری مصلحت (؟) سے اب تک وہ شایع نہو سکی جسکا افسوس ہے۔

اگر مطلع غبار آلود۔ کچھ صاف ہوگیا ہے تو کیا یہ موجودہ لائق عزت "شیخ الاسلام" دکن[1] کا تصرف ہے؟ مفصل لکھئے۔ ضابطہ کی چند سطرین نہین

مولوی عبدالحق کیا رہے؟

انجمن اُردو پر تو کچھ آنچ نہین آئی۔ ایک خلش ہو تو لکھون۔ ایک زنجیر ہے جس کی کوئی کڑی غیر ضروری نہین۔

"ہوش" غریب کا کچھ حال معلوم ہے؟ اب کہان سے اُبھرین گے علیگڈہ سے قصد تھا۔ مین نے اتفاق کیا۔ پھر لکھنؤ کی صلاح دی گئی

کچھ میرے مطلب کی بے پوچھی باتین لکھئے۔ مولانائے شروانی کا ایک نہایت دلچسپ صحیفہ ملا۔ چند فقرے سلیمان اعظم کو اقتباساً بھیجے

سیرۃ نبوی کے ابتدائی اجزا "مقدمہ" کی حیثیت سے پڑھے اور دل بھر آیا کہ یہ لٹریچر اب کہان؟ جواباً لکھئے۔ مگر ذرا جلد حضرت بسمل کی خدمت مین اشتیاق غائبانہ کی تقریب

مہدی

---

[1] مولانا حبیب الرحمن خان شروانی

تسلیم۔ وطن کی مع الخیر واپسی پر دلی مبارکباد کئی برس کے بعد موسمی بخار سے تکلیف اٹھائی ضعف کی انتہا نہین ذرا سنبھل جاؤن تو آپ کو مفصل لکھون عنایت نامہ نہایت دلچسپ ہے۔ کئی دفعہ پڑھا

م - اکبر پور - ۱۴ر اکتوبر ۱۹۱۸ء

تحصیل اکبر پور - کانپور - ۱۸ر اکتوبر ۱۹۱۸ء

پیارے ماجد جس طرح ایک بھوکا خوش ذائقہ کھانے پر گرتا ہے۔ اور جب تک لقمہ تر جلد جلد حلق سے نیچے نہین اُتار لیتا اس کی تسکین نہین ہوتی - مین چھپانا نہین چاہتا کہ آپ کے دلچسپ عنایت نامون کے ساتھ مجھے بھی یہی صورت پیش آتی ہے۔ اس مین میرے "دکننگلے پن" کو اسقدر دخل نہین جس قدر آپ کے بخل کو کہ یہ نعمت جلد جلد میرے حصہ مین نہین آتی۔ خوش ہوا قفس کی تیلیان ٹوٹین اور پر شکستہ طائر کو ہوائے وطن نصیب ہوئی۔ وطن بھی لائق رشک لکھنؤ جسکی فضائے بسیط آپ کی تنشیط دماغی کے لئے زائد از کافی ہے

آپ لکھتے ہین "وقت اپنا ہے۔ قلم اپنا ہے۔ دماغ اپنا ہے" ایک صاحبہ فرماتی ہین صاف کیون نہین کہتے "بیگم اپنی ہین"۔ یہ نکتہ رہگیا تھا کمی پوری کئے دیتا ہون

نیند اس کی ہے دماغ اوس کا ہے راتین اُسکی ہین
جس کے بازو پر تری زلفین پریشان ہو گئین

کیا واقعی اب واپسی کا قصد نہین ؟ آپ تو فلسفی ہین ۔ دنیا دیکھنے کے لئے ہے برتنے کے لئے نہین ۔ اورون کی حماقت سے لطف اٹھانا بھی ایک عیش ہے ۔ بہرحال مین آپ کو اخباری سیاسیات سے بے تعلق دیکھنا چاہتا ہون یہ برا مرض ہے ۔ خدا دونون کو ہے بچائے ۔ اچھا خاصہ آدمی دیوانہ ہو کر ہاتھ سے نکل جاتا ہے مثالین بہت دور نہین !

ایک دوست کو مسٹر طیب جی نے انجمن ترقی اردو کے لئے دو سو کا چک دیا ہے مین نے اس چندۂ بے غایتہ کے لئے یہ قید لگائی ہے ۔ کہ تاریخ اخلاق یوروپ جلد ۲ کی اشاعت کے لئے مشروط کر دیجائے ۔

مولوی عبدالحق آج کل کیا کر رہے ہین ۔ کیا واقعی کسی اردو کے لغت کی تدوین ہو رہی ہے ۔ ؟

سیرۃ نبوی کی تقطیع مجھے پسند نہین آئی ۔ کتاب کی عظمت کے لئے لمبائی چوڑائی اتنی ضروری نہین "حیات جاوید" کی سی ٹھوس جلد کسقدر موزون رہتی ۔ افسوس رہا ۔

مین نے سنا حامد علی خان مرحوم نے مولانا کرامت حسین کی لائف لکھی اور وہ چھپ گئی ہے کہین وجود ہو تو وی پی بھجوائے ۔

حیدر آباد کے نصاب مین کوئی کام کی چیز شایع ہوئی ہو تو مجھے بے خبر نہ رکھئے گا

"مرد خلیق و باوضع" یعنی ہوش کا کچھ پتہ نہ چلا ۔ کیا کرنے والے ہین

"معارف" مین "دین حنیف" کی بھرمار ہو رہی ہے "عقلیات" کا حصہ کچھ نہین

ہوتا سنبھالئے۔ گرا جاہتا ہے

بھائی عبد المجید کو لکھنؤ کی تحصیلداری مبارک! کہدیجئے گا بھول جاتا ہے تھا یاد رہے"

مہدی

"ہمدم" نے اس قدر دیر کی کہ مین نے مسودہ خفیف تصرفات کے ساتھ صاف کرا کے "مشرق" کو بھیجدیا[1]

مشرق مین ادھر دو مضمون۔ آپ کی "بربیت" مین اچھے نکلے۔ یہ پروفیسر عبد القادر کون ہین؟ وہی جنکی اردو کی "مکاتیب" مین شبلی نے شکایت کی ہے لیکن اب تو خوب لکھ لیتے ہین۔

"چشمک" سے متعلق کچھ مواد اور ہاتھ آیا لیکن سمجھ مین نہین آتا کس طرح اضافہ کرون "ہوش" کا خط ملا علیل ہین "صبح امید" کے لئے "چکبست" کو لکھا۔ اپنی رائے لکھئے گا

"صبح وطن"

اکبر پور۔ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۱۸ء م

تحصیل اکبر پور۔ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۱۸ء

بھائی ماجد۔ عنایت نامہ اور ضمیمہ دونون ملے جس روز ڈاک مین آپ ہوتے ہین۔ یقین کیجئے مجھے کسی چیز کی ضرورت نہین ہوتی

---

[1] "حیدر آباد کی بزم ادب" کے عنوان سے یہ مضمون مشرق مین شایع ہوا تھا

آپکا پرستانِ سفری۔ وہ بھی "تختِ روان" (ریل[1]) پر بہت ہی لایق رشک ہا۔ سچ یہ ہے کہ جنس لطیف اپنی پاکیزہ وشی اور کافرادائی کے ساتھ "کائنات" کے خوبصورت چہرہ کا "غازہ" ہی نہین ہے بلکہ ہمارے لئے شرطِ زندگی بھی ہے کہ بغیر اس کے دنیا سرے سے رہنے کے لائق نہین تھی

خوش ہوا۔ آپ اوینچے پیمانہ پر اُردو لٹریچر کی ارتقائی تاریخ لکھنا چاہتے ہین۔ آج آپ سے زیادہ کس مین یہ قابلیت ہے کہ اس موضوع کی نزاکتین سنبھال سکے ہم باوصف حسن ظن۔ ایسون سے کہان تک امید کرسکتے ہین جو یونان کے فلسفہ کا ماخذ قرآن مین ڈھونڈھتے ہین۔ اسی طرح پیغمبران فلسفہ ہیوم اور مل کو اگر آپ رُوشناس اُردو کرسکے تو کیا کہنا۔ آپکی نکتہ سنجیان "مئے دو آتشہ" کا رنگ پیدا کردین گی۔ لکھئے اور میری زندگی مین لکھئے کہ ایک تشنۂ ادب آپ کے فلسفیانہ قلم کی روانی سے کچھ تو سیر ہولے

مین سمجھتا تھا شبلی کے بعد میرے لکھنے پڑھنے کا مشغلہ گیا۔ لیکن کا قران ادب لا آپ معاف فرمائین گے آپ اور عیاری) اور ایک آدہ مولویون کے دم سے جو خود اپنے نام کے ساتھ "مولانا" لکھتے ہین یہ سلسلہ قائم ہے۔ جن مین آپ رئیس الطائفہ کی حیثیت رکھتے ہین سیرۃ پر میرا بھی جی چاہتا ہے کہ کچھ لکھون لیکن اسقدر کثرت سے شبلی پر قلم آزمائی کرچکا ہون۔ کہ کچھ لکھنا صرف چبائے ہوئے نوالون کا دھرانا ہے۔ کچھ نکتے بتائیے تو چل نکلون

---

[1] مکتوب الیہ اپنی سسرال بیوی اور سالیون کے ہمراہ گئے تھے

کسی نئے رسالہ کے اجرا سے یہ قطعاً بہتر ہوگا کہ معارف جہان تک عقلیات اور ادبیات کے وسیع مفہوم کا تعلق ہے سطح فائقہ پر لایا جائے۔ یہ آپ کی خوش باطنی ہے کہ آپ نے ڈیرہ اینٹ کی مسجد الگ پسند نہ کی۔ خدا (یہان آپ بھی قائل ہوجائیے) آپ کی عمر بڑہائے مین دیکھتا ہون آپ میرے دل کا ایک ایک ارمان پورا کرکے رہینگے ایک خیال مدت سے ستا رہا ہے کہ ملک مین کوئی سہ ماہی پرچہ نہین قوم شائق ادب ہوتی تو یہ ترکیب آپ کے لئے کتنی موزون رہتی۔ اطمینان کے ساتھ تین چار سو صفحے کا ایک رسالہ۔ آپ کی فکر رسا کے سانچہ مین ڈہلتا رہتا خیر۔ معارف ہی کو لیجئے۔ بیشک قیمت بڑہانی ہوگی۔ اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ تہذیب الاخلاق کی طرح منتخب افراد سے ایک مقررہ اضافی رقم لیجائے اس پر غور کیجئے گا۔

"چشمک" اور معارف مین اچھبتا ہوا خیال ہے جو مجھے بھی پسند آیا ایڈیٹر کی نوک جھونک مزہ دیجائیگی لیکن مبیضہ ظالم ہوش کے پاس ہے اور وہ آجکل مبتلائے "امراض عیش" ہو رہے ہین! کسی طرح قبضہ کیجئے۔

بوجوہ آپ کا وقت نہایت قیمتی ہے۔ اس لئے سردست آپکو زیادہ الجھانا نہین چاہتا

مہدی

ماڈرن ریویو کے سلسلہ مین یاد فرمائی کا شکریہ مضمون غور سے پڑہا۔ انگریزی بھی ٹکسالی۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ "مسلمان" کی جگہ "مسلم" فصیح تر رہتا۔ کیئے

آپ کا یہ اقبال آپ کی زبانِ قلم سے صحیفۂ دکن کو بھیجدیا جائے۔ پرچہ جلد واپس کرونگا
اس ہفتہ کے مشرق مین کچھ آپ کی نسبت پھر ہے بھیجتا ہون۔ ایک فقرہ ہو گیا ہے
لیکن پردے پردے مین میرے آپ کے سوا کوئی اور سمجھ نہین سکتا۔ سرے سے ذہن
منتقل نہین ہو گا۔ ترکیب ایسی رکھی گئی ہے۔ ہمدم اس لئے شائع نہ کر سکا کہ شررا و ظفر علیخان
کا جس حیثیت سے ذکر آ گیا ہے۔ وہ اس کی پالیسی کے خلاف تھا۔ بعض پچھلے مضامین
"کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین" عیاری کے نتائج نکلے۔ مجھے نہ سوجھی ورنہ دل
کھول کر بخار نکالتا۔ کب تک باندہ رہئے گا۔

ہائے نواب اسحٰق خان ! م - اکبر پور - ۳ر نومبر ۱۹۱۸ء

تحصیل اکبر پور - کانپور - ۲۰ر نومبر ۱۹۱۸ء

پیارے ماجد آپ کا کارڈ باندہ سے لکھنؤ ہوتا ہوا کل مجھے ملا اور نہایت افسوس
ہوا کہ محبت کا ثمرِ اولین ضائع ہوا۔ غالبًا یہ عالمگیر بخار کی عنایت ہوئی ہو گی۔
ہماری متفقہ ہمدردی۔ آپ سے زیادہ اون کے ساتھ ہے جن کی بھری گود دفعتًا
خالی ہو گئی اور جن کا آجکل یہ نقشہ ہو گا

یہ سینہ مین تا زندگانی رہے گا
ترا داغ دل مین نشانی رہے گا

ک نکتوب الیہ کا پہلا بچہ جاتا رہا تھا

آپ تنہا نہ چھوڑتے تو اچھا تھا

ساتھ رکھئے یا ساتھ رہئے۔ کہ نئی نئی چوٹ کے لئے مرہم زخم کی ضرورت ہے قانون فطرت کا یہی بے تکا پن بعض وقت بلائے جان ہوتا ہے۔ مگر یہ انسان کی عام تقدیر ہے۔

بورڈ نے میری تعیناتی سیتاپور کی کسی تحصیل مین کی ہے حکم مل چکا ہے۔ لیکن ابھی سبکدوش نہین ہوا۔ غالبًا اس ہفتہ مین۔ آپ لوگون سے لکھنؤ مین ملتا ہوا جاؤن گا اس خیال سے خوش ہون کہ خطۂ اودہ ہے۔ اور اس قدر قریب ہوگا کہ اتوار کو لکھنؤ کی صحبتون سے اکثر لطف اُٹھا سکون گا

ایک مرتبہ پھر مجھے سچی ہمدردی کے اظہار کی اجازت دیجئے

آپکا۔ مہدی

تسلیم اودہ ملتے ملتے رگیا۔ خیال تھا وقفۂ سبکدوشی (جوائننگ ٹائم) مین آپ سے لطفِ صحبت رہے گا لیکن بورڈ کے ایک تار پر مجھے رُکنا پڑا۔ کانپور مین حفیظ صاحب اتفاقیہ ہاتھ آگئے۔ دیر تک باتین رہین۔ آپکی ادبی قابلیت تقریر کا موضوعِ مشترک تھی۔ آپ کے پرستارون مین وہ کسی سے پیچھے نہین ہین ہم خیالی بھی ایک چیز ہے دل کا بار کچھ ہلکا ہوگیا۔

مشرق مین ایک نوخیز عالم باعمل کی "تنقیدِ معتدل" یعنی "سیہ کاری" ہا پردے دے آپ نے دیکھی؟ "دار المصنفین" کی طرف سے حق نمک ادا کیا گیا ہے۔ قلم کی یہ روانی کسقدر

Uncalled for تھی میرا پتہ اب یہ ہوگا۔ تحصیل ڈیراپور۔ کانپور۔ م - ۲۸ر اکتوبر ۱۹۱۸ء

ڈیراپور کانپور۔ ۲۳ر جنوری ۱۹۱۹ء

۴۹

کیمپ ڈیراپور۔ کانپور۔ ۴ر فروری ۱۹۱۹ء

پیارے ماجد   مدت کے بعد عنایت نامہ ملا۔ خوش ہوا۔ معارف کے لئے آپ کی وسیع اسکیم عملی قالب مین ڈہلتی جاتی ہے رامپور کو ضرور پھانسنا چاہئے۔ ان کے ہان سرے سے یہ مدہی نہین ہے یاد نہین آتا۔ مدت سے ریاست نے ادبی مشاغل مین ایک کوڑی بھی صرف کی ہو۔ آپ حلق مین انگلی ڈالکر کچھ نکال سکے تو ایک بات ہو گی

ہمدم مین عبد السلام کی گھبراہٹ دیکھی۔ اور بہت ہنسا مولویون مین ظرف ہی تو نہین ہوتا۔ دبلا پتلا آدمی غریب اسے برداشت نہین ہو سکی سمجھے شعر الہند ہاتھ سے گئی۔ آپ کی ڈانٹ پر لطف آیا جو فی الوقت تھی۔ اور جس سے اون کی اشک شوئی ہو گئی ہو گی

دنیا مین کیسے کیسے پڑھے ہوے جاہل ہین۔ ایک صاحب شعر العجم کو براؤن کا سرقہ بتاتے ہین۔ دوسرے ایک مدیر یا کوئی ملا "اہیت جو مد سلسلۂ خسروا کے برائے نام مقدمہ مین شبلی پر ہلکا سا وار کر چکے تھے اب سیرۃ نبوی پر قلم فرسائی کی گئی ہے۔ میرے خیال مین یہ

۱؎ مکتوب الیہ نے عرصہ سے خط نہین لکھا تھا مہدی مرحوم نے کارڈ پر صرف یہ علامت استفہام لکھکر روانہ کی

بیہودگیان اس لئے کسی حد تک لائق توجہ ہین کہ پبلک غلط فہمیون سے محفوظ رہے اسکا آسان طریقہ رفعتِ نفس کے تحفظ کے ساتھ یہ ہے کہ گمنام ترکی بہ ترکی جوابات کا ایک سلسلہ قائم رکھا جائے

افسوس ہے دار التکفیر پر اُوسؓ کی خاص حیثیت کے لحاظ سے نگاہ نہین پڑی پرچہ تلاش کر کے پھر سے پڑھونگا۔

آپکا فلسفۂ غالب بر کلے اُردو لباس مین، ایک مضمون صبح امید مین، باری کی مادیت کا دوسرا حصہ، ایک ایک کر کے پڑھا۔ زندہ باشی وجانِ من باشی۔ سچ یہ ہے خدا تم دونو کو نظر بد سے محفوظ رکھے میرا ادبی مذاق بُرا بھلا جو کچھ ہے شبلی کے بعد تم ہی دونو کی ذات سے وابستہ ہے۔ اس مین دار المصنفین کو شریک کر لیجیے

"سیرۃ" اور "صحیفۂ عشق"، "شعر العجم" کے آخری حصے پر آپ ہی لکھئے مین قلم اوٹھاؤن گا تو وہی چبائے ہوئے نوالے ہون گے۔ مین جدت چاہتا ہون اور یہ نکتہ رسی باری یا آپ کے سوا کسی کے بس کی نہین ضرور لکھئے آپ کے مضامین کی مقدار کو بتدریج بڑھاتا ہے۔ کہ کچھ دنون مین اچھا خاصا کئی سو صفحون کا ایک رسالہ طیار ہوجائے۔

اخلاق یوروپ کی دوسری جلد کی تقطیع کیا ہوگی؟ یعنی اول و دوم کو ایک مین مجلد کرنے کا حکم ہے یا نہین؟۔ تاریخ تمدن مین۔ انجمن کی خوش تمیزی دیکھ چکا ہون کہکشان[۲] دیکھا (یاد یکھی)؟ نقاد کی ارتقائی صورت ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے

---

[۱] "دار التکفیر کی تلاش" کے عنوان سے ایک گمنام مضمون مشرق مین نواب عماد الملک بہادر کے قلم سے نکلا تھا۔ [۲] لاہور کا ایک ادبی رسالہ

کمبخت ہوش نے "چشمک" نہ واپس کی۔ حیدرآباد چھوٹا۔ تو بھوپال کی فکر مین ہین۔ اور وہین جمے ہین۔ ایک اضافہ اس قدر دلچسپ ہے کہ مجھے بے چینی سی ہے۔ نقل رکھی نہین بُتیضہ کسی طرح پنجۂ غضب سے چھوٹا تو آپ کی رائے کے مطابق قطعی معارف کی نذر ہوگا ذرا نوک جھونک مین لطف آئے گا۔ مہینہ مین ایک خط تو آپکا ملتا رہے

پریسیڈنٹ ولسن کے مقدماتِ صُلح پر جس کی انگلیون کے اشارہ پر دنیا حاضرہ حرکت کر رہی ہے آپ کے اضافی اصول نفسیاتی حیثیت سے آجکل کے سیاسیات کے لئے قطعًا ناگزیر سے ہین[1] لیکن یورپ کے کھانے کے دانت اور ہوتے ہین۔ دکھانے کے اور۔ جس مساوات اور اُخوت عامہ کا سمجھوتا پیش ہے بدنصیب ٹرکی اور نیم مردہ ایران کا حصۂ رسدی جو کچھ ہوگا اوس کے خیال سے دل پر چوٹ لگتی ہے۔ رہا یہ کہ آپس مین یہ کس طرح نپٹینگے۔ اِس کی چندان فکر نہین

خوب یاد آیا بعض لوگ آپ کے مقابلہ مین اپنا درجہ قائم رکھنے کے لئے "نفسیاتی" کی جگہ نفسانی لکھتے رہتے ہین۔ جو خاص مفہوم کے لحاظ سے بے معنی یا کم سے کم غیر مصطلح تو ضرور ہے۔ حماقت کسی کی ہو دلچسپی سے خالی نہین ہوتی

آپکا فدائی

مہدی

---

[1] پریسیڈنٹ ولسن نے انسداد جنگ کے چودہ بنیادی شرائط پیش کئے تھے، مکتوب الیہ نے ان پر چودہ شرائط کا اور اضافہ کیا تھا، جو تمامتر اخلاقیاتی و نفسیاتی اصول پر تھے

(۱) جاڑون مین نازک رُخسار کی جِلد پھٹ جاتی ہے۔ اِس کو اہل لکھنؤ کیا کہتے ہین
(۲) دھوبی نے آب روان کا دوپٹہ بے احتیاطی سے دھویا جس سے بعض جگہ بناوٹ کے تار پھیل گئے کہین سمٹ گئے اس حالت کو کیا کہئے گا۔ پورب والے جبتہ یا خدا جانے کیا کہتے ہین۔ جو لفظ لکھئے۔ اوس پر اعراب ضرور لگائے

ڈیرا پور۔ ۲۶ فروری ۱۹۱۹ء

ڈیرا پور۔ کانپور۔ ۱۱ مارچ ۱۹۱۹ء

پیارے تحقیق الفاظ کا شکریہ اس ہفتہ مین باری صاحب غالبًا آپ کے مہمان ہون گے سلیمان اعظم بھی اپنا مُستقر چھوڑنے والے ہین۔ لکھنؤ کے اجتماع ثلاثہ پر مجھے رشک آئے گا

"معاصرانہ چشمک" ہوش نے بھوپال سے بھیجی اور کچھ زوائد کے ساتھ آپ کی تحریک کے مطابق معارف کے سر لگائی گئی ہین نے ایک ضمنی موقع پر اُس بے باک کی خبر لی ہے جو کہتا ہے۔ شعر العجم "براؤن" کا سرقہ ہے۔ اون دو صاحبون پر بھی نوک جھونک ہے جن مین سے ایک نے شعر العجم کو سامنے رکھکر شاعری پر ایک مبسوط مقدمہ لکھ ڈالا۔ دوسرے سیرۃ نبوی کے سر ہو رہے ہین۔ آپکو شکایت ہے کتاب مین "شعبدہ بازی" کا ذکر نہین!

نقّاد نے الناظر مین جو کچھ لکھا تھا ایک صاحب نے مشرق مین اوس کا کچھ جواب دیا ہے۔ یہ نقّاد کون ہین؟

آپکی وسیع اسکیم پر معارف نے کچھ مختصر نوٹ لکھے۔ کیا پراسپکٹس کی حیثیت سے آپ اسے نہین چھپائینگے۔ قصد ہو تو جو خاکہ آپ نے مجھے بھیجا تھا۔ نمک مرچ کے ساتھ اوسی کو پیش کر دون۔

پروفیسر باری سے کہئے "فلسفۂ قدیم وجدید" پر موازنہ کی حیثیت سے اگر ۴، ۵ سو صفحے اونھون نے نہ لکھ ڈالے۔ تو دنیائے اردو سے ایک بھاری شکایت رہجائیگی۔ کہ جو کام کرنے کا تھا وہ رہگیا۔ شبلی نے منطق پر "الندوہ" مین نظر ڈالی تھی۔ لیکن ضرورت ہے۔ کہ اس قسم کے تمام مسائل ٹکرائے جائین۔ اور داد تنقید دیجائے۔ جو بات مین چاہتا ہون وہ متاخرین ادب کے کرنے کی تھی اون کے بعد آپ دونو کا حق ہے

کوئی خالص ادبی کام کیجیئے۔ مل جلکر اُردو کا ایک لغت طیار کر ڈالیے۔ ایک "لغات الخواتین" ہی سہی۔ دنیا کیا جانے گی کہ تلوؤن سے لگی اور چوٹی مین بجھی۔ کس وضعدار خطہ کی زبان تھی محمود آباد کی طرف نہ دیکھیئے۔ اپنی طرف دیکھیئے

فدائی مہدی

تحصیل ڈیرا پور۔ کانپور۔ ۲۴ اپریل ۱۹۱۹ء

پیارے ماجد عنایت نامہ مل گیا تھا۔ اوسی پر آج تک گزر کرتا رہا۔ زمانہ مین نظام تعلیم[1] پر آپ کے خیالات دیکھے اب تو خیر سے اتنا ذخیرہ ہو گیا ہے۔ کہ حصہ اول کا

---

[1] رسالہ زمانہ (کانپور) مین اصلاح نظام تعلیم کے عنوان سے مکتوب الیہ کا مضمون شائع ہوا تھا

مجموعہ اگر شائع کر دیا جائے تو اچھی خاصی کتاب ہوگی

کہئے آپ رامپور سے کیا لائے۔ مادی اور ادبی دونو حیثیت سے کچھ وہان کی زندگی کا خاکہ دکھایئے یعنی آپ جب تک رہے کیا کرتے رہے اس کے ساتھ یہ بھی بتائے کیا کیا دیکھا؟

مجھکو آپ سے بالکل اتفاق نہین کہ آپ اپنی فلسفیانہ تصنیفات کے لٹریچر کو عام فہم بنانا چاہتے ہین۔ جو چیز "خاصہ" کی ہو اوس کا وقف عام ہونا ایک عیب ہے۔ کیا حکمار متقدمین کی مثالین آپ کے سامنے نہین ہین میرا مطلب بے معنی الفاظ کے انبار سے نہین ہے لیکن فلسفیانہ موشگافیون کے لئے جس قسم کے لٹریچر کی ضرورت ہے وہ انشاپردازی کی معمولی سطح سے یقینی فائق تر ہوگا اس لئے اس امتیاز کو قائم رکھنا ہوگا۔ خود فلسفہ کے حقوق سفارشی ہین شراب "جام سفالین" بھی شراب ہی ہوگی لیکن بلور کے شفاف اور ترشیدہ ساغر کی بات ہی اور ہے

ہان درسی کتاب (ٹکسٹ بک) کا لب و لہجہ جسقدر چاہئے آسان کر دیجئے۔ نازک دماغون پر بار نہ پڑے یعنی موم پر نرمی سے نقش ابھرتا رہے۔

علیگڈھ سے یہ سنکر مایوسی ہوئی۔ کہ کاغذ کے انتظار مین آپ کی تاریخ الاخلاق کی دوسری جلد رکھی ہوئی ہے۔ پروفیسر باری علیل ہین دماغ کے صحیح ہونے مین تو کلام نہین۔ معدہ گنوار معلوم ہوتا ہے

مہدی

تحصیل ڈیرا پور - ۲۴ مئی ۱۹۱۹ء

پیارے ماجد آپ کا پچھلا عنایت نامہ اور اوس کی دلچسپ تصریحات پیش نظر

تھین کہ مکالمات[ل] کی ایک جلد ملی - اس سے سیر نہین ہونے پایا تھا کہ دفعتاً ہمدم مین آپکے

وظیفۂ علمی کی خبر دیکھی میری دلی مبارکباد قبول کیجیے

مین اس واقعہ کو آپ کی تمدنی ضروریات کے لحاظ سے صرف ایک مسئلہ اقتصادی

نہین سمجھتا - اسی طرح عطیۂ ماہوار کی سند آپ کی ادبی منازل کے لئے صرف پروانۂ راہداری

نہین ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ آپکی

"حریت نفسی"

کی یہ وہ قیمتی ضمانت ہے جس سے آپ اس لائق ہوے کہ بیرحم دنیا کے مقابلہ مین اپنی کامل

آزادی قائم رکھ سکین گے - اور یہی بڑے سے بڑا تخیل ہے - جو فلسفیانہ توکل کے اعزاز کے

لحاظ سے ناگزیر سا ہے

خدا - آپ کے "مثنی" کے لئے بھی کوئی صورت نکالدے میری غرض پروفیسر بارکی

سے ہے - یہ ترکیب مین نے اس لئے پیدا کی ہے کہ "نصف بہتر حصہ" مین اُن کی کھپت

کی گنجائش نہین

یہان تک لکھ چکا تھا کہ "مشرق" ملا اُس مین آپ کی باریابی سے متعلق مزید تصریحات

دیکھین - اب بیچینی یہ ہے کہ آپ سے مفصل سُن سکون - اس مین تعجل نہ کیجیے گا

ل مکالمات برکلے؛

"معاصرانہ چشمک" مین ایک فقرہ رہگیا۔ "یہ اُس وقت کا خیال ہے جب شبلی کی فکرِ باکرہ لذّت آشنائے تصنیف نہین ہوئی تھی" حضرت سلیمان کی مولویت اظہارِ خیال کے اس پیرایہ کو "دستیلائے نسوانیت" سمجھتی ہے! نذیر احمد پر کچھ اور مُنہ آئے حالانکہ خاموشی بلیغ تر رہتی ہوتی مجھپر نوک جھونک کا تھا۔ لیکن چُوکے

کہئے۔ آیندہ پروگرام اب کیا ہوگا۔ کم سے کم میرا یہ حق لائق تسلیم ہے کہ اورون سے پہلے مجھے اطلاعات ملتی رہین

فدائی - مہدی

حالی و شبلی کی "شام عید" سے آپ کی "صبح امید" (مصنفہ شبلی) کسقدر حوصلہ افزا ہے بوڑھے ہوکر کچھ ہوئے بھی تو کیا۔ جوانی مین کھُل کھیلنے کا موقع ملے تو ایک بات ہے۔ م

تحصیل ڈیرا پور۔ ۱۴ر جون ۱۹۱۹ء

پیارے مفصل خط کا شکریہ۔ مین نے نہایت دلچسپی سے حرف حرف پڑھا آپ کی فلسفیانہ استقامت کی داد دیتا ہون کہ نہایت سخت آزمائش کے موقع پر بھی جو دنیا مین پیش آسکتا ہے اپنا مطمح نظر قائم رکھا اور آزادی نہین کھوئی

"آفرین باد برین ہمّت مردانۂ تو"

سالانہ ایک تصنیف کی قید کو انشاء اللہ خان کی کرنہ سمجھئے گا کہ بارہ ۱۲ مہینے مین بارہ ۱۲ سو پر ایک کتاب لکھدینا آپ کے لئے بڑی بات نہین البتہ یہ مجھے ناگوار سا ہے

کہ آپ کو اپنے نئے افکار کا خاکہ محکمۂ احتساب مین پیش کرنا ہوگا۔ اسی طرح سفر حیدر آباد کے مصارف کا بار آپ کی جیب پر اور "فلک نما" کی رفعت نفس کے لحاظ سے ایک گری ہوئی بات ہے لیکن یہ شرائط میرا خیال ہے عارضی ہین۔ اور جب آپ اعتبار پیدا کرلین گے تو یہ بندشین رفتہ رفتہ ڈھیلی ہوجائین گی۔ سردست ان امور پر غور کرنے کی بھی ضرورت نہین۔ نہ آپ کی شگفتگی طبع پر اس کا کوئی اثر ہونا چاہیے۔ ایک تندرست عورت کی طرح جو ہر سال ایک خوبصورت بچہ سے دنیا کی رونق بڑھائے۔ آپ کے دل ودماغ کی پیداوار بھی ایک باقاعدہ نظام کے تحت مین ہوگی۔ اور اس طرح قوم آپکو "کمیت اور کیفیت" کا جہان تک تعلق ہے۔ ملک کے بڑے سے بڑے مصنف کے پہلو مین جگہ دے سکے گی۔ آپ کی کوئی تصنیف خاصہ جس پر آپ زیادہ وقت صرف کرنا چاہتے ہون۔ اس کاروباری سلسلہ سے قطعاً الگ رہیگی۔

اب لگے ہاتھون فلسفۂ قدیم کے مقابلہ مین جس مین منطق بھی داخل ہے۔ اپنی برادری یعنی۔ ڈیکارٹ۔ لاک۔ کینٹ۔ مِل۔ ہیوم وغیرہ کے افادات کو لایئے اور ٹکرا کردہ بات پیدا کیجیے جو آج تک کسی سے نہین ہوسکی۔ اس کی ضمانت مین کرتا ہون کہ کامیابی آپ کی جنبش قلم کی بلائین لے رہی ہوگی

گذشتہ تصنیفات کی نظر ثانی کے سلسلہ مین یہ بھی دیکھنا ہے کہ فلسفیت سے زور مین مذہب کی نسبت کوئی ریمارک یا طرز ادا ایسا نہو جس سے اس کی تحقیر تو نہین خفیف سے بے رخی (Irreverence) بھی پائی جائے۔ جو کچھ

لکھئے "مسلم" بن کر لکھئے کہ سنجیدگی تصنیف کا اقتضا یہی ہے۔ یہ نکتہ چالیس برس کے بعد سمجھ مین آئے گا لیکن اس درمیان مین آپ کو مین کم سے کم ڈاکٹر لیبان کی طرح فیاض دیکھنا چاہتا ہون۔ ورنہ کسی بانی مذہب کی نفسیت کا اعتراف در اصل "میٹھی چھری زہر کی بجھی" کا مصداق ہوگا۔ اُردو مین شبلی کے مُصلحِ اعظم کو "محمد" نہ لکھئے۔ آنحضرت لکھئے، تو لٹریچر آپکا شکر گذار ہوگا

مہدی

تحصیل ڈیراپور۔ کانپور۔ ۱۳ر جولائی ۱۹۱۹ء

پیارے ماجد کئی دن سے قصد کر رہا تھا کہ آپ کو لکھون کیونکہ ریاٹیڈر پہونچ چکا تھا لیکن آج موقع ملا

کانفرنس گزٹ مین اُردو ہندی پر جس نفاست سے آپ نے اظہار خیال کیا ہے میرا خیال ہے اس سے زیادہ کچھ نہین کہا جا سکتا۔ مین اسقدر گرویدہ ہوا کہ پرچہ کی خریداری کی درخواست بھیجدی

یہ اثر باقی تھا کہ معارف مین جواب آپکا ہے۔ "توجہ کی ماہیت نفسی" دیکھی بھئی سچ یہ ہے مین سمجھتا تھا شبلی کے ساتھ لٹریچر کا لطف گیا لیکن آپکی نکتہ آرائیان سب سے بڑی کمی کی تلافی ہی نہین کرتین بلکہ مجھے حیرت مین ڈالدیتی ہین۔ خدا نظرِ بد سے بچائے معارف مین پھیلنے کا خوب موقع ملے گا۔ اور جتنے عنوانات قائم کئے گئے ہین

پ ۔ بندش قلم کے آثار اچھے اچھون کی نگاہ کو اُلجھائینگے

آپ نے میرے لکھنے لکھانے کو چاند کی روشنی سے تشبیہ دی ہے لیکن یہ تو آپکو بھی معلوم ہے کہ چاند روشن بالغیر ہے قائم بالذات نہین - مجھے تو اس مدین رہنے دیجئے کہ آپ کے دل و دماغ کے نتائج سے اورون سے زیادہ لطف اُٹھا سکون شبلی کی زندگی کا ایک رُخ پیش نظر ہے کبھی دکھلاؤن گا - یون رفتہ رفتہ مواد فراہم ہو جائے گا کسی پیمانہ پر لکھنا ہو تکمیل ایک دردسری ہے لیکن خوشگوار دردسری جس سے قطع نظر نہین کیجا سکتی کافی مواد کے ساتھ نزاکت تنقید وقت و فرصت چاہتی ہے - اور یہ وہ جنس گران ہے جس کا میری زندگی مین کہین پتہ نہین -

دار المصنفین کی رُکنیت میری عزت افزائی ہے جس کے لئے مجوزین کا ممنون ہون - انجمن ترقی اُردو نے مُنہ نہین لگایا یعنی باوصف آنریری خدمات کے مجلس شوریٰ مین باریابی نہین ہوئی

ہان صاحب "جوین" مین ابتذال کیون ہے یہ ظاہر ہے کہ آپ کے سینہ سے وہ چیز مختلف ہے جس کی نسبت کہا گیا ہے

....

دیکھئے اس مصرعہ مین ایک لفظ بھی فحش نہین - پھر اس خیال کو آپ کس طرح ادا کرینگے میرا مطلب کسی ایسے لفظ سے ہے جس سے یہ صفات عرضیہ خیال مین آجائین حالی عورتون کے لئے کُرتے کی جگہ کُرتی "یعنی یائے معروف سے گھبراتے ہین - دستانہ کی طرح

چھپی ہوئی محرم کے عوض ”قبائے تنگ“، کہان تک جائز ہے۔ کیا یہ ایسی ترکیبین ہین جن کی سنجیدگی لٹریچر کی وقعت بڑہائے گی۔ ایشیائی شاعری نے مرد و عورت کے امتیاز کو مٹایا۔ لیکن کیا جنس لطیف کے متعلقات اور ممیزات سے دنیا کی کوئی انشاپردازی قطع نظر کرسکتی ہے۔ اس کا جواب ذرا تفصیل سے دیجئے۔ حضرت باری کہان ہین۔
آپ تو حرم (دار المصنفین) مین ایک ہفتہ خوب مہمان رہے۔ بہت رشک آیا

مہدی

تسلیم۔ نقاد مین تنقید شعر العجم دیکھی؟ یہ ”حامل مغربیات“ جو خیر سے اُردو بھی لکھ لیتے ہین۔ کون ہین۔ ہر سطر پر اعتراض ہے۔ آپ کیا فرماتے ہین؟
کل کی تحریر مین ایک جگہ عورت کے مختصات و ممیزات“ پڑہئے متعلقات نہین (Romantic) کے لئے آپ کے پاس کوئی لفظ ہے؟ کسطرح کام چلائیگا

م۔ ڈیرا۔ ۲ راگست ۱۹۱۹ء

تحصیل ڈیرا پور۔ ۱۴ ر ستمبر ۱۹۱۹ء

پیارے ماجد مین آپ کو لکھنے والا تھا۔ کہ معارف کا دور جدید نہایت اُمید فزا ہے۔ خاصکر جواہر ریزے ”یعنی شذرات“ اسقدر دلچسپ اور ادبی رنگ مین ڈوبے ہوئے ہوتے ہین کہ اس عنوان کا مقصود اصلی جو کچھ تھا حاصل ہو گیا آپ

اس مین کچھ شک نہین بہت لکھتے ہین۔ تاہم عقلیات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ موجودہ پیمانہ کو ابھی بڑھانا ہوگا۔ جو میرے خیال مین آپ معاف فرمائین گے، غیر کافی ہے

یہ سنکر مایوسی ہوئی کہ سید الطائفہ عامیانہ خیالات سے متاثر ہوتے ہین۔ مین اُنکو ذرا سختی سے لکھونگا۔ مجھے یہ بھی خوف ہے کہ پروفیسر ح[51] کی موجودگی (جن کی نسبت سنا ہے آ گئے ہین یا حیدر آباد سے آنے والے ہین) پرچہ پر بڑا اثر نہ ڈالے۔ آپ تو ان کے تبحر علمی کے دلدادہ ہین لیکن مین خیالات کے لحاظ سے ان کی "میانجیئت" سے گھبراتا ہون انکی اوقات کبھی اتنی بھی کہ شبلی سے باتون کے سلسلہ مین جہان یہ آئے مین فوراً چپ ہو جاتا تھا۔ شبلی ہنس دیتے تھے

بہر حال یہ بدنصیبی ہے کہ آج تک کسی کی سمجھ مین نہ آیا کہ دنیائے اسلام کی فنا کا اصلی سبب یہ ہے کہ ہم عقلیات یعنی ارتقاے دماغی کو مذہب سے آزاد نہ کرسکے۔ پولیٹکل زوال تو خیر حکمرانون کی مطلق العنانیون کا خمیازہ ہے

لیکن دماغی انحطاط کی قطعی وجہ یہ ہے کہ ہم لیبیاتی کی "روح الاجتماع" کا ماخذ قرآن سے بہم پہونچانا چاہتے ہین !

انشائے عُریان کی بحث رہی۔ آپ کی فلسفیت قطعی الثبوت سہی لیکن اس کے لئے یہ ضرور نہین کہ آپ میرے مذاق کی سنجیدگی کی طرف سے غیر مطمئن ہون

مین نے عورت کے سینے (حیا ہے خاستہ از بحر کافور کے لئے آپ سے ایک لفظ

---

[51] مولانا حمید الدین بی۔ اے۔

مانگا تھا۔ اسی سلسلہ مین یہ بات بھی طے ہونے کی تھی کہ "کرتے" (یائے مجہول) کے مقابلہ مین "کرتی (یائے معروف) کیون غیر سنجیدہ ہے؟ جب اس سے صرف اُس فرق کا اظہار مقصود ہے جو مردانہ اور زنانہ لباس مین ہوتا ہے زبان بالخاصہ جن نزاکتون کی کفیل ہو سکتی ہے اُنکے لحاظ سے آپکو کیا حق ہے کہ دستانے کی طرح چھپی ہوی محرم پر "قبائے تنگ" کا اطلاق کیجئے۔ گو مقصود ذہنی کچھ اور رہو!

اظہار خیال ایک مستقل مضمون چاہتا ہے۔ نوک جھونک کے لئے طیار رہئے

مہدی

تسلیم ادھر پھر آپ خاموش ہین، معارف مین آپ کی "عقلیت" کا توڑ یون ہو رہا ہے۔ کہ بیسوین صدی ہین مجسّمون اور تصویرون کا عدم جواز ثابت کیا جاتا ہے! گذشتہ حماقت کا اعتراف نہین بلکہ اُس کی سند بہم پہونچائی جارہی ہے سید الطائفہ سے کچھ ذکر آیا تھا؟

گندھی کے شاگرد رشید مہاتما ظفر الملک روزانہ اخبار کی فکر مین ہین۔ یہ بھی غنیمت ہے کہ سیاسی خلل دماغی نے ادبیات کے حِس کو بالکل فنا نہین کیا

عبد الحق "اورنگ آبادی" کیون بنائے گئے۔ راس مسعود ولایت گئے یا چلتے کئے گئے۔ یہ معمے سمجھ مین نہین آتے

کلکتہ سے "تذکرہ" (ابو الکلام) کی ایک جلد ہدیۃً ملی۔ رانچی کے بعد یہ دوسری

رجسٹری بھی جو میرے نام بھیجی گئی - اس امتیاز سے بہت خوش ہون - کیا اب بھی میرے بڑے آدمی ہونے مین شک ہے؟ لکھنؤ مین ایک "انجمن بقاء اُردو" قائم کیجئے - آپ کی قسط حیدر آباد کی پہلی کتاب کیا ہوگی

م ڈیرا پور - ۳۰ ستمبر ۱۹۱۹ء -

آپ کی علالت - اور دکن کی سُست کاری سے فکر ہو گئی خدا آپکو دونون حیثیت سے مطمئن کرے - بڑی بات ہے کہ صیاد کے دام مین پھنسکر چھوٹ نکلے ورنہ زندگی بیکار تھی - حضرت شروانی کو لکھئے - آخری مرحلہ بھی کسی طرح طے ہو جاتا
مین یہ لکھنا بھول گیا کہ آپ کی تحریک کے مطابق معارف کو ہر سال دو نئے خریدار معہ منی آرڈر بھیجتا رہتا ہون - لیکن دار المصنفین مین ایک موسم وی پی کی واپسی کا ہوتا ہے خدا سفید پوشون سے بچائے تنقید شعر العجم نہ دیکھی ہو تو بھیجون - تنقید الفاروق آج الناظر مین نظر پڑی

م ڈیرا پور - ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۹ء -

ڈیرا پور - کانپور - ۳ نومبر ۱۹۱۹ء

پیارے ماجد سید الطائفہ کو جواباً ایک خط لکھا پڑھنے کے بعد یہ شرارت سوجھی کہ آپ کی نظر سے گذر جائے تو اچھا پڑھکر انکو بھیجدیجیے گا

حقیقت[1] بڑے ٹھاٹھ سے نکلا۔ اور مین نے بوالپسی ڈاک خریداری کی درخواست بھیجی
پس پردہ جب آپ کا ہاتھ ہو تو پرچے کی کامیابی کا کیا کہنا خوش ہوا۔ آپ کے لیئے ایک
اور میدان ہاتھ آیا۔

آج کل خاص مشغلہ کیا ہے۔ تصنیفی حیثیت سے؟ آپ کی کون کونسی کتابین پریس کے
پنجۂ غضب مین ہین۔ تاریخ الاخلاق جلد (۲) کی کب تک امید ہے

کچھ اور پتے کی لکھئے یعنی دنیائے اُردو مین کیا ہو رہا ہے

تنقید الفاروق کا دوسرا حصہ پہلے سے زیادہ مُنہ پھٹ ہے معلوم نہین سعادت مند
شاگردوں مین کوئی صاحب قلم اُٹھائین گے یا نہین

نئی روح کیسی ہے؟

تاریخ[2] نہایت پیاری تھی

اور سب بدستور

ڈیراپور آئے اور پروفیسر باری کو لائے۔ یا مجھے اُنکی موجودگی مین لکھنؤ یاد کیجئے

مہدی

کیمپ۔ ڈیراپور۔ ۱۸ر جنوری ۱۹۲۰ء

بھائی ماجد   مدت کے بعد آپ کو لکھ رہا ہون۔ پچھلا عنایت نامہ مل گیا تھا

---

[1] ہفتہ وار اخبار حقیقت (لکھنؤ) ابتداءً مکتوب الیہ کی زیرنگرانی نکلا تھا۔ [2] مکتوب الیہ کے ہان بچی پیدا ہوئی ہے تاریخ ولادت عزیز لکھنوی نے کہی۔

اُسی پر آج تک گذر کرتا رہا۔ جی گھبرایا اور اُسے اُٹھا کر ایک نظر دیکھ لیا
معارف میں جسقدر آپ کے تصرّفات ہوتے ہین۔ اُن پر میری گہری نظر ہوتی ہے۔ اور سچ یہ
ہے کہ اگر آپ کے قلم نے اِسے نہ سنبھالا ہوتا تو وہ رُوح باقی نہ رہتی جس کے لحاظ سے وہ جرائد
عصریہ مین آج پیش پیش ہے۔ اور مین امید کرتا ہون آپ اس قیمتی امداد کو باوصف موانع
جاری رکھین گے۔ مبادی نفس اور فلسفۂ جذبات کے دوسرے ایڈیشن کا دلچسپی کے ساتھ
منتظر رہون گا

تاریخ الاخلاق کی دوسری جلد ملی۔ اور سب پڑھ گیا آپ معاف فرمائینگے مین نے
کتاب ”دگرگرفت“ کی نظر سے دیکھی لیکن سخت کاوش پر بھی مجھے کوئی بات ایسی نہ مل سکی،
جسے اردو لٹریچر سے ایک خاص طرح کی مناسبت اور اپنے اونچے معیار لطافت کے ثبوت
مین آپ کی خدمت مین پیش کرسکون۔ کتاب ترجمہ کہین سے معلوم نہین ہوتی
ایک مستقل لٹریچر ہے۔ جو حکیمانہ استخراج نتائج کے ساتھ۔ سلاست اور روانی بیان کے لحاظ
سے آپ اپنی نظیر ہے۔ کتنے لوگ میری اس رائے کو برداشت کرسکین گے۔ کہ شبلی کے بعد
اس درجہ کا لٹریچر ”یاران باصفا“ ماجد و یاری کے سوا کسی اور کے بس کا نہین! خیر۔ خدا
نظر بد سے بچائے۔ مجھکو افسوس ہوا۔ آپ پچھلے دنون زیادہ علیل رہے۔ فلسفی کو دماغی شکایت
ہو نہین سکتی۔ یقینی معدہ کی خرابی رہی ہوگی جس مین حضرت باری بھی گرفتار ہین مین کبھی
بیمار نہین ہوتا۔ حالانکہ قوٰی کچھ بہت اچھے نہین۔ اپنے تمام معمولات مین اوقات مقررہ کا
خیال رکھئے یعنی ایک طرح کے انگریز ہو جائیے۔ غذا پر آپ رسالہ لکھ چکے ہین لیکن گوشت

کے ساتھ سبزی اور ترکاری کی کافی مقدار ہونی چاہیئے

"حقیقت"، نہایت سلیقے سے نکل رہا ہے۔ "الہلال" کے بعد جو خاص طرح کے مضامین کے لحاظ سے ایک نئی چیز تھا میرا خیال ہے کوئی ہفتہ وار پرچہ اس شان سے نہین نکلا جن کی نظرین بہت زیادہ وسیع نہین ہین اُن کے لئے ادبی سرمایہ بھی زائد از کافی ہوتا ہے اور اخباری حیثیت تو اتنی اچھی ہے کہ ایڈیٹر لائق مبارکباد ہے۔ آپ کے پسِ پردہ مشورت کے آثار کو میری نگاہ متجسس بے نقاب کرتی رہتی ہے۔ اور اپنے کشف پر کبھی کبھی ہنس پڑتا ہون

بے اختیار جی چاہتا ہے کچھ لکھ سکتا۔ لیکن میری منصبی زندگی "تیلی کے بیل" کی طرح میرے اوقات کا خون کرتی رہتی ہے۔ اوقات فرصت مین لکھنے سے زیادہ پڑھنا پسند کرتا ہون لیکن اب کچھ بھیجون گا

"دارالمصنفین" مین ملکۂ سبا کی کچھ آہٹ نہ ملی[۱]۔ اتنا معلوم ہوا تھا عہدِ زفاف (ہنی موُن) بسترِ علالت پر گذرا۔ اور جسے "بستر شکن" ہوتا تھا وہ شاعری کی اصطلاح مین صرف "شکنِ بستر" نکلا مین نے اس خیال کو پھیلا کر سید الطائفہ کو لکھا ہے اور چوٹ کی ہے

مولویون کے لئے۔ "دارالمصنفین" سے ایک کتاب نکلی جو افراطِ سنجیدگی کے لحاظ سے میرے لئے کم سے کم افسردہ کُن تھی جس قسم کا مواد سیرۃ عمر بن عبدالعزیز مین پھیلایا گیا

---

[۱] مولانا سید سلیمان کا عقد ثانی ہوا تھا

ہے، وہ الفاروق مین بہت کچھ موجود ہے۔ جہان پھیلنے کی ضرورت تھی یعنی عہد عباسیہ کے ساتھ دورِ بنی امیّہ کا موازنہ اور بنی امیہ کے زوال کے تفصیلی اسباب۔ وہان قلم کی روانی ساتھ نہ دیکی

مہدی

کیمپ ڈیرا پور۔ کانپور۔ ۲۵ر فروری ۱۹۲۰ء

پیارے ماجد عنایت نامہ ملا۔ آپ نے عبارتی کی بے اطمینانی کا ذکر تو کیا لیکن نوعیت نہین بتائی جس سے خلش کی انتہا نہین مین نے بواپسی ڈاک اُن سے دریافت کیا ہے۔ خیر تو ہے؟ "دفعتًا گردش روزگار" سے آپکا کیا مطلب ہے۔ پونا مین بھی اسی قسم کی صورت پیش آچکی ہے۔ کیا موجودہ واقعات اُسی سلسلہ کی کڑی ہین؟

یہ خیال تو بہت اچھا ہے کہ مستقلًا ایک پریس آپ کے پاس ہو۔ "الناظر" جہانتک نام کا تعلق ہے، آپ کا عطیہ ہے لیکن "حقیقت"، اگر آپ کے چارج مین آیا تو مین تو اس کی جگہہ "صحافت" زیادہ پسند کرون گا۔ جدت طرازی کے سوا آپ جو کچھ کرنا چاہتے ہین۔ اُس کے لئے یہ لفظ بالکل موزون ہوگا۔ "حقیقت" معنًا کچھ ہی ہو لیکن اس سے بوئے قدامت آتی ہے۔

اگر معارف اور الناظر آپ دو نو صاحبو نکے ہاتھ مین ہوا تو کیا کہنا ہے سنجیدہ لٹریچر پر بہار آجائیگی زلیخا۱ مین لکھنؤ کی شستہ رفتہ زبان کا دعوی کیا گیا ہے لیکن ایک موقع پر نند بھاوج

---

۱ ایڈیٹر حقیقت کا ایک ناول، جسے مکتوب الیہ کے نام معنون کیا گیا تھا

کی گفتگو اور اُس کا لب ولہجہ اس قدر عامیانہ اور سوقیانہ Slang ہے کہ ایک بھٹیاری کی زبان بھی اس بھدے پن کا تحمل نہین کر سکتی - فاطمہ شوخ سہی لیکن بے باکی مین بھی ایک انداز ہوتا تھا۔ اظہار سے زیادہ خیال کے لئے بعض نکتون کو چھوڑتا تھا۔ لیکن اِن نزاکتون پر آپ کی طرح دوسرون کی نظر نہین پڑے گی - بہتیرے سمجھین گے تصویر کے دو تو رُخ ہین بُرے کو زیادہ نمایان کر کے دکھایا ہے - اور یون مقصود ہاتھ سے نہین گیا

سلیمانؔ اعظم تو اس طرح گئے جیسے کسی کے سر سے سینگ "دکعبہ سے پہلے عزم لندن کا"! ان سے یہ پوچھنا رہ گیا کہ تنہا آئین گے یا وہان سے بھی لائین گے - مولویون کے لئے تعدد حرم ناجائز نہین ہے کیا اچھا ہوتا اگر یہ اپنے مغربی سفر کے تحضرات روزنامچہ کی صورت مین مرتب کرتے جاتے - اگر یہ اپنی مولویت سمندر پار چھوڑ آئے تو کام کے آدمی ہو جائین گے

مذہب وعقلیات مین یادش بخیر

عیاری نے دریا کو کوزہ مین کس کس کے بھرا ہے اور صدیون کا زنگ چھڑایا ہے - میری رائے مین جو حضرات خواہ مخواہ معقولات کو منقولات سے بھڑاتے ہین اُن کے لئے اس لکچر سے ایک نیا تاریخی دور شروع ہوتا ہے

ابوالحسنات نے بھی خلافت پر اچھا لکھا۔ آپ "پیام امن" لکھین یا کچھ اور مین تو آپ کے قلم کا شیدائی ہون لیبانؔ نے بھی اس موضوع پر کچھ لکھا ہے - وہ بھی پیش نظر ہوگا - بہر حال وظیفہ اگر جاری ہو گیا ہو تو قسطین ادا کرنا شروع کر دیجئے - فلسفہ جذبات

لہ مولانا سلیمان وفد خلافت مین لندن روانہ ہوے تھے

کے نئے ایڈیشن کی کب تک امید ہے؟ "اردو لٹریچر کی "تاریخ نثر" پر آپ کب تک قلم اُٹھائین گے

مین فلسفہ اور لٹریچر مین جہانتک آپ کے دل و دماغ کا تعلق ہے متوازیت چاہتا ہون شبلی بڑے آدمی یونہی ہوئے۔ کبھی کبھی اپنے خاص موضوع سے ہٹ جایا کرتے تھے

مہدی

عباری کی سرگذشت اُن کے خط سے معلوم ہوئی۔ اور فکر ہوئی کہ آزادانہ دماغی مشاغل کے لئے کیا صورت نکالی جائے غالباً احمد آباد سے آ گئے ہون۔ ایسٹر کی تعطیل مین آپ وہ کہان ہون گے؟۔ یا آئیے یا بلائیے۔ مین نے پہلے بھی کبھی لکھا تھا مدت ہو گئی۔ باتون کو ترس گیا عباری کی تو صورت بھی نہین دیکھی "پیام امن" کا ماخذ جہان تک گندھی کی تلخیص کا تعلق ہے بہت پسند نہ آیا۔ کہان تک پھیلائے گا؟۔

آپ کے خط کم ملتے ہین۔ آپ کا بھتیجا پوچھتا ہے جامع اللغات (۶/-) غیاث اللغات (۳/-) سے کہان تک ضخیم تر اور مستند ہے؟۔

م۔ ڈیراپور۔ ۲۶ مارچ ۱۹۳۲ء

تحصیل ڈیراپور ۔ ۱ اپریل ۱۹۳۲ء

پیارے ماجد عنایت نامہ مل گیا تھا۔ جواب مین دیر اس لئے ہوئی کہ آپ کو

لکھنا لکھانا بھی میرے لئے مشغلۂ عیش سے کم نہین پچھلے دنون گرمی بہت رہی اس لئے قلم اُٹھا اُٹھا کر رہ گیا

عباری کے لئے آجکل دار المصنفین کی نظامت خالی ہے اِنکو قطعًا وہان جما دیجئے دنیا مین یہ لازمی نہین کہ جو کچھ ہو میرے آپ کے نقطۂ نظر کے مطابق ہو۔ خیال کا پورا نہ ہونا ہی "آرزو" ہے اور یہی کشمکش سلسلۂ حیات کی وہ کڑی ہے جو بقائے ہستی کی ضامن ہے جس روز یہ نہین ہم بھی نہین عباری سا فلسفی اور ذخیرۂ خواہشات کو کم کرنا چاہے سمجھ مین آنے کی بات نہین زندگی تو بس اسی کا نام ہے کہ حال کچھ ہے خیال کچھ ہے مجھے سیج پر جوانی کی ورزش مین (آپ ان تصریحات کے لئے معاف فرمائین گے) اتنا لطف نہین آتا جتنا ریشمی آنچل کے باریک تارون مین

"حبابے خاستہ از بحر کافور"

کا تصور پاکیزہ پیدا کر سکتا ہے جس کی لطافت ثقل کامیابی کو برداشت نہین کر سکتی۔

خیال ہی مین مزے وصل دلربا کے لئے

لئے جو بوسے تو ہونٹون سے بھی چھپا کے لئے

خیر تو مطلب یہ ہے۔ کہ دار المصنفین مین وہ کچھ دنون بیٹھ تو سکین گے اور رفتہ رفتہ اُن کی غیر معمولی قابلیت کے قرینۂ شواہد سے ایسی صورت نکل آئیگی جو اُنکے زاویۂ نگاہ سے بھی اُن کے لئے موزون ہو۔ کانپور آنے کی امید دلائی تھی پھر پتہ نہین لگا مین سمجھتا ہون۔ ڈیرا پور کی ٹھوکر لکھنؤ کی ثقاہت مآبی کے لئے سنگِ راہ ہوگی۔ اس لئے بجائے اس کے کہ آپ لوگون کو دعوت دیجائے مین خود ہی آؤن گا

"نوائے کیمبرج"، نام بہت پیارا ہے۔ آپ کے لائق ولایتی دوست کا پہلا مضمون مین نے دلچسپی سے دیکھا

"روح الاجتماع"، دیکھکر بہت خوش ہوا۔ سچ یہ ہے عربیت کے ساتھ جہاں انگریزیت سموئی گئی۔ پھر ذخیرۂ الفاظ اور فقرون کی برجستہ اور چسپت ترکیب ترجمہ کو مستقل تصنیف بنادیتی ہے۔ عبارت مین یہ رنگ بہت گہرا ہے۔

آپ نے انگریزی کے بعد عربی پڑھی۔ تاہم ادائے خیال مین وہی زور اور بیساختہ پن پاتا ہون۔ جو اُن لوگون کا حصہ ہے۔ انگریزی جنکی زبان ثانی ہے۔ اور یہ ایک استثنا ہے

روح الاجتماع کا مقدمہ پڑھکر باوصف اِس کے کہ آپ کے مجتہدانہ خیالات کا رنگ رچا ہوا تھا۔ مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ مین ایک حد تک مرعوب ہوا۔ بڑی بات یہ ہے کہ لیبان کے اکتشافات نفسی تعلیمات قرآن سے نہین بھڑائے گئے

اب آپ مہربانی فرماکے "اخلاقیات"، کو لیجیے۔ اور تربیت پر نفسی حیثیت سے نظر ڈالئے۔ کیونکہ اُردو مین جسقدر مواد ہے وہ غیر مرتب اور ناقص ہے۔ لکھنے والے کی معلومات کی وجہ سے پہلو بچا جاتے ہین سب تو سب شبلی نے الغزالی مین احیاء العلوم کو بہت سراہا تاہم اخلاق پر مستقلاً اظہار خیال نہین کیا۔ نہ قدیم کو جدید اخلاقیات سے ٹکرایا۔

آپ کی نئی تصنیف کا نام "فلسفۂ امن" ہو تو کیا ہرج ہے، آج کل ایک نیا

عنوان "اردو شاعری کی بسترخی" پیش نظر ہے۔ لیکن مجھے زیادہ کھلنا پڑے گا۔ آپ ڈانٹین گے کہ ابتذال ہے۔

کہکشان کی برادری مین ایک اور اضافہ ہوا۔ "شباب اردو" آپ نے دیکھا ہوگا

فدائی مہدی

یہان کی "نفسیات تعلیم" پر آپ نے کچھ نہین لکھا۔ نہ تعلیم و تربیت کے نازک فرق اور مصطلح امتیازات پر نظر ڈالی نتیجہ یہ ہے کہ اردو مین اسوقت تک یہ بحث جس معیت کے ساتھ طے ہونی تھی نہین ہوئی اخلاقیات کا وہ حصہ جس مین خصائل نفسی ایک حد تک تغیر پذیر مانے گئے ہین دائرہ تربیت مین آجاتا ہے۔ یہ بات بتانے کی تھی کہ اثر پذیری کی حد کیا ہے اور کہان تک آپ برے کو اچھا بنا سکتے ہین

ظفر الملک تو ہاتھ سے گئے۔ اور ان کے ساتھ شاید ان کا اتنا ظرف بھی عیاری کا کچھ پتہ ہے؟ آپ کا مکان کثرت افراد کی وجہ سے گویا سرا ہے کام کا موقع وہ بھی اس گرمی مین کچھ ملتا ہے؟

م ڈیرا پور۔ ۷ر جون ۱۹۲۰ء

تحصیل ڈیرا پور۔ ۴ر اکتوبر ۱۹۲۰ء

پیارے ماجد اورنگ آباد سے واپسی کے بعد مین سمجھتا تھا آپ کی قلم آزمائی

کے لئے اتنی باتین مل جائین گی کہ میری یاد ناگزیر سی ہوگی لیکن آپ کو اتنی فرصت کہان؟
سُنا "ولایتی مسافر"[1] کے لینے کے لئے آپ بمبئی پہونچے اور مجھ پر یہ اور ستم ہوا کہ عبارہی شریک سفر تھے

کہئے مسائل حاضرہ سے آپکو کہان تک دلچسپی ہے؟ آج کل اچھے اچھے دماغ مختل ہو رہے ہین جس ملک مین سرے سے مشترکہ قومیت کا پتہ ہی نہ ہو وہان کسی اتحاد عمل کا وجود ایک وقتی اور سیاسی لہر ہے جو ریت کے پیوستہ ذرات سے زیادہ مستحکم نہین۔ ملکی آزادی کا کیا کہنا یہ ایک قدرتی حق ہے لیکن سوال یہ ہے ابنائے وطن کے مقابلہ مین ہمارا حصہ رسدی کیا ہوگا؟ اس کے آثار دیکھتے جائے۔

"گائے کا تو کچھ ٹھکانا" بھائی گاندھی نے کیا
شیخ جی کا اُونٹ کس کل بیٹھتا ہے دیکھئے

مجھے جو کچھ فکر ہے غریب "اونٹ" کی ہے۔ گاؤ کُشی قریب قریب بند ہوئی لیکن کتنا سستا سودا ہوا؟ کسی کے مُنہ سے یہ نہ نکلا تم اُردو کے گلے پر چھُری پھیرنا چھوڑ دو۔ تو ہم بھی گائے کے خون سے دستکش ہوتے ہین "توازن قومی کے لحاظ سے یہ جچتی ہوی شرط کسقدر وقعت کی چیز ہوتی

گندھی جی پڑھاتے ہین ہندی اُردو ایک چیز ہے، ہمارا رسم الخط داہنے ہاتھ سے نہ لکھا بائین ہاتھ مین قلم لے لیا۔ بات ایک ہی ہے جیسے مسلمان بھائی راضی ہو جائینگے

---

[1] مولانا سید سلیمان

تعجب نہیں یہ ایک دن ہو کر رہے مسلمان اب ہوم رُول نہیں چاہتے "سوراجیہ" کے دلدادہ ہیں جس کی ابجد ہندی ہو گی۔ اور تو اور علما میں مادۂ اجتہاد پہلے بھی نہیں تھا، رہی سہی عصبیت بھی جاتی رہی۔ ایک مشرک کے منہ سے جہاں کوئی کلمہ نکلا فرنگی محل بھی ہاتھ باندھ کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔ اور تکبیر شروع کر دی!

ظفر علی، اسحق علی مفت ہاتھ سے گئے۔ ابھی دیکھتے جائیے کس کس کی شامت آتی ہے۔ مزہ تو یہ ہے کہ اس کا نام قربانی رکھا گیا ہے۔ علیگڈھ کا طبقہ الٹ چکا تھا۔ وہ تو ایمان گیا ہی تھا خدا نے رکھا۔ اس خلط مبحث میں ادبیات کا خدا ہی مالک ہے

معارف نکلا جاتا ہے غنیمت سمجھتا ہوں۔ آپ کے "پیام امن" کا انتظار ہی رہا۔ اس درمیان میں آپ کیا کرتے رہے۔ عبارئ استدر، بوئے غیر" کے شائق نکلے کہ میرا نام ہی نکل فہرست میں نہیں رہا۔ کہیں ملجائیں تو یہ چند سطریں دکھائے

پروفیسر براؤن کی تاریخ پرشین لٹریچر کی تیسری جلد اگست میں آگئی تھی قیمت -/27 ۱۳-۱۴ "مقالات پر شبلی نعمانی"، اور شعر العجم کا حوالہ ہے پڑھ کر جوش میں آگیا کہ شبلی زندہ ہوتے تو اُن کو اپنا درجہ معلوم ہوتا۔ اس کا افسوس ہے کہ براؤن کو شعر العجم کی صرف ۲ جلدیں ملیں وہ بھی تذکرۂ شعرا کی حیثیت سے۔ شبلی کی اصل موضوع یعنی ارتقائے شاعری اور خاص کر فردوسی پر جس طرح داد تنقید دی گئی ہے اُس کی نظیر نہیں ہے اس کا ذمہ دار دار المصنفین سے زیادہ آپ کے قلم کا امساک ہے تنقید نہ سہی چند صفحوں میں اگر کتاب کی "نفسیت" کی تقریب کر دی گئی ہوتی۔ اور شعر العجم کے پانچ حصے ایک یا دو ضخیم جلدوں میں مجلد کرا کے بھیجدیے گئے ہوتے

توبراؤن کے اقتباسات ،،شعر العجم،، کو یورپ مین بھی زندہ رکھتے ۔ کیا دو شبلی سوسائٹی،، مین اتنی بھی استطاعت نہین ہے!

،، ولایتی مسافر،، اگرچو کا یعنی کوئی مکمل جلد ساتھ نہین گئی تو اُن کی محرومیت کو کیا کہوں

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ۔ اب بھی موقع ہے ۔ براؤن کی چوتھی جلد کے صفحات کھلے ہوئے ہین ۔ فوراً تلافی کے لئے طیار ہو جائیے ۔ اور ایک فنڈ کھول دیجئے شبلی کی تمام تصنیفات کیمبرج تک آپ کے مختصر نوٹ کے ساتھ پہونچ جائین ۔ تو میرا ارمان پورا ہو جاتا ۔ جواباً لکھئے اور مفصل لکھیئے

انجمن اُردو کی رپورٹ بابت ۲۵ء پہنچی تھی ۔ صرف ایک نئی کتاب "مبادیٔ صحت" (دیباچہ صحت) ملی "فلسفۂ جذبات" کے طبع ثانی کی فرد اسے انتظار غیر محدود ہے ۔ حالانکہ دکھایا گیا ہے کہ شایع ہو چکی! ایک ضروری بات رہ گئی سید الطائفہ نگرانی طلب ہین انکو دار المصنفین مین نظر بند رکھئے گا

ہمیشہ آپکا مہدی

بے نیازی کی بھی ایک حد ہوتی ہے!

نفسیات پر آپ کی ،، مبادیات ۔ ،، پیام امن ،، ،، فلسفۂ جذبات ،، نقش ثانی ان مین سے ایک بھی نہین ملی ۔ خیر تو ہے ۔؟

م ۔ ڈیرا پور ۔ ۱۹ سـ ۱۹۲۶ء

مولوی عبدالباری ندوی کے نام

پیارے جناب   آپ کا لطیف اور نکتہ خیز عنایت نامہ مین نے نہایت خوشی
سے دیکھا اور ممنون ہون کہ آپکو میرا خیال آیا "الناظر" جہانتک مین دیکھ سکا یہ صلاحیت
رکھتا ہے کہ رفتہ رفتہ آپ کا ادبی تخیّل پورا کر سکے جو اس پرچہ کے اجراء کی علت غائی ہے
جس کی ضمانت کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ ایک سے زیادہ لائق اڈیٹرون کے قلم کے سایہ
مین ہے۔ اس صوبہ مین کوئی علمی پرچہ آپ کے پیش کردہ مختص النوع مقاصد کے ساتھ
"نوجوانانِ قوم" کے ہاتھون مین نہین تھا۔ اور شکر ہے کہ اس کمی کے احساس کے
ساتھ آپ نے ایک بہت بڑی ضرورت رفع کی۔ "ہونہار برواکے چکنے چکنے پات"
"معاشرت انسانی مین عورتون کا درجۂ تناسبہ" بہت پسند آیا "مذہب کی ضرورت"
بھی تاریخی جدّت کے ساتھ دلچسپی سے خالی نہین اسی پیمانہ پر لکھتے لکھاتے رہیئے۔ کم سے
کم ایک مضمون خالص فلسفیانہ رنگ مین ہو جسے جامعیت اور رکھ رکھاؤ کی حیثیت
سے آپ اختراعِ فائقہ (ماسٹر پیس[1]) کہہ سکین ہم کو عام مذاق کی رعایت کی ضرورت نہین
بلکہ ناظرین کے دماغی اُفق کی توسیع کرنا ہے اور یہ اُس وقت تک ممکن نہین کہ جو کچھ کیجئے

---

[1] ایران شہر نے اس کے لئے "شاہکار" کا لفظ استعمال کیا ہے

دوسروں کی عام رفتار سے الگ ہوکر اپنی کہیں سے بھرتی نہ ہو۔ موضوع خیال اتنا اچھوتا ہو جسے اوروں کے قلم نے مس نہ کیا ہو

یہ لکھ رہا ہوں۔ مگر دل میں یہ چور موجود ہے۔ کہ آپکے پاکیزہ لٹریچر کے قدردان اور وہ بھی زر بکف کہاں سے آئیں گے۔ نئے گروہ میں اس وقت تک صحیح مذاق علمی کا پتہ نہیں نہ پڑھنا لکھنا ضروریاتِ زندگی میں داخل ہے۔ قومی لٹریچر سے بیگانگی ایک طرح کی نمود سمجھی جاتی ہے۔ اور سچ یہ ہے کہ انگریزی شاید کچھ آتی بھی ہو اُردو تو خیر سے قطعاً نہیں آتی۔ انگریزی کی غیر ضروری آمیزش نے روزمرہ کا جس طرح خون کر رکھا ہے آپ دیکھ رہے ہیں۔ اس پر ستم ظریفی یہ ہے کہ کسی کو احساس نہیں۔ مغربی تمدن اور شائستگی کے دلدادہ جہاں یورپ کی تقلید پر مٹے ہوئے ہیں، اس خاص معاملہ میں اجتہاد سے نہیں چوکتے۔ یعنی تکلفات زندگی کے دو اسراف کے ساتھ بھی قومی لٹریچر پر کچھ صرف کرنا جرم ہی نہیں بلکہ ایسا گناہ ہے جس کی قطعاً باز پرس ہو کر رہے گی

ایسے افراد، معاف کیجئے کہاں تک قوا ٹا اس لائق ہیں کہ آپ کے خیال کی تصویر مربی ہو سکیں ؟ لیکن اس وقت "فلسفۂ مایوسی" کو چھیڑنا نہیں چاہتا ان چند سطروں سے آپ کے پرچہ کا "خیر مقدم" منظور ہے۔

موقع ملا۔ تو مغربیت کے ساتھ نئے نئے عنوان زندگی جو پیدا ہو گئے ہیں۔ اون میں سے کسی بحث کو چھیڑوں گا

آپکا "ایم مہدی حسن"..

تحصیل اکبر پور۔ کانپور ۔ ۲۸۔ مئی ۱۹۱۸ء

مکرمی۔ "تصورات کلیہ"[1] پر آپ کے خیالات مین نے نہایت دلچسپی سے دیکھے تھے۔ پچھلے "الناظر" مین آپ کی لائق رشک "مادیت" دیکھکر پھڑک گیا اور آج آپ کو لکھنے کی مسرّت حاصل کر رہا ہون

کیا اچھا ہوتا اگر آپ فلسفۂ جدیدہ کے اُن مسائل پر جو ظنیات سے آگے بڑھکر یقینیات سائنس کے دائرہ مین آگئے ہین، ایک ایک کرکے طبع آزمائی کرتے۔ جس سے اُس نقصان کی تلافی ہو جاتی۔ جو ہمارے روشن خیال علما کی کم توجہی سے آج تک ہوتا رہا "الکلام" مین علامۂ شبلی نے فلسفہ پر جو کچھ لکھا آشنائے فن ہو کر نہین لکھا۔ جدت و اجتہاد نے "روحانیت" کو اس قدر پھیلایا کہ "نفسیت" بھی غائب ہو گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کتاب پایہ سے گر گئی

آج تک "ارتقا" کا مسئلہ ہمارے ثقہ اہل قلم کے لئے بندر کا کھیل ہے۔ کوئی صاحب لکھتے ہیں تو پہلو بچا بچا کے۔ یعنی یہ نوعیت اس لائق نہین کہ اُن کے ذاتی مجتہدات کا ایک جزو ہو سکے سُنی سُنائی بات ہے جو بسبیل تذکرہ، قلم سے نکل گئی۔ ارکان ندوہ نے جرأت کرکے کچھ لکھا بھی۔ تو آیات قرآنی سے بھڑانا شروع کر دیا۔ اس پر بھی تسکین نہوئی۔ تو آخر مین "واللہ اعلم بالصواب" سے سارے مضمون پر پانی پھیر دیا۔ سُنتا ہون موروثیت بڑی سخت چیز ہے۔ اثر جلد زائل نہین ہوتا۔ لیکن آپ معزز مستثنیات مین ہین۔

---

[1] یہ مضمون "معارف" مین چھپا تھا۔ مکتوب الیہ کے نام مرحوم کا یہ سب سے پہلا خط ہے

بہرحال سائل جدیدہ پر لکھئے اور فلسفۂ قدیمہ سے ٹکراتے جائے قدیم فلسفہ جو تمام تر یونانیون سے ماخوذ ہے اور جسے تقویم پارینہ ہونا تھا وہ آج بھی مسلمانون کے سر کا آسیب ہے۔ اس کی دھجیاں اُڑائیے یونانی منطق کی غلطیون پر بھی نگاہ رکھئے۔ اور سلسلہ مین سب کچھ کہہ جائے جو کہنے کے لائق ہے

مسلمانون مین اگر آپ اُن نفوس قدسیہ سے قطع نظر کرلین جن کے ہان فلسفہ مقصود بالذّات تھا۔ تو زیادہ تر تعداد آپ کو متکلمین کی ملے گی۔ جن کی غایت صرف یہ ہوتی تھی۔ کہ مذہب کے مقابلہ مین جہان تک ممکن ہے فلسفہ کو نیچا دکھایا جائے

یون سمجھئے کہ لحاف کا جھول جھال تھا کہ کچھ استر سے لیا اور کچھ ابرہ سے اور کھینچ تان کر دونو کو برابر سرابر کردیا

یہی ترکیب ہمیشہ جاری رہی۔ لیکن آپ کے فرائض موجودہ اکتشافات عالیہ کے لحاظ سے کچھ اور ہون گے

علامۂ شبلی نے "فلسفہ یونان و اسلام" کے سلسلہ مین فلسفۂ قدیم و جدید کا موازنہ کرنا چاہا تھا۔ لیکن یہ کوشش مجھے افسوس ہے کہ ناتمام رہی۔ میری خواہش تھی کہ آپ کے ہاتھون سے اس کی تکمیل ہوتی

مہدی حسن

تحصیل اکبرپور۔ کانپور۔ ۳۔ اگست ۱۹۱۸ء

مکرمی آپ کے عنایت نامہ کا جواب اتنے دن کے بعد آپ کو تعجب ہوگا۔

لیکن مین اس درمیان مین اپنے مستقر سے دُور اور کسی قدر غیر مطمئن رہا

کل "مبادی علم انسانی" کی ایک جلد نے آپ کی یاد تازہ کردی اور ضبط نہ کرسکا اس لئے چند سطرین آپ کی نذر ہین سرسید کا خیال تھا کہ ترجمہ مین جب تک مجتہدانہ رنگ نہو بہت کام کی چیز نہین۔ کسی زبان کا قالب اگر بدلا جائے تو آشنائے فن ہوکر۔ یعنی علمی مسئلہ اس طرح لکھنے والے کی رگ و پے مین پیوست ہوجائے کہ وہ مُجدّدًا اظہارِ خیال کرسکے جس سے ترجمہ، ترجمہ نہین رہتا۔ بلکہ خود ایک مستقل بالذات چیز ہوجاتی ہے

اردو لٹریچر مین جس قدر اونچے درجہ کا مواد موجود ہے' آپ کی اجازت سے یہ کہنا چاہتا ہون کہ وہ ایک ایک کرکے میرے پیش نظر ہے۔ لیکن آپ کی کتاب پہلی کتاب ہے جس مین مصنف کے خیال کے سایہ مین اس قدر بیساختہ پن اور عالمانہ خوش ترکیبون کے ساتھ ادائے خیال کیا گیا ہے۔ عربیت کا یہ اثر ہے کہ سلسلہ بیان مین کہین سے آپکی اُردو کی ناداری محسوس نہین ہوتی اور یہی کمال اجتہاد ہے۔ اسکی وقعت اور بڑھجاتی ہے۔ جب مین خیال کرتا ہون کہ ایک نہایت نازک اور دقیق مسئلہ پر پہلے پہل قلم آزمائی کی گئی ہے۔

ذہن کے سوا عالم مادی کا موجود فی الخارج نہونا ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس سے پڑھنے والون کو بمشکل مناسبت ہوگی لیکن یہ گتھی جس طرح سلجھائی گئی ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ آپ اس حد تک کامیاب ہوسکے۔

آپ کی "مادیت"، مضمون الناظر سے متاثر ہوکر مین نے ماجد صاحب کو لکھا تھا

کہ ایک "رقیب" پیدا ہوا۔ انھون نے آپ کے ساتھ اپنی خصوصیات جتائین اس لئے مجھے
یہ تاویل کرنی پڑی۔ کہ یہ لفظ عجمیون کی اصطلاح مین نہین بلکہ عرب کے محاورہ مین استعمال کیا
گیا ہے یعنی آپ دونو محافظ عقلیات ہین!
آپ "ارتقاء" پر ذرا کھلکر اظہار خیال کرڈالئے
"مبادی" کے دیباچہ مین اسٹائل اور اسٹوڈنٹ کی پیوندکاری کس ضرورت سے
ہے؟ آپ کی انگریزی دانی تو مسلم الثبوت ہے!
اچھا نظر بد کا "اسپند" ہوگا　　　　　مہدی حسن

تحصیل اکبرپورہ کانپور۔ ۳۱۔ اگست ۱۹۱۰ء

برادر محترم　　　عنایت نامہ ملا۔ آپ میری تحریرون کو دلچسپی سے دیکھتے ہین۔ یہ
بھی ادبی اخوۃ کا نتیجہ ہے۔ ورنہ مین تو صرف باتین بنانے والون مین ہون لیکن انسان
کے دماغی افق کی توسیع یعنی عقلیات کی موشگافیان درحقیقت ایسی چیز ہین۔ جن پر ہر زبان کا
لٹریچر ناز کرسکتا ہے۔ اور یہ آپ اور آپ کے "رقیب" کا حصہ ہے!
مین مانتا ہون کہ حال کچھ ہے۔ خیال کچھ ہے۔ لیکن اسی کشمکش اور جدوجہد کا نام زندگی
ہے۔ اور یہی بے اطمینانی آپ سے کام کرائے گی
حیدرآباد کی حالت آپ دیکھ رہے ہین جس کی طرف متوسلین کے سوا ان کی بھی
آنکھین اُٹھ جایا کرتی تھین جو دنیا مین کچھ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن کافی ذرائع کے نہونے

سے دل کا ارمان دل ہی دل مین رہتا تھا۔ ریاست نے بہتیرون کی حوصلہ افزائی کی
لیکن مستحقین کی کم۔ علامۂ شبلی کے بیشک تین سو ہوے

عید ہوی ذوق مگر شام کو!

یعنی عمر کے آخری حصّہ مین جب وہ بہت زیادہ اُس سے فائدہ نہ اُٹھا سکے

آپ اور ماجد صاحب کے لئے ضرورت تھی کہ قوم کے پاس کوئی علمی سرمایہ ہوتا
جس سے صرف ذاتی مصارف کے لئے دو دو سو دئے جاتے۔ دار المصنفین آپ کا عشرتکدۂ
ادب ہوتا اور وہین چھوڑ دئے جاتے کہ جو جی مین آئے کرو۔ لیکن یہ انہونی ہے۔ ۱۵ برس
پہلے مین نے حضرت شبلی کو لکھا تھا کہ "جو آگ برف کے ٹکرون پر سُلگائی جائے وہ جل چکی"
آج پھر اُس کا اعادہ کرتا ہون۔ بیشک سرسید کے وقت مین دفعتہً ایک تحریک پیدا ہو گئی
تھی لیکن وہ باسی کڑہی کا ایک اُبال تھا کہ آیا اور گیا۔ اب مُلک مین کسی قسم کا مذاق نہین
ہے اور اعلیٰ تر تصنیفات کی تو بالکل مانگ نہین نہ آیندہ ہوگی۔ تو کیا آپ لکھنا پڑہنا
چھوڑ دین گے؟ "شایانِ حال" نہ سہی۔ "مقتضائے نفس" کی مد مین اس مشغلہ کو
رکھئے۔ اور تمام دنیا سے بے نیاز ہو جائے

"شبلی سوسائٹی" مین کہین کہین قابل افسوس اغلاط رہگئین۔ لیکن خوش ہون
کہ قیمت مل گئی اور وہ بھی امید سے زیادہ دیکھئے شعر العجم کے آخری حصّہ کی کب زیارت
ہوتی ہے۔

سلہ مرحوم کا ایک مضمون اس عنوان سے "معارف" مین چھپا تھا۔

ایک دلچسپ عنوان پر ماجد صاحب کی تحریک سے مین نے کچھ لکھا ہے۔ کبھی دیکھئے

بجنسہٖ "ہوش بلگرامی" کے پاس ہے جو آجکل معتوب ہو رہے ہین

"معاصرانہ چشمک[۱]" نیا موضوع ہے۔ پورا دائرہ ہے جہان تک متاخرین ادب کا

تعلق ہے۔ لیکن بالتخصیص مین نے شبلی و حالی کو ٹٹولا

امید ہے آپ اپنا "مقدمہ[۲]" جلد ختم فرمائیے

آپکا مہدی

تسلیم ایسی بھی بے نیازی کیا ہے کہ ہفتون اور مہینون ایک کی دوسرے

کو خبر نہین۔ مین اس لئے نہ لکھ سکا کہ آپ باقیدار تھے۔ اس پھیر مین رہا کہ خود آپ کو

میرا خیال آئے لیکن آپ کو اغیار سے فرصت نہین۔ خیر۔ آپ کی ستم کیشی کے مقابلہ

مین۔ میری وفا کیشی۔ سچ کہئے گا کیسی رہی؟

"معارف" مین "دین حنیف[۳]" کا رنگ غالب ہوتا جاتا ہے اُبالی کھچڑی مین

مزہ نہین آتا۔ زبان چٹخارے ڈھونڈھتی ہے کچھ لکھئے اور لکھنوی "کافر[۴]" سے بھی لکھوائے

---

[۱] مرحوم کا یہ مضمون "معارف" مین چھپا تھا [۲] مکتوب الیہ کا خیال "مقدمہ فلسفہ" لکھنے کا تھا، [۳] اس عنوان سے "معارف" مین مولوی عبدالسلام ندوی اور مولوی ابوالحسنات ندوی کے "مضمون کئی نمبرون مین لکھے تھے نکلے [۴] مولوی عبدالماجد بی۔ اے، جو اس زمانہ مین لکھنؤ مین قیام رکھتے تھے

۱۔ یہ واقعہ (Romantic) ہے۔ شادی (Romantic)[سلہ] ہے اس کے لئے کوئی لفظ بتایئے۔

۲۔ (Institution) کے لئے مین نے ایک موقع پر "نظامات ادب" لکھا۔ لیکن وہ خاص موقع کے لحاظ سے موزون تھا۔ مین ایسا لفظ چاہتا ہون جس مین انگریزی مفہوم کے اطلاق عمومی کی پوری جامعیت ہو

کیا مصر والے (Table talk)[۲سلہ] کے لئے متفاکہات استعمال کرتے ہین۔

م اکبر پور ۲۲ سنہ ۱۹۱۸ء

تحصیل اکبر پور۔ کانپور۔ ۲۱۔ نومبر سنہ ۱۹۱۸ء

برادرم دو عنایت نامے ملے۔ پچھلی غفلت شعاری کی تلافی ہی نہین ہوگئی بلکہ کچھ زیادہ مل گیا۔ اور مین یہی چاہتا تھا

آپ کے عطا کردہ ذخیرۂ الفاظ سے میرا کام نکل جائے گا "افسانہ وش" کی ترکیب اتنی پیاری ہے کہ دیکھتے ہی پھڑک گیا مدت سے خلش تھی۔ ماجد صاحب کی بریئیت مین مشرق مین اچھے اچھے مضامین نکلے۔ اور مجھے حیرت تھی کہ اچھے لکھنے والے جن سے مین واقف نہین۔ ایکدم سے کہان سے نکل پڑے۔ اب معلوم ہوا

"کوئی معشوق تھا اس پردۂ زنگاری مین"

سلہ مکتوب الیہ نے "افسانہ وش" تجویز کیا تھا۔ سلہ مصر والے "حدیث مائدہ" استعمال کرتے ہین

آپ نے "فلسفۂ اجتماع" پر نظر ڈالتے ہوئے نہایت چُبھتی ہوئی بات کہی کہ اگر کوئی چیز لائق اعتراض ہے تو بعض جگہ اُس کا اسلوب بیان ہے جسقدر اختلافات پیش آئے انکا مرکز یہی نقطۂ انحراف ہے۔ "حیدر آباد کی بزم ادب" کے عنوان سے شرق مین مین نے بھی کچھ لکھا ہے جس مین آپ کا ذکر خیر بھی آگیا ہے۔ معلوم نہین پرچہ آپ کی نظر سے گذرا یا نہین؟

ادہر آپ کیا کر رہے ہین۔ کچھ نئے افکار بتائیے فلسفہ پر کلکے کے آخری اجزا مطبع مین پہونچ گئے یا نہین؟

مولوی عبدالسلام "لیبان" کے فلسفہ پر سلیقہ سے اظہار خیال کرتے ہین لیکن لکھتے لکھتے فرماتے ہین کہ "لیبان" کے دلائل پا در ہوا اور نقش بر آب ہین" اس قسم کی تصریحات ایک زبردست فلسفی کے مقابلہ مین تنقید کا وزن گھٹا دیتی ہین ایک دفعہ ٹوک چکا ہون نہین مانتے۔ مولویت کا اثر کسی طرح نہین جاتا۔ ان کو نیک نیتی سے سمجھائیے کہ اظہار رائے سے تشکیل رائے زیادہ وقت چاہتی ہے۔ میرے سیتاپور جانے کی خبر ہے اس سے خوش ہون کہ آپ کے وطن[1] اور ماجد سے قریب تر ہو جاؤنگا

مہدی

تسلیم عنایت نامہ کا شکریہ۔ جواب پھر کبھی۔ "خطیب" مین آپکی جلوہ گری

---

[1] مکتوب الیہ اور مولوی عبدالماجد دریابادی ضلع بارہ بنکی کے ہین۔

"فلسفۂ غالب"[1] کے عنوان سے اگر مختصر نہین ہے تو آپ کے امساک کی کافی حد تک تلافی کردے گی منیجر کو پرچہ کے لئے لکھا ہے۔

(Propriety) کے لئے کوئی لفظ بتائیے۔ ایسے موقع پر۔ گناہ[2] کی پروا نہ سہی۔ لیکن سوسائٹی کے دباؤ سے پروپرائٹی قائم رکھنی پڑتی ہے

Uncalled for کے لئے "غیر مقصود" مجھے پسند نہین

"فلسفہ برکلے"، کی تکمیل مین جسقدر دیر ہے اُس سے زیادہ اُس کی اشاعت مین دیر ہوگی۔ سو برس کی عمر کہان سے لاؤن

مہدی

تحصیل ڈیراپور کانپور ۱۱۔ دسمبر ۱۹۱۸ء

کیمپ ڈیراپور کانپور ۲۷۔ فروری ۱۹۱۹ء

پیارے باری صاحب

مُدت سے مین نے آپ کو کچھ لکھا لکھایا نہین لیکن آپ کی جدید تصنیف دیکھکر ضبط کرنا مشکل تھا۔ اس لئے سرائی دورہ کی سب سے پہلی فرصت مین چند سطرین آپ کے نذر ہین۔ "دیر کلے"[3] مین آپ کا مجتہدانہ رنگ میرا خیال ہے پوری قوت سے بے نقاب ہوگیا ہے۔ کسی فلسفیانہ موضوع پر ادائے خیال آسان نہین لیکن آپ اپنے وسیع ذخیرۂ الفاظ اور اُن کی تراش خراش اور چُست بندش

---

[1] یہ مضمون مولوی عبدالماجد کا تھا۔ کچھ غلط فہمی ہوگئی تھی۔ [2] مکتوب الیہ نے غالبًا "غیر ضروری" یا "نا مطلوب" تجویز کیا تھا۔ [3] "فلسفہ برکلے"

ترکیب کے لحاظ سے۔ بر کلے سے کم سرمایہ دار نہین ہین اور یہی آپ کے لائق رشک لٹریچر کا وہ خاصہ ہے۔ جو اورون سے آپ کو صاف الگ کرتا ہے۔ یہ برجستگی یعنی "زُود رِد آمد" آپکے تراجم مین بھی موجود ہے جن کی لفظی گھس گھس سے علیحدہ ہو کر آپ اصلی خیالات کا قالب بدل دیتے ہین لیکن اس پر مین کچھ زیادہ کہنا نہین چاہتا۔ "مبادی"[1] پر ماجد کے اظہار خیال نے آپ کو دوسرون کی طرف سے بے نیاز کر دیا ہوگا۔ سچ یہ ہے کہ یہ دونو کتابین اگر آپ کے قلم کے سایہ مین ہوتین تو مین خود آپ سے داد لیتا۔

جس ٹھاٹھ سے آپ لکھتے ہین اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ انگریزی دانی کے ساتھ عربی آپ کی زبان ثانی ہے۔

میری ایک نظر۔ آپ کے حریف مقابل یعنی کا فرماجد پر بھی ہے۔ آپ دونو کو ٹکرا کر جو فرق یا آپ کی زبان مین مابہ الامتیاز مین نے پیدا کیا ہے۔ وہ اس قدر نازک ہے کہ بیان سے زیادہ غور کی چیز ہے جسے مین آپ کے سلیقۂ ادبی پر چھوڑتا ہون

مجھے آپ سے شکایت ہے کہ آپ کے فلسفیانہ انکشافات نے مجھے بڑی مصیبت مین ڈالدیا یعنی مین ابھی طرح اس بحث کے سمجھنے کے بعد بھی اشیاء کے وجود خارجی کے خیال سے دست بردار نہین ہو سکتا۔ اور اس کو بھی نہین مانتا۔ کہ آگ اور برف مین کوئی کیفیت خارجی موجود نہین ہے۔ جو کچھ ہے ذہن مین ہے۔ یہ مانتا ہون کہ حاسہ کے سوا کوئی ذریعۂ آگہی نہین۔ بہرحال اگر میری خلش ترقی کرتی رہی۔ اور اس اُلجھن کو دور نہ کر سکا تو اپنے شبہات

---

[1] "مبادی علم انسانی" مولوی عبدالماجد نے ریویو فرمایا تھا

ذرا تفصیل سے عرض کرون گا۔

"ماہیت مادہ"[51] دیکھا۔ "زندہ باشی وجانمن باشی" "ارتقا" کی باری کب آئیگی۔

معارف کی وسیع اسکیم مین آپ کو لائق ماجد کا ہاتھ بٹانا ہوگا

ماجد کے "فلسفۂ غالب" کا کیا کہنا۔ وہ جو کچھ لکھین گے لٹریچر پر احسان ہوگا۔ غالب کا فلسفہ تفسیر القول بمالا یرضی بہ قائلہ تو نہین لیکن جو رکھ رکھاؤ غالب سے منسوب کیا جاتا ہے اُن مین سے اکثر "نکات بعد الوقوع" ہین۔ مین یہ نہین کہتا کہ حکیمانہ صداقتین اونکے کلام مین موجود نہین سوال یہ ہے کہ جس فلسفیانہ سانچے مین ہم اوس کو ڈھالنا چاہتے ہین۔ کیا شاعر بھی ہر جگہ اس نکتہ سے واقف تھا؟ اسی مین ذرا مجھکو کلام ہے۔ اور یہی پہلو غور طلب بھی ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے۔؟ میری خاطر سے نہین لگتی ہوئی بات کیئے آپ کی مختصر نگاری سے میری تسکین نہین ہوتی۔ جواباً لکھئے تو ذرا تفصیل سے "برکلے" کے بعد آپ کا خاکہ ذہنی کیا ہے یعنی آپ کیا کر رہے ہین یا کیا کرنا چاہتے ہین؟

ایک صاحبہ جو پاس بیٹھی ہین۔ اس خط کو دیکھکر فرماتی ہین۔ تم سرسری خط مین جو کچھ لکھدیتے ہو بڑے "مضمون" مین بھی اُس کی سمائی نہین ہو سکتی۔ کیا یہ سچ ہے؟[52]

---

[51] مکتوب الیہ کا یہ مضمون "معارف" مین چھپا تھا

[52] بالکل سچ ہے۔ "رفیق زندگی" کے لحاظ سے مسلمانون مین بہت کم لوگ مہدی مرحوم کے برابر خوش قسمت ہین

اصرار ہے ماجد و باری کا فرق بتاؤ۔ کچھ آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟

مہدی

تسلیم۔ آپ اور علیل! سمجھ مین آنے کی بات نہین۔ موسمی اثر سے بچنے کیلئے مسلمانون کی شراب (یعنی چا) کا دو وقتہ دَور اور معدے کی صفائی کافی ہے۔ اور ہو نہین سکتا فلسفۂ برکلے کا مجدد اس راز سے واقف نہو۔ پھر یہ آپ "شکنِ بستر" کیون بنے؟ سن و سال تو ماشاءاللہ "بستر شکن" ہونے کا ہے۔ بواپسی ڈاک اطمینان دلائیے کہ آپ اچھے ہین۔ دیکھئے بھائی ماجد رام پور سے کیا لاتے ہین۔ خط ملا تھا

ڈیراپور۔ ۳۱۔ مارچ سنہ ۱۹۱۹ء م

تسلیم۔ آپ کی دماغی حالت یعنی فلسفیت جو کچھ ہے معلوم ہے اس پر (عصبی المزاجی[1]) فطرت کی لائق رشک فیاضی ہے۔ رہا ہر مہینہ مین کچھ نہ کچھ علالت کا سلسلہ۔ یہ اگر استیلائے نسوانیت نہین ہے تو آپ معاف فرمائین گے معدہ گنوار معلوم ہوتا ہے اسکا اقرار کیجئے۔ تو آپ کو ایک ایسی چیز پر لگاؤن جس سے کچھ دنون مین شکایت کا قطعی استیصال ہو جائے گا

مہدی

ڈیراپور ۲۳۔ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء

---

[1] مکتوب الیہ کو ڈاکٹر نے ضعف اعصاب تجویز کیا تھا

تحصیل ڈیراپور۔ ۱۳۔ مئی ۱۹۱۹ء

پیارے باری   آپ معاف فرمائین گے بے تکلفانہ مخاطب کرتا ہون معدے کے گنوارپن سے میرا مطلب "قبض" سے تھا کہ یہ کسی نہ کسی پیرایہ مین بھلے آدمیون کو ستاتا رہتا ہے حضرت شبلی باوصف شگفتگی تصنیفات اس کے اثر سے کبھی محفوظ نہ رہ سکے

ہان مجھکو ماجد کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ آپ پونہ کے تعلق کی طرف سے مطمئن نہین ہین، جس سے تکلیف ہوئی جو صورت میرے خیال مین ہے وہ خدا ہی پوری کرے یعنی آپ دونون کے لئے کم سے کم دو دو سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ علمی۔ کا فر ہندوستان مین جس چیز کو آپ "دارالاسلام" کہتے ہین وہان چھوٹے بڑے سب بلا استثنار "دارالجہل" سے بھی گئے گذرے ہین موقع کی کوئی حرکت نہ دیکھئے گا۔ توڑون کا منہ کھلا رہتا ہے، لیکن جہان ضرورت ہے۔ اشرفیون کی جگہ پیسے بھی ہاتھ نہین آتے اس لئے ملازمت کی گھس گھس سے نجات ملنی معلوم۔ انشاء اللہ دوسری صورت نکل آئے گی

کہئے۔ "حالی و شبلی" کی معاصرانہ چشمک" کچھ پسند آئی۔ ایک ہلکا سا وار سیدالطائف[1] پر بھی ہوگیا ہے۔ آپ کے برہنہ خطوط[2] مین زیادہ گنجائش نہین ہوتی

مہدی

تسلیم   ایک مفصل عریضہ آپ کی نظر سے گذرا ہوگا۔ خوش ہوا آپ

---

[1] مولوی سید سلیمان ندوی [2] کارڈ مراد ہین

لائق سفر ہو گئے۔ خدا اماجد کی طرح آپ کو بھی ”حریت نفس“ عطا فرمائے کہ پابندی مین
مشغلۂ سخن کا لطف نہین
میرا خیال ہے کہ وہ دن بہت دور نہیں ہے۔
وطن آپ کب تک واپس ہون گے؟ اور آیندہ۔

ڈیرا پور۔ ۲۳ - مئی ـــــ م

خیر تو ہے آپ کا بالکل پتہ نہین کیا آپ کے رمضان سے میرے مئی کے
شدائد کچھ کم ہین۔ جو ایکدم سے آپ مہر بہ لب ہو رہے ہین۔ تحریری فاقے رند مشرب
دوستون کے لئے کسی طرح موزون نہین روزہ رکھئے نہ رکھئے مگر مجھے یاد ضرور کیجئے

ڈیرا پور۔ ۲۱ - جون ۱۹۱۹ء م

تحصیل ڈیرا پور۔ ۸ - اگست ۱۹۱۹ء

برادرم عنایت نامہ عرصہ ہوا مل گیا تھا۔ ضمیمہ بھی ملا اور خوش ہوا۔ جوش
رقابت نے آپ کے جذبۂ احساس کو اکسایا مین کسی کو چاہون تو کوئی انوکھی بات نہین
لیکن وہ بھی اگر چاہے تو بس سمجھ لیجئے جان کی خیر نہین
نادم ہون کہ آپ کو جلد نہ لکھ سکا۔ آج کی تحریر کفارۂ معصیت کی حیثیت سے ہے

لـه مکتوب الیہ اس زمانہ مین زیادہ بیمار ہو گئے تھے

اور آیندہ کی ضمانت کہ اب ایسی چوک نہین ہوگی۔ آپ نے اپنے چھوٹے بھائی کی علالت کا ذکر کیا تھا گو استفسار حال نہ کر سکا تاہم دل کو تعلق ہے۔ امید ہے اب صحت ہو اور آپ اُن کی طرف سے مطمئن ہون[1]

مین سمجھتا تھا ادبی "رنگروٹون" کی بھرتی نے آپ کو "فلک نما"[2] تک پہونچا دیا ہوگا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے واوی اَودہ پاؤن کی زنجیر ہو رہی ہے۔ میرا ایک طرفہ فیصلہ یہ ہے کہ سردست آپ کو آنکھ بند کرکے اسے منظور کر لینا چاہئے احمد آباد وغیرہ کی مانگ نسبتاً زیادہ لائق توجہ نہین جس اطمینان کو آپ ڈھونڈھتے ہیں اور جو آپ کے علمی مشاغل کے لئے بالتخصیص نہایت ضروری ہے، اسی سلسلہ مین آگے چل کر اُس کی صورت نکل آئیگی اور مین ایک دن دیکھون گا کہ ماجد کے حریف مقابل (!) نے کینٹ اور ہیوم پر چار پانچ سو صفحے لکھکر ڈالدئے۔

افسوس ہوا معارف کے دورِ جدید کے آغاز مین آپ اس طرح غائب ہین جیسے کسی کے سر سے سینگ! میری متجسس نگاہین "توجہ کی ماہیت نفسی[3]" کے بعد اُس کے افکار عالیہ کو ڈھونڈھتی تھین جس کا کم شیدائی نہین ہون۔ بہرحال جوانی مین بھرے ہوئے جوڑے کو جہان تک لائق رشک دماغی تصرفات کا تعلق ہے مین سینہ بہ سینہ اور

---

[1] مکتوب الیہ کے بھائی کے متعلق دق کا شبہہ تھا۔ بفضلہ اچھا ہوگیا۔

[2] حیدر آباد مین "عثمانیہ یونیورسٹی" کے اسٹاف کے لئے مکتوب الیہ کا نام بھی لیا جا رہا تھا۔

[3] مولوی عبد الماجد صاحب کا مضمون ہے۔ "معارف" کے "دورِ جدید" (یعنی جب اس میں ابواب اور صخامت کا اضافہ ہوا تھا) مین شایع ہوا تھا۔

ہم ردیف دیکھنا چاہتا ہون۔ آیندہ پرچے مین لازماً آپ کو کچھ نہ کچھ لکھنا ہوگا۔
"اقبال" سے داد لینا میرے ذمہ کہ اُن کے ہان آپ کی نثر بھی "کلام" [۵۱] کا درجہ
رکھتی ہے۔ آپ کے جوڑی دار پر فلسفیت کا رنگ اس قدر چڑھ گیا ہے کہ لکھنؤ مین
بیٹھکر "جوبن" سے خوش نہین معلوم ہوتے اُن سے پوچھئے

آڑی ہیکل کو چوم رے گی
وہ چیز جو بچھڑا اُٹھی اُٹھی ہے

اس کے لئے کسی لفظ کی ضرورت ہے یا نہین۔ ایک چیز جو قائم بالذات ہو جو حیثیت
محرم (دوسرا کفر) کا قالب بن جائے اور اُسے سانچے مین ڈھالدے جس کی سرکشی
دبانے پر بھی پردے پردے مین راز سربستہ کو فاش کرتی ہو انشا پردازی کو لغات انیش
سے کوئی لفظ دینا ہوگا۔

ایک صاحب (ابوالکلام) "مستی" [۵۲] کے پیچھے پڑے ہین کہ بے لگاؤ اس کا استعمال
سنجیدگی کے خلاف ہے۔ ان کی نسبت یہ نہین کہا جا سکتا کہ

"ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہین"

پینے کا اقرار کرین یا نہ کرین لیکن اس خوش کیف شخص نے مخمور آنکھین (رسیلی نیناں) ٹونا بھری

---

۵۱ ڈاکٹر اقبال نے "فلسفۂ برکلے" پڑھکر مکتوب الیہ کو تحریر فرمایا تھا کہ "برکلے کا فلسفہ اردو مین لکھکر آپ نے زبان اور کلام دونون پر احسان کیا" "کلام سے "علم کلام" مراد تھا۔

۵۲ سامنے آئینہ تھا "مستی" الخ اعزیز لکھنوی کے اس استعمال "مستی" پر مولوی ابوالکلام آزاد کو اعتراض تھا ہمدم مین اسی پر مباحثہ رہا تھا۔

تو دیکھی ہون گی۔ پھر یہ تقدّس ریائی "کیا کفر" نہین ہے؟

سید الطائفہ سے کچھ انصاف کی امید نہین، کہ ان کے ہان یعنی "دار المصنفین" مین کہین سے "عورت" کا گذر نہین۔ ایرانی سبزہ رخی کا نشہ ابھی تک آنکھون مین چھایا ہوا ہے۔ اب تو چار صفحے ہو گئے؟

ہمیشہ آپکا مہدی

تحصیل ڈیرا پور۔ ۳۰۔ ستمبر ۱۹۱۹ء

برادر محترم سب سے پچھلے عنایت نامہ کے بار سے آج سبکدوش ہوتا ہون۔ معارف مین "مذہب اور عقلیات" پر آپ کے چند صفحے دیکھے۔ اُسی کے پہلو بہ پہلو "مجسّمے اور تصویر" کے عدم جواز کا مسئلہ تھا۔ مسلمانون نے فنون لطیفہ کی ایک ضروری شاخ کو ہاتھ نہین لگایا اس لائق افسوس فروگذاشت کا اعتراف بیسوین صدی مین بھی نہین کیا جاتا۔ بلکہ اُس کی سند بہم پہونچائی جاتی ہے۔ آج فنائے اسلام کا اصلی راز یہی ہے، کہ مسلمان عقلی ترقیات کو۔ مذہبی بندشون سے کبھی آزاد نہ کرسکے ترکی اور ایران مین جو کچھ ہو کر رہے گا، وہ اسی "بے عقلی" کے ثمرات پیش رس ہین۔ دنیا مین کوئی قوم ترقی تو خیر۔ باقی بھی نہیں رہ سکتی جب تک وہ مدت کی کشمکش اور ارتقاء تدریجی کے ساتھ اپنے لئے کوئی "مزاج عقلی" نہ پیدا کرسکی ہو۔ خیر۔ اب باقی ہی کیا رہا ہے۔ دور انحطاط سے گذرنے کے بعد موت ایک "خاصۂ طبعی" ہے۔ اور یہ اب بہت دور نہین!

یہ سُن کر خوش ہوا کہ آپ کا مضمونؔ پچاس ساٹھ صفحوں پر قابض ہوگا لیکن دیکھنا ہے کانفرنس اس کو مستقلاً کب تک شائع کر سکے گی۔ اگر دیر ہے تو اس سے تو معارف ہی مین نکل جاتا اچھا تھا

آپ اپنے نئے "ماحول" سے کہان تک مناسبت رکھتے ہین۔ یا دوسرے الفاظ مین کہان تک امید ہے کہ خارجی موثرات کو آپ اپنے میلانِ طبع کے لائق کر سکین

خدا اطمینان دے۔ اور مستقلاً کچھ کام ہوتا رہے مجھے آپ سے بڑی بڑی توقعات ہین یعنی جس کوچہ مین مین آپ کو دیکھنا چاہتا ہون بڑے بڑے حریفِ میدان آپکا ساتھ نہین دے سکتے

ہان جناب "ماجد" ہون یا آپ۔ دونون صاحبون کی یہ "مدرسیّت" میرے سمجھ مین نہین آتی کہ عورت مرد بنا کر پیش کیجائے اور اس سے انشاپردازی کی سنجیدگی پر استدلال ہو مین نے عورت کے "سینہ" کے لئے جس پر "سبزۂ خودرو" نہین ہوتا آپ لوگون سے ایک لفظ مانگا تھا اسی طرح مجھکو اصرار ہے کہ وہ کُرتا نہین کرتی پہنتی ہے۔ کیا یہی حیاسوزی ہے جسے باوصف لذّت کشی آپ بے نقاب دیکھنا نہین چاہتے

آپکا مہدی۔

کیمپ ڈیرا پور۔ ۱۹۔ جنوری ۱۹۱۲ء

پیارے باری ۱۱۔ کی دو سطرین مدت کے بعد دیکھین گرفت سے بچنے

لہ "مذہب و عقلیات" والا لکچر مراد ہے علیگڈھ کانفرنس کی طرف سے شایع ہو گیا ہے

کے لئے یہ اچھا طریقہ ہے کہ اُلٹا کوتوال کوڈانٹا جائے۔ میرے پچھلے عریضہ کو جو احمد آباد حاضر ہوا ہوگا' ایک سہ ماہی ہو چکی جس طرح اُردو کے بعض ماہوار جرائد تیسرے۔ یا چھٹے مہینے نظر آجاتے ہین! آپ نے بھی اتنے دن کے بعد کروٹ لی اگر میرے استقلال کی آزمائش منظور تھی، تو خیر ورنہ یہ تغافل جواب طلب کرنے کے لائق ہے

"مذہب اور عقلیات" پر آپ کے چند صفحے نہایت دلچسپی سے دیکھے تھے۔ جب ہی سے سخت انتظار تھا ابھی تک آپ کا عطیہ پہونچا نہین۔ آج احتیاطاً علیگڈھ "سلطان جہان منزل" کو لکھ رہا ہون

آپ اس درمیان مین کیا کرتے رہے؟ بھائی ماجد تو کچھ نہ کچھ کئے جاتے ہین مین آپ دونو کی دماغی رفتار کو متوازی دیکھنا چاہتا ہون

وہان کب تک پہونچیئے گا جہان کی زمین[51] آسمان ہے سُنا جولائی سے آپ کا تقرر قوت سے فعل مین آئے گا بھئی اب تو "بوسہ بہ پیام" سے تسکین نہین ہوتی[52] لکھنؤ جب آئیے مجھے ضرور بلائیے۔ یا آپ اور وہ[53] ڈیرا پور آئین

"حقیقت" شان سے نکل رہا ہے کچھ ہی ہو مجھے پسند ہے۔ البتہ نام اچھا نہین "قاف" سے ثقیل حرف کی تکرار۔ ایک قدامت طرازی ہے جدت نہین۔ شگفتگی

---

۵۱ حیدرآباد "فلک نما"

۵۲ مکتوب الیہ کو شدید قلق کے ساتھ مرحوم کی روح سے ہمیشہ شرمندگی رہے گی کہ وہ اپنے نادیدہ قدردان کی دید سے ایک بار بھی مُشرف نہ ہو سکا۔ ۵۳ مولوی عبدالماجد صاحب

نہین میرا پرچہ ہوتا تو آنکھ بند کرکے کچھ اور نہ سوجھتی تو "صحافت" رکھدیتا کہ کم سے کم نئی تراش تو ہوتی

"اورینٹیل کانفرنس" کے ضمن مین آپ کے نشتر بہت ہی چبھتے ہوئے تھے "دیباچے مجہول" کی نسبت کیا فیصلہ رہا۔ مین تو سمجھتا ہون بابو انگلش کی طرح یہ ہندیون کی گڑھت ہے ایرانی تلفظ اور کتابت دو نون مین پتہ نہین چلتا

کچھ خبر ہے؟ سلیمان اعظم نے "نہین نہین" پر بھی ایک بلقیس پیدا کرلی لیکن ڈولا "دار المصنفین" مین نہین اترا پری (اگر ہو) غائب ہے اس کا بھی افسوس ہے کہ عہد زفاف (ہنی مون) بستر علالت پر گذرا۔ جوان بیوی باطن کے رنگیلے مولویون کے لئے "طلائی زنجیر" ہوتی ہے۔ اور خود شوہر گلے کا ہار دیکھنا ہے سید الطائفہ کا لٹریچر کہانتک اس "دو آتشہ" سے متاثر ہوتا ہے۔ محمد علی چھوٹے رانچی کا چاند بھی گہن سے چھوٹا خدا ہی ہے جو یہ ادبی تبلیغ کو پھر اپنا مطمح نظر بنائین۔ جو آؤ بھگت ہو رہی ہے اُس کے لحاظ سے تو یہ دنیا مین سماتے نظر نہین آتے خیر خدا ماجد و یاری کو جلائے

مہدی

---

[1] پروفیسر عبد القادر ایم۔ اے نے "اورینٹل کانفرنس" پونہ مین "یائے مجہول" پر ایک محققانہ مضمون پڑھا تھا۔ مکتوب الیہ بھی اس کانفرنس مین شریک تھا اور "حقیقت" مین اس پر چند سطرین لکھی تھین

[2] مولوی سلیمان صاحب نے دوسری شادی کی۔ عقد کے دن وہ بیمار تھے

ڈیرا پور۔ کانپور۔ ۱۸۔ فروری ۱۹۲۰ء

برادرم آپ کا مفصل عنایت نامہ زیر جواب تھا "مذہب و عقلیات"
بھی پیش نظر تھا کہ آج ماجد کے خط سے معلوم ہوا آپ کسی وجہ سے غیر مطمئن ہو رہے ہین
چونکہ نوعیت معلوم نہین، اس لئے سخت خلش ہے

براہ مہربانی بواپسی ڈاک لکھئے۔ کیا صورت پیش ہے ڈیرا پور گھر کی حیثیت
سے ہمیشہ آپ کے خیر مقدم کے لئے تیار ہے اور اُس کا فخر ہوگا اگر آپ اُسے اپنے غائبانہ
خلوص کا مرکز بنا سکے

بہت سی باتین لکھنی تھین

مگر غیر شگفتہ روانی قلم تحریر کا حق ادا نہ کر سکے گی اس لئے آیندہ موقع کے لئے اُٹھا
رکھتا ہون

ہمیشہ آپ کا

مہدی

مولوی سید مقبول احمد سمدنی کے نام

دسمبر ۱۹۱۶ء

پیارے جناب جی چاہتا تھا کہ آپ کو بے تکلفانہ مخاطب کرون لیکن شاید آپ اسے مذموم جرءت پر محمول فرماتے اس لئے مجھ مین آپ مین پہلے سمجھوتہ ہو جانا چاہیئے

کیا آپ وہی صاحب ہین جن کے والد ماجد گورکھپور مین کبھی ڈپٹی کلکٹر تھے آپکا حلیۂ مبارک۔ بوٹا سا قد، چھریرا جسم (سنا اب نہین رہا) اور ہندی شاعری کا مرغوب یعنی کچھ دبتا ہوا رنگ۔ آج تک یاد ہے

آپ سوداگر محلہ کے کسی مہدی حسن سے واقف ہین جس کو آپ کے ہم سبق ہونے کی مسرت۔ تو بہ عزت حاصل تھی

اگر اس کے جواب مین آپ "ہان" کہہ سکے تو بے وطنی مین دفع اجنبیت کے لیے معمولی سہارا بھی بہت ہوتا ہے۔ آپ تو پھر بھی بڑی چیز ہین۔

بڑے صاحب سے ابتک سلام نہین ہوا۔ مینے اجازت مانگی تو جوابًا ارشاد ہوا کہ ۱۱ کے بعد ممدوح فتحگڈھ مین ہون گے اور اُس وقت مجھے شرف باریابی حاصل ہوسکیگا

پروگرام مین کچھ تغیر ہو تو مطلع فرمایئے گا

آپ کا مہدی حسن

کیمپ چھپرا مؤ - ۱۴ - دسمبر ۱۹۱۶ء

پیارے مقبول آپ کے خوش سواد نکتہ خیز اور لطیف عنایت نامہ کی اگر داد دیتا ہون تو اس لحاظ سے کہ آپ نے نقاد کے "صحافی" کو سراہا ہے۔ ہم دونو "حاجی" ہوئے جاتے ہین لیکن سچ یہ ہے۔ کہ آپ کے دایرۂ نظر مین ہونا وہ بھی ادبی حیثیت سے میری کاوشون کا اگر وہ دراصل لایق اعتراف ہون' ایک ایسا قیمتی صلہ ہے جس سے دنیا کا بڑے سے بڑا مصنف بھی مستغنی نہین ہو سکتا مین تو صرف حاشیہ نشینون مین ہون بھئی "دیارِ ایام" سے آپ نے میرے دل پر چوٹ لگائی۔ اب وہ پہلا سا جوبن کہان وہ کساؤ اور رکھ رکھاؤ کہان؟

آگ تھے ابتدائے عشق مین ہم
ہوگئے خاک انتہا یہ ہے

پچھلی تصویر کا ایک خاکہ رہگیا ہے۔ جسے مشکل سے پہچانئے گا۔ دُور سے بیٹھے قصے سنا کیجئے۔ یہ اور بات ہے۔ بڑھاپے مین بھی پرستارون کی کمی نہین۔ اس سے خوش ہوا۔ کیسا خرق مرتبت یہ تو بننے والون کی گڑھی ہوئی اصطلاح ہے۔ اصیل مرغ کی ایک ٹانگ! مجھے میرے چاہنے والے ویسا ہی پائین گے۔ جیسا پچھلی صدی مین تھا

کچھ خبر بھی ہے "حسن و عشق" کی فتنہ گری جس نے کی تھی، وہ سایہ کی طرح ساتھ ہے اور "فتوحات" کا سلسلہ ہے کہ قایم ہے آپ کو پوچھتی ہے کہ کون بزرگ ہین - کیا بتاؤن، بڑھی ہوئی داڑھی کے ساتھ بیٹھی کے لایق نہین رہے - ! اچھا میرے "پرستان" تک کب آئیے گا؟ آپ کی توفیق تو دیکھ لی - لیکن مجھے ۱۹ کے بعد اور بڑے دن سے پہلے ضرور ملائے - کہ ضابطہ کا سلام تو ہو جائے - بڑے صاحب کی زیارت کے بعد ذرا آپکو تفصیل سے دیکھون گا

مہدی

تسلیم - (۱) شکریہ (۲) خیال رکھون گا (۳) آج الہ آباد لکھکر دریافت کرتا ہون

نقاد ایک ہفتہ ہوا ملگیا تھا چھپرا مؤین چھوٹا - چپراسی بھیجتا ہون کل آئیگا اور فوراً روانہ خدمت ہو گا - "محترمہ" سمٹے ہو رہی ہین دلگیر سے دریافت نہین کیا کہ وہ بوڑھے غمزے کو اور پھیلائین گے افتتاحی مضمون پر ایڈیٹر کی نوک جھونک دیکھے گا پردہ کے تار کچھ کچھ ٹوٹ چلے ہین - ابھی پہلا نمبر ہے !

م - کیمپ گورسہاے گنج ۲۲ - اپریل

"افسوس ہوا۔ کتاب[1] واپس آئی!"

(برابر سے ایک آواز) "آئی اس لئے واپس کی ہوگی کہ بڑے ہین بات نیچی ہونے پائے۔ بس یہی خلوص تھا جس پر آپ اس قدر اتراتے رہتے ہین"

"خلوص مین تو شک نہین لیکن مولویت کا کیا علاج ہے یہ سخت پیچیدہ چیز ہے"

م۔ کیمپ گورسہائے گنج۔ ۲۰۔ اپریل ۱۹۱۷ء

اکبر پور۔ ۲۔ نومبر ۱۹۱۷ء

پیارے دو نمونے بھیجتا ہون۔ چمکدار سوتی کپڑے ہین جو فرخ آباد کے چوک مین بڑی دکانون پر ملین گے۔ یاد آتا ہے۔ ۱۲؍ گز ملے تھے

دونون قسم کے ۴۔۴ گز لیکر پارسل مین بھیجدیجئے

احتیاطاً ۔/8 کا منی آرڈر

اور سب بدستور

تعجب ہے کانپور مین نہ مل سکے

مہدی

[1] مرحوم نے الیاس برنی کی قابل دید کتاب "علم المعیشت" بھیجی تھی۔ مین نے دیکھ کر واپس کر دی خدا معلوم کس خیال سے۔ بیگم صاحبہ کی اسی پر تعریض ہے۔ مقبول

تسلیم کارڈ ملا ترقی پر مبارکباد متفقہ!

"پسلی پھڑک اُٹھی نظرِ انتخاب کی"

غالباً آپ مستقلاً جاتے ہین پیش رو کیا ہوئے؟

اچھا ہے پنشن سے پہلے کچھ گھوم گھام لیجیے۔ ساری عمر گھر ہی پر گذری۔ ایکدم سے کہین کا ہو رہنا بھی ٹھیک نہین

م۔ اکبر پور۔ ۱۹۔ مارچ ۱۹۱۸ء

تحصیل اکبر پور۔ ۱۱۔ اپریل ۱۹۱۸ء

پیارے کارڈ ملا الہ آباد کی زندگی چاہتی ہے کہ بجائے چوتھے آسمان کے زمین پر پاؤن رکھنے کی جگہ ملجائے۔ اگر کوئی کھُلا ہوا مکان مل گیا تو آپ کی موجودہ بے اطمینانیان صرف عارضی ہین

کہئے۔ "پیکر مثالی" "پیکر اصلی" کے لئے کب جگہ خالی کرے گا یہان مختلف خبرین ہین آپ کے وطن سے "ستمگر" کے ساتھ "ظالم" بھی رخصت ہوا۔ مگر اچھا گیا۔ غالباً بیوی کے کھونٹے کا اثر ہوگا

نقاد[۱] مین آپ کی جلوہ گری بہت وقیع رہی مجھے تو اس کے سوا کچھ اور نظر ہی نہین آیا

---

[۱] میرے مضمون "مجنون لیلی" کی طرف اشارہ ہے جو دسمبر ۱۹۱۷ء کے رسالہ نقاد مین شایع ہوا تھا مقبول

کم سے کم یہ سلسلہ جاری رکھئے

وطن مین اور یہان طاعون کی وجہ سے بے اطمینانیان رہین۔ شکر ہے ابھی تک سب محفوظ ہین

کلیات خسرو کی ۲ جلدین۔ علیگڈھ سے بڑی آب و تاب سے شایع ہوئین

اور سب بدستور

مہدی

تحصیل اکبر پور۔ ۲۳۔ اپریل ۱۹۱۰ء

پیارے بھائی آپ کی عنایت آمیز یاد فرمائی کا شکریہ

کیون صاحب۔ معارف اور کاسۂ گدائی۔ بس قدر دانی دیکھ لی اِس کی بلند نظری تو اتنی بڑھی ہوئی ہے۔ کہ "جام جم" کو ظرف سفالین سے لایق ترجیح نہین سمجھتا سچ یہ ہے کہ معارف کا اور پرچون کے ساتھ نام لینا اُس کی توہین کرنا ہے جن مضامین کو آپ بھرتی سمجھتے ہین وہ اردو لٹریچر کی فتوحات ہین یعنی اِس سے پہلے آپ کی زبان مین یہ خیالات کبھی ادا نہین ہوے تھے۔ علمی پرچہ ہے۔ اِسے "دماغی ورزش" کے لئے رکھئے۔ دِل بہلانے کے لئے بہتیرے ہین۔ جس مین تقاد بھی کسی سے کم نہین۔ مین نے اُسے بہت "آدمی" بنانے کی کوشش کی۔ انتہا یہ ہے کہ شروع شروع مقاصد تک اپنے قلم سے لکھے۔ لیکن اونٹ کی کوئی کل سیدھی نہین۔ مضمون نگارون مین کچھ مادہ ہوتا نہین

پرچہ کو جو ہونا چاہئے تھا اُس کے لحاظ سے گرتا گیا۔ لیکن غریب دلگیر کیا کرے

"شبلی سوسائٹی" کے تحت مین آپ میرے تفصیلی خیالات معارف مین دیکھین گے۔ آجکل طبیعت تو موزون نہین لیکن فرمائش سے مجبور ہونا پڑا

اور سب بدستور

کُلیات خسرو کی جلدین بڑی آب و تاب کے ساتھ علیگڑھ سے نکل رہی ہین۔ ہر جلد کے ساتھ عالمانہ مقدمہ ہوتا ہے۔ یہ یُورپ کی تقلید ہے

م

تسلیم کارڈ ملا' افسوس ہوا۔ کثرت کار کا اثر آپ کی صحت پر ہے

رمضان مین اگر "قصر" جائز نہین تو کچھ پی لیا کیجئے

جُون کے معارف مین "شبلی سوسائٹی" دیکھئے گا۔ اور حیدر آبادی اُمرا کے پرچہ (ذخیرہ) مین "معاصرانہ چشمک" لیکن آپ کو فرصت کہان؟ نقاد غالباً جہان سے آیا تھا پھر لوٹ گیا۔ قمر زمانی سبز قدم نکلین

اور سب بدستور

م

تحصیل ڈیرا پور۔ ۲۹۔ جون ۱۹۱۸ء

تسلیم۔ مولانائے شروانی کی نسبت آپ کا احتمال ذہنی صحیح نہین۔ اُنکی شان اس سے بہت ارفع ہے۔ محرکات مین میری تحریر کے سوا کچھ نہین تھا۔ کبھی اُنکے خط کا اقتباس دلچسپ بھیجون گا۔ ابو الخیر کا مخاطب صحیح طبقۂ فرمانروا ہے! بیشک دریدہ دہنی لائق اعتراض ہے۔ لیکن حیدر آباد ہو یا بھوپال۔ ضرورتون کا کافی احساس نہین
"اونٹ کے منہ مین زیرہ" سے کام نہین چلتا
"نقاد" لکیر پیٹے جاتا ہے۔ جولائی کا "خواب پریشان" دیکھئے۔ فعلِ تانیث پردہ داری نہین چھوڑتا۔ یہ غالبًا مشتِ بعد از جنگ ہے!
ضلع کا لٹریچر ملگیا تھا۔ "تحریر مسموم" کو میری طرح آپ بھی نظر انداز کیجئے۔ جو صرف حرکتِ قلب بڑھائے گی

۱۳۔ ستمبر ۱۹۱۸ء

تحصیل اکبر پور ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء

برادرم کارڈ ملا مین نے اس خیال سے کہ تعطیل مین آپ وطن گئے ہونگے ایک مفصل تحریر وہان کے پتہ سے بھیجی تھی جس مین آپ کی وفاداری اور ایکرنگی جو شروع سے میرے معاملہ مین رہی سراہی گئی تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ تحریر آپکو نہین ملی۔
آپ ابھی تک اچھے نہین ہین جس سے فی الجملہ خلش سی ہے۔ کچھ پی ڈالئے۔

فرخ آباد کے حوادث سے بہت افسوس ہوا۔ مختلف صورتون مین ہر طرف جنگی بخار نے پاؤن پھیلا رکھے ہین۔ مین بھی علی الزعم چار محفوظ نہ رہ سکا۔ اور ایک ہفتہ تک پلنگ پر پڑا رہا۔ عزیزان وطن کی خیر مناتا رہتا ہون کہ رفیق زندگی کے سوا۔ میری بقیہ دنیا وہین ہے یہ معلوم نہین ہوا۔ آپ کے پیش رو کا کیا حشر ہوا؟ اور آپ اس سلسلہ مین رہے؟ یا قدم جمنے کی امید نہین

کیا مسٹر برن ابھی نہین لوٹینگے۔ آپ کی سررشتہ داری بھی صد خصمی رہی

کہ ہر باد ادش بود شوہرے!

کارڈ پھیکا تھا۔ کچھ ادہر اُدھر کے تذکرے۔ ادبی چاشنی اور دلچسپیون کی کمی نہین ہونی چاہئے۔ ابھی آپ بہت زندہ ہین سو لوبیت افسردگی کی مُرادفت نہونے پائے۔

سب اچھے ہین اور یاد کرتے ہین۔ ہمنے "صد" لکھا بیوی جان کہتی ہین کہ عورتون کا محاورہ "ست خصمی" ہے تحقیق کیا ہے؟ خواہ مخواہ کسی کی طرفداری نہ کیجیئے گا

م

کیمپ۔ ڈیرا پور۔ ۱۸ جنوری ۱۹۱۹ء

پیارے بھائی مدت ہوئی مین آپ کی طرف سے کچھ غافل سا رہا۔ اس درمیان مین آپ کے دو عنایت نامے ملے۔ اور آپ کی وفا کاری کا نقش جماتے رہے۔ یہ تو نہین کہہ سکتا کہ مصروفیت اس کا باعث تھی۔ آپ اسے رندانہ تغافل سمجھئے۔ جو ایک حد تک

بیخودی کا مرادف ہے

شکر ہے کہ مین مستقل ہو گیا۔ یعنی جن کانٹون مین اُلجھ کر رہ گیا تھا۔ خدا نے ان سے پیچھا چھڑایا۔ اور ایک دفعہ پھر جہانتک خوش صفات رفیقۂ زندگی کا تعلق ہے، گویا پھولونکی سیج پر ہون

ڈیرا اپور کرسمس ویک مین بڑے لطف رہے نفیس پسند حاکم اور اُن کے ایک رجن یورو پین مہمانون کا کیمپ اس طرح آراستہ کیا گیا تھا کہ آپ دیکھتے تو یورپ کا ایک ٹکڑا معلوم ہوتا۔ آرایش کے سلسلہ مین بعض مقامات پر مرمری سطح بنائی گئی تھی جس پر مونیون کے حرفون مین موزون کتبے پیش کئے گئے تھے۔ سامنے فرنچ اور امریکن جھنڈے تقاطع کے ساتھ اور بیچ مین برٹش پھریرا الہہ لہارہا تھا۔ اُن کے سایہ مین God saves the King جلی حرفون مین منتظم کے وفادارانہ جذبات کا اعلان کر رہا تھا۔ اور آگے بڑھکر ایک طرف Long live victorious Britania جاذب نظر ہو رہا تھا

اس پر اضافہ کیجئے۔ ایک وسیع۔ پختہ تالاب کا منظر جس کے دو اطراف خیمون سے گھرے ہوئے تھے۔ اور جس کے پانی کا تموج چھلکتے ہوئے ساغر کو آنکھین دکھا رہا تھا کٹسن لایٹ کے بڑے بڑے ہنڈے۔ تالاب کی چو طرفہ سیڑھیون پر ہزار چراغون کی روشنی ۲۵ کی شب کو کیمپ بُقعۂ نور بن گیا تھا سُرخ رُوشین۔ قدم قدم پر جھنڈیان۔ پورے کیمپ کا حصار سفید گھڑون سے الہ آباد کی نمایش کا خاکہ تھا۔ جو چہ چھی کی دلہن کی طرح مرصع ہو رہا تھا

خیر یہ سب تو اضافی امور ہین - مین اس تہذیب پر مٹا ہوا ہون کہ صاحب عائد شدہ الزام (ثقل خفیف) کا خیال بھی نہین آنے دیتے - زور سے باتین نہین کرتے - یعنی کہین سے "اہتمام" کو دخل نہین ہوتا - صرف صاف گفتگو کرتے ہین

بڑی تعطیلون مین بڑی چہل پہل رہی - بھائی افراغ صاحب آئے - بھتیجے آئے، لڑکیان آئین - احمد آیا - کیا بتاؤن ایک ہفتہ کس طرح گذرا ایک سال کے بعد گہن سے چھوٹا تھا جیسے دیکھئے خوشدلی کا مجسمہ - خوش ظرف میزبانہ کی آنکھون مین خوشی کے آنسو اگلا پچھلا قصہ پیش نظر کر دیتے تھے جس سے وقت موجودہ سے افادہ کی تحریک اور بڑھ جاتی تھی لڑکیان اچھی ہین - سہم سمٹے ہو گئے - داستان مسرت افزا ختم نہین ہوئی - ادبی رخ پھر دکھاؤن گا سخت عدیم الفرصتی مین بھی یہ مشغلہ شرط زندگی ہے

بدستور آپکا

مہدی

کارڈ دیکھکر افسردہ سا ہو گیا - اتنی مصروفیت کہ انسانیت باقی نرہے - کچھ اچھی معلوم نہین ہوتی - اس پر آپ کی معشوقانہ سوء مزاجی - جب دیکھئے دشمنون کو کچھ نہ کچھ شکایت رہتی ہے - مولوی تو بڑے کڑے دم اور چاق چوبند ہوتے ہین - آپ نے قبل از وقت کیون گردن ڈالدی

یہان سب بدستور

م - کیمپ ڈیرا پور - ۲۰ر فروری ۱۹۱۹ء

کارڈ

تسلیم۔ فروری کے بعد پھر کوئی آواز نہ آئی۔ آپ کانپور غالبًا آئے گئے

میں دورہ میں تھا۔

"نہ کھلی آنکھ مری ہائے رے غفلت میری"

کہئے ادہر آپ کیسے رہے؟ اور حالات کیا ہین۔ وطن ساتھ ہے، یا پردیس مین؟

(نئی ترکیب ہے)

مین بدستور۔ اس درمیان مین بعض لاجواب تصنیفات ملین

م ڈیرا پور۔ ۳۱۔ مارچ سنہ ۱۹۱۹ء

تحصیل ڈیرا پور۔ ۴۔ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء

برادر محترم کارڈ ملا اور مینے نہایت صدمے کے ساتھ یہ خبر دیکھی۔ کہ آپ کی رفیق زندگی نے ترک رفاقت کی۔ اور آپ زندگی کے آخری حصے مین تنہا رہ گئے جب اُنکی محبت کی بہت زیادہ ضرورت تھی

میری اور میرے خاندان کی متفقہ ہمدردی قبول فرمائیے "اور گذشتہ یاد" سے دن کاٹئے کہ اب قیامت تک اس کی تلافی ہو چکی۔ اپنا اپنا حصہ رسدی ہے۔ قانون قدرت اس معاملہ مین کوئی اصول مقررہ نہین رکھتا۔ آپ کی افسردگی کے خیال سے دل بیٹھا جاتا ہے

خدا استقلال دے۔ سخت سے سخت صبر آزمائی کا موقع ہے

ہمدرد۔ مہدی

تحصیل ڈیرا پور۔ ۱۴۔ستمبر ۱۹۱۹ء

بھائی مقبول   مدت سے کچھ خبر نہین۔ مین بھی خاموش رہا۔ لیکن آپ کے درد دل کے احساس سے خالی نہین۔ رفیقۂ زندگی شراب کی طرح جتنی پُرانی ہو زیادہ باکیف ہوتی ہے۔ یہ وہ راز ہے جو ہوس پرستی کے شیدائیون کی سمجھ مین نہ آئے۔ لیکن مین اس کے اندازہ سے قاصر نہین ہون۔ کیونکہ اس زہر کی تلخی میرے حصہ مین آچکی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ مین اُسوقت مجروح ہوا جب عمر کی دوپہر تھی۔ لیکن ڈہلتی چھاؤن یعنی عمر کے پچھلے دَور مین تو یہ سانحہ بالکل ناقابل تلافی ہوتا ہے۔ خاصکر ایک ایسی خوش صفات اور باوفا ہستی کی ابدی جُدائی درصل شوہر کی رُوحانی موت ہے۔ اِن خیالات کے ساتھ مین کیا آپ کی تشفی کر سکتا ہون لیکن آپ تو بہت دیندار اور پورے مولوی ہین۔ حوادث کے لحاظ سے "مشیت ایزدی" یاس کی مرادف سہی لیکن

"سر تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار مین آئے"

کیا اس کے سوا کوئی اور چارۂ کار ہے؟

اِس کا صدمہ ہے کہ آپ کی سیدھی سادھی زندگی مین جسقدر تحریک دلچسپی اور موزونیت تھی۔ وہ فنا ہوگئی۔ اور جب رُوح زندگی ہی باقی نہ ہو۔ تو محض جی لینا صرف

کا ایک صیغہ ہے۔ یا یون سمجھئے کہ بے غایتی کے لحاظ سے ایک فعل اضطراری ہے جسمین ارادے یعنی ذاتی خواہشات کو چندان دخل نہین۔

افسوس۔ الہ آباد کی آب وہوا شروع سے راس نہ آئی۔ آخر کیا فیصلہ کیا ہے "گھونگھٹ" کا ذکر بیوفائی کی تلقین ہے۔ لیکن تلافی مافات نہ سہی۔ وقت گذاری تو ہوجائیگی۔ کہ زندگی کے لئے ایک سہارے کی ضرورت ہے۔ وہ بھی جب "عصائے پیری" کا دور ہو۔ مین آپکے خیالات ذرا تفصیل سے سُننا چاہتا ہون۔

ڈیرا پور کی رونق وطن مین منتقل ہوگئی ہے۔ آجکل وحشت خیز تنہائی ہے اور مین پانچ روز کے لئے ایک تقریب کے سلسلہ مین وطن مین بھی گیا تھا۔ افراغ یاد کرتے تھے اور سب بدستور

آپکا ہمدرد۔ مہدی

تسلیم نقادین مضامین کیا لکھون "کتنا طوطے کو پڑھایا پر وُہ حیوان ہی رہا" اُونٹ کی کوئی کل سیدھی نہین۔ پہلے ایک "خانگی" ہم پہونچائی گئی تھی۔ اب ڈنکے کی چوٹ ایک "سرائے والی" پیش کی گئی ہے۔ یعنی "زنانی" کی جگہ ایک شگفتہ "کلی" نے بی شاہ صاحب "تصوف" کے دلدادہ لغزش مستانہ سہارا ڈھونڈھتی ہے موقع ملا اور پھسلے

ایک مصیبت یہ ہے۔ کہ جب سے مجھے "دار المصنفین" کی رُکنیت کا اعزاز حاصل

ہوا ہے۔ تحریر تو خیر! میرا خیال بھی "کاپی رائٹ" ہو گیا ہے۔ کبھی کبھی یاد کرتے رہیئے

م - ڈیرا - ۲۳ ستمبر ۱۹۱۹ء

تحصیل ڈیرا پور۔ پہلی نومبر ۱۹۱۹ء

بھائی صاحب۔ ڈیرہ خط ملے۔ اِس کا افسوس رہا کہ آپ موسمی اثر سے محفوظ نہ رہ سکے خیر انسداد نہ سہی۔ رفع مرض بھی شکرگذاری کے لایق ہے۔

آپ کا اصلی علاج تو جیسا بار بار لکھ چکا ہون وہی ہے جسکی مختلف صورتین خیال مین آئیں۔ لیکن لایق عمل صرف ایک ہی ہے جسکی طرف مینے آپکے بھائی صاحب قبلہ کو متوجہ کیا ہے۔ رہے چودھری صاحب اُن کو اپنے بالون مین میٹھے تیل کی "عطریت" سے فرصت ہو۔ تو کسی اور کے کام آئین یہ کہنے کو آندھی کرنے کو خاک" مین تو اُن کے خلوص کا اُس وقت قائل ہون گا جب آپ کے لئے یہ کم سے کم اس کے مصداق ہون

"تجبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی"

اس ہفتہ مین لکھنؤ سے ایک نفیس ہفتہ وار (حقیقت) آیا۔ پس پردہ لایق ماجد کا ہاتھ ہے۔ اس لئے ظاہری اوصاف کے سوا معنوی حیثیت سے بھی مُلک کی ردّیات یعنی بازاری مطبوعات سے سطح فایقہ پر ہو گا

پچھلے مہینہ میں تذکرۂ ابوالکلام کی پہلی جلد ہدیتہً آئی

"عروسِ جمیل و لباس حریر"

بڑے اہتمام سے چھاپی گئی ہے۔ فوٹو بھی ہے "دو سینے سے لگائے تری تصویر ہمیشہ" اپنی ماتمِ تصویر

سے گھبراتا تو نہین لیکن جدت کے لئے ادبی مشاغل سے بھی اُلجھتا رہتا ہون کہ خلوت آرائیون مین تازگی پیدا ہوتی رہے

خدا کرے آپ کی بقیہ زندگی جلد فسانہ کا رنگ اختیار کرے کہ یہ ایک ضرورت ہے جس سے جیتے جی قطع نظر نہین ہو سکتی۔ بلکہ میرا فلسفہ تو یہ ہے کہ زندگی صرف اسی کا نام ہے

بدستور۔ آپکا مہدی

کیمپ۔ ڈیرا پور۔ ۱۶۔ مارچ ۱۹۲۰ء

برادر محترم یاد نہین آتا مینے آپ کو کہان چھوڑا؟ لیکن یہ نہ سمجھیے گا مین اس درمیان مین آپ کے خیال سے کبھی علیحدہ رہ سکا

سالانہ ریمارک کے بعد زمین بدلی آسمان بدلا۔ یہانتک کہ کل تیسرے نئے آقائے ضلع سے مل کر آیا ہون۔ کائنات مین ایجابی قوتون کے ساتھ سلبی عناصر بھی وقفِ کار رہتے ہین یعنی رد عمل جاری رہتا ہے جس تحصیل کی نسبت بےضرورت یہ اضافی ریمارک کیا گیا تھا کہ وہ وصول کے لحاظ سے پچھڑی رہی۔ اس دفعہ ضلع مین سب سے اول ہے۔ مگر یہ جزئیات اس لائق نہین کہ ان کو آپ کے خط مین نمایان جگہ دی جائے۔ یہ تذکرہ بھی آپ کے طینان کے لئے آگیا یعنی جہانتک اغیار کے غیر مخلصانہ جذبات کا تعلق ہے۔ ہر طرح محفوظ ہون

عالم اسلامی اس قدر تاریک ہو رہا ہے کہ یقین کیجیے کسی کی خوشی ناخوشی کا احساس ہی نہین رہا مشین کی سی اضطراری حرکت ہے جو فرائض منصبی کی حیثیت سے جاری ہے

پسند آئے نہ آئے۔ اتنی فرصت اور دماغ نہیں کہ اس نکتہ پر فکر آرائی مزید در دسری بڑھا کے کچھ صیغہ کی بنائے۔ اس کا کیا انتظام ہو رہا ہے

"نیند اُس کی ہے دماغ اسکا ہے راتیں اُنکی ہین
جسکے بازو پر تری زلفین پریشان ہوگئین"

سنا ایسٹر مین آپ نیا نقشہ جمانے والے ہین۔ کیا صحیح ہے؟

دفتر کے اُلجھاؤ کے بعد آپ کچھ وقت پڑھنے کے لئے نکال لیتے ہین؟ ممالک متحدہ مین نئی قسم کا تحصیلدار ہون کہ "کاغذات پٹواری" کے ساتھ ساتھ شریف تر لٹریچر کا شغلہ کبھی ساقط نہین ہونے پاتا لیکن "سامنا ہے آفتاب عشق سے" مست و بیخود ہون شراب عشق سے" یعنی اخلاقی محویت کے بعد ادبی مصروفیت کا نمبر ہے۔

روزانہ ڈاک مین جانے کیا کیا ہوتا ہے
کبھی کبھی آپ بیساختہ یاد آجاتے ہین
کیا آپ کانپور کی رونق بڑھانے والے ہین یا نہین؟

اور سب خیریت

م

تحصیل ڈیرا پور۔ ۱۸ مئی ۱۹۲۶ء

پیارے بھائی۔ عنایت نامہ مل گیا تھا جسے دیکھکر مایوسی ہوئی۔ مین سمجھتا تھا پہلی سی دلچسپی اور وفاداری نہ سہی۔ وقت گزاری کا سامان تو کچھ ہو ہی جائیگا۔ بات یہ

ہے جب دل مین اُمنگ نہین ہوتی تو کچھ کرتے دھرتے بن نہین پڑتی۔ اور غیر ارادی طور پر معاملہ ٹلتا جاتا ہے۔ خدا ہی ہے جو گئی زندگی واپس آسکے۔

عبدالحفیظ صاحب کی یاد فرمائی وظیفۂ لب د (lip service) سے آگے نہین بڑھتی بین ان کی ٹولی مین کبھی مقبول نہین رہا۔ تاہم غنیمت ہے کہ بھولے نہین۔

کیون صاحب تنخواہ کے اضافہ کا کچھ دنون بہت غل شور رہا۔ اب کہین سے آواز نہین آتی کیا ہو رہا ہے۔ نئی سول لسٹ مین معلوم نہین میرا نمبر کیا ہے۔ اور پُرانے اسکیل کے مطابق -/165 کی نوبت کب تک آئے گی۔ بہر حال -/250 نہ سہی -/250 تو ہو ہی جائین گے۔ سنتا ہون مستقلی کا ابتدائی درجہ یہی ہے آپ گورنمنٹ کے میکہ مین رہتے ہین۔ (سسرال لکھنؤ ہے) اور غالباً وہین جدید اسکیم دورِ تکوین مین ہے۔ کچھ بتائیے

"کہکشان"، کی برادری مین "شباب اردو"، ایک نئے رسالے کا اضافہ ہوا

دارالمصنفین سے ایک نہایت اچھی کتاب "روح الاجتماع"، شایع ہوئی

ٹرکی کا فیصلہ قسمت جو ہونا تھا ہو گیا۔ اب مسلمان جو کر رہے ہین وہ صرف قوت کا اتلاف بیجا ہے یعنی نتیجہ کچھ نہین۔ سُرخی اُسوقت لائق لحاظ ہوتی ہے جب کوئی آنکھین دیکھنے والا بھی ہو۔ آج جس کے نگاہ مین تمام دُنیا حرفِ غلط ہو۔ وہ کسی مٹی ہوئی اور مٹنے والی قوم کے جذبات کی کیا پروا کر سکتا ہے۔

میری ذاتی رائے یہ ہے کہ تاریخ دُہراتی ہے۔ اور یہ اپنے ہی افعال کی یاداش ہے

کارڈ

تسلیم۔ آپ کے پڑوس مین میرا ایک پرانا رفیق (یعنی درزی) رہتا ہے
ایک ریشمی ٹکڑا اور دو ریشمی کوٹ لڑکون کے سینے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ پارسل تو اُس کو مل گیا۔
لیکن کپڑے طیار ہو کر نہ آئے
آپ کے بھتیجو نکا تقاضا ہے کہ سررشتہ دار چچا کو لکھدیجیے۔ مین جانتا ہون آپکی لطافت
یہ بار نہ اُٹھا سکے گی لیکن درخواست کی تقریب کئے دیتا ہون
م

ڈیرا پور۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۰ء

تسلیم مین بھی کتنا قاصر القلم ہون۔ آپ کے عنایت نامے ملتے رہے لیکن
جواب مین صرف خاموشی۔ بچون کے کپڑے وقت پر ملے۔ یعنی رفیق سابق اور آپ کا
متفقہ شکریہ
افسوس ہوا حفیظ صاحب نے رفیقۂ زندگی کھوئی۔ چھوٹے بچے۔ اب دادی جان
بالسو ۸۰ برس۔ نہایت تکلیف
نقاد مرحوم کی جگہ کہکشان نے لی۔ چراغ سے چراغ جلتا چلا آیا ہے۔ دلگیر مفقود الخبر
صرف معارف پر گذر کیجیے
احرام جدید کا کیا حال ہے؟ اور سب خیریت۔ م۔ ڈیرا پور۔ ۲۰ نومبر ۱۹۲۰ء

تسلیم۔ سب سے پچھلے موقع پر جب آپ نے کانپور کی رونق بڑھائی مین صبح کی ٹرین مین پہنچا۔ لیکن آپ اگلی شام کو دفعتًا واپس ہو چکے تھے۔ بہت مایوسی ہوئی کارڈ کی پہلی سطر کا مطلب صاف نہین تھا۔ شراب لطیف دو آتشہ۔ سہ آتشہ ہوتی ہوئی۔ ایکسٹا نمبرون کے درجہ کو پہنچی۔ لیکن مقبول بھی ہوئی یا نہین تحقیقی جواب چاہتا ہون۔

عزیزی احمد وطن مین ہے۔ نتیجہ کا انتظار ہے۔ علیگڑھ کے لئے طیار بیٹھا ہے۔ اور سب بدستور۔ انجمن اردو کا معرکتہ الآرا سہ ماہی رسالہ "اردو" آپ نے دیکھا؟

م۔ ڈیرا پور۔ ۱۲۔ جون ۱۹۲۱ء

تحصیل ڈیرا پور۔ ۸۔ اگست ۱۹۲۱ء

بھائی صاحب۔ خط ملا۔ آدم و حوا کے جس قصے کو آپ نے یاد دلایا ہے اُسکی نوعیت تو یہ تھی۔ . . . .

رہا نو مہینے کا بارِ گران۔ اِس مین تو صرف گنہگار محبت یعنی حوا کا حصہ تھا اگر تم حاضرہ (جاہلیت کے خیالات کے مطابق) آدم کی مرضی کے مطابق رہا۔ تو یہ جنس لطیف کی دوسری شکست ہوئی جس پر آپ ناز کر سکتے ہین۔ لیکن مین تو اس کوچے مین اُس کی فتوحات چاہتا ہون جو دُنیا مین بازی ہارنے کے لئے نہین آئی۔ فطرت کی یہ بھی ایک عشوہ گری ہے۔ بہر حال متفقہ کوشش کے کامیاب نتیجے پر دلی مبارکباد!

نذیر احمد کی کسی کتاب مین دیکھا تھا کہ مولویون کی بیویان اُن سے بہت خوش رہتی ہین۔ سرسری نظر وہان تک نہ پہونچا سکی جو لکھنے والے کا نقطۂ مقصود تھا۔ مجھکو تعجب تھا میزانِ منشعب کی سی سپاٹ زندگی مین جسمین جدت کا نام نہ ہو۔ سامانِ دلچسپی ہی کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن اب سمجھ مین آیا فطرت کا نباض مولوی مد و اجی پاکیزہ وشی سے کم سے کم اِس لایق ہوتا ہے کہ .... یہ وہ نشاطِ کار ہے جس کے لحاظ سے بڑے بڑے رنگیلے مولویون کی گرد کو بھی نہین پہونچ سکتے آپ میرے ساتھ نہ چل سکین گے۔ اِس لئے نازک خیالیان چھوڑتا ہون

اُردو نمبر ۲ کا انتظار ہی رہا۔ لایق بجنوری کے مضمون مین سوا اِس کے اور کوئی خوبی نہین کہ مرحوم کا ہے۔ شاعری کی تنقید ایک خاص طرح کی لطافت چاہتی ہے ایک ہی بات اگر ہیر پھیر کر کہی جائے تو خوش بیانی اور بھی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ اور یہ ہر شخص کا حصہ نہین

دار المصنفین اگر سیاسیات بے غایت کے پیچھے اپنا ادبی وقار کھو بیٹھا تو یہ بھی مسلمانون کے حصے کی ایک ٹھوکر ہوگی جب تک کچھ اور نہ ہاتھ آئے۔ انقلاب الامم اور روح الاجتماع کے ساتھ سلسلہ برکلے کی تینون کتابون کو پیش نظر رکھئے مین تو لے دے کر یادش بخیر عباری اور ماجد پر گذر کر لیتا ہون کہ اُنکا سلیقۂ تحریر شبلی کے بعد میری اشک شوئی کرتا رہتا ہے۔ جب کوئی نئی تصنیف ٹکسالی نہین ملتی تو شعر العجم کا چوتھا اور پانچوان حصہ (جسے مینے سلسلہ کی مکمل جلدون سے علیحدہ بھی مجلد کرا لیا ہے اور جس مین شاعری اور اصناف شاعری پر

پانسو صفحے مین تنقید عالیہ کا حق ادا کیا گیا ہے)۔ اُٹھا کر ایک نظر دیکھ لیتا ہون۔ اور تھوڑی دیر کے لئے میری فضائے دماغی ایک جُداگانہ عالم پیدا کر لیتی ہے

انجمن ترقی سے ایک اہم تالیف یعنی مولوی وحید الدین سلیم کی "وضع اصطلاحات" ہاتھ آئی قیمت ۔/۴ جب وقت ملا کہین سے دُو چار صفحے دیکھ لئے جس صفحے کو دیکھئے نظر کی پھانس کا سامان موجُود۔ بہت تحقیق و کاوش سے لکھی گئی ہے۔ تاہم شوخیِ قلم کیلیے حرف گیری کی کافی گنجایش ہے لیکن لکھے کون اور کس کے لئے؟

حضرت اکبر اور ماجد کے ساتھ آپ کی بزم آرائی۔ لایق رشک ہے کبھی ان صحبتون مین جیتا تھا۔ فضائے دُھر گئی۔ مدت سے گولر کا بُھنگا ہو رہا ہون۔ موسم کے چڑھاؤ اُتار نے اِس دفعہ کچھ زیادہ ستایا۔ شب کو تنفس سے کچھ تکلیف رہی

اور سب بدستور

مہدی

تسلیم۔ کارڈ ملا۔ بہت صدمہ ہوا کہ نئی روح نے ترک رفاقت کی۔ خدا اُس کی مان کو محفوظ رکھے

مین دو مہینے کی رعایتی رخصت پر وطن جا رہا ہون۔ ڈیراپور سے موسمی اثر سے مغلوب ہو کر دو تین روز کے لئے کانپور آیا اور زیر علاج ہون۔ کل یا پرسون واپس ہونگا

احمد ساتھ ہین یہ اُنہین سے لکھوا کر بھیجتا ہون

حاضرالوقت احمد کی طرف سے مؤدبانہ تسلیم

م - کانپور - ۳۰- اگست ۱۹۲۱ء

۸- کارج وارڈ میڈیکل کالج لکھنؤ - ۲۰- نومبر ۱۹۲۱ء

برادرم ستمبر مین دفعتًا علیل ہوا - اور چونکہ رعایتی رخصت کا حق حاصل تھا- ڈیرا پور سے وطن یعنی گورکھپور آیا- یہان باقاعدہ علاج ہوتا رہا- لیکن حالت نہ سنبھلی اور نازک سے نازک تر ہوگئی- تمام اعضاء رئیسہ یعنی دل پھیپھڑے گردے اور جگر نے اپنے مخصوص افعال چھوڑ دیئے- آقاؤن کا زیادہ تر بار زیادہ تر خادم یعنی جگر پر پڑا عزیزان وطن لکھنؤ لائے- اور یہان سب سے بڑی علاجی اکیڈمی کے رئیس الاطبا یعنی ڈاکٹر کا علاج ہو رہا ہے- پہلے صحت کی طرف سے قریب قریب مایوسی تھی- اب حالت امید فزا سمجھی جاتی ہے

اسے بھی میرے غرور کی شکست سمجھیے- مین سمجھتا تھا کہ ایک باقاعدہ زندگی جو کم و بیش بیس پچیس برس تک کسی قابل ذکر بیماری سے محفوظ رہی ہو- یون ہی گذر جائیگی لیکن خدا کی مرضی یہ نہین تھی- خدا کرے یہ آخری سبق ہو

پلنگ سے پاؤن اُتارنے کا حکم نہین- لکھنے کا نہایت شایق تھا- لیکن قلم کا استعمال تو خیر- فکر و خیال کا بھی حکم نہین- یہ چند سطرین لکھوا کر بھیجتا ہون

پارسال ایک اُونی کپڑا شاہ ہُنا فذ کے سُوٹ کے لئے بینی درزی کو بھیجا گیا تھا اس وقت تک اُس نے سی کر نہین بھیجا بینی کو تین خط بھیجے گئے کہ وضع قطع کے ساتھ پچھلی ناپ بھی بدل گئی ہے اس لئے کپڑا بھیجدو۔ دوسرا جاڑہ سر پر آگیا تینتیس چالیس روپیہ پھر صرف کرنے کو جی نہین چاہتا خاصکر جب لکھنؤ مین زیر علاج ہون مین آپ کو کسی قسم کی تکلیف دینا پسند نہین کرتا ہون لیکن آپ کی بھاوج کو اصرار ہے کہ جس طرح ممکن ہو بینی سے کپڑا لے کر بیرنگ پارسل کے ذریعہ سے بھیجدیجئے تاکہ محفوظ ملجائے بینی اب بھی ٹالے گا اور اصرار کرے گا کہ سی کر بھیجدون گا لیکن بڑی مہربانی ہو گی اگر آپ اس کو اس فعل سے باز رکھین گے اور اپنے اردلی سے پارسل بنوا کر بھیجدین گے

آپ کو یہ لکھنا بھول گیا کہ مجھے چار مہینے کی رعائتی رخصت کا حق تھا جس مین دو مہینے کی پہلے لی اور دو کی اب بڑھائی

امید ہے آپ معہ خاندان بخیریت ہون گے

آپ کا بھائی مہدی

خان بہادر ناصر علی مرحوم کے نام

میرے پیارے جناب ڈیڑھ خط ملے اب تو آپ کے عنایت نامون کی کچھ چاٹ سی لگ گئی ہے بار بار پڑھتا ہون اور سیری نہین ہوتی۔جی چاہتا ہے بہ کثرت سے میرے پاس ہوتے کیونکہ اب سے بہت دور ابھی نہ کبھی یہ مجھسے مانگے جائین گے

"دائرہ ادبیہ" بھیجتا ہون۔میری طرف سے عید کا ایک ناچیز ہدیہ ہے۔آپنے قبول فرما لیا تو میری عزت افزائی ہوگی۔برہم کا نوٹ بہت ہی پھڑکتا ہوا ہے۔آپ پر بھی ایک فقرہ ہو گیا ہے

تعریف سے خوش ہونا انسانی کمزوری ہے جسے اگلے حماقت سمجھتے تھے لیکن سچا اعتراف میرے خیال مین ادبی ترقی کو اُبھارتا ہے اس لئے خوش ہون کہ آپ کے سلسلہ مین میری بات بھی بنی ہوئی ہے "مقیاس الشباب" کی آپکو داد دینی ہوگی نورجہان کے ذکر کے ساتھ کیونکر ممکن تھا کہ

. . . .

اس کا خیال نہ آتا جسے مغربی شعراء "بہترین عطیۂ فطرت" کہتے ہین۔مین نے اس موقع پر "دفینۂ حسن" کے لئے "مقیاس الشباب" لکھا ہے اور یہ خاص میری گھڑت ہے

آپ دیکھین گے متانت مین کسقدر شوخی کوٹ کوٹ کر بھری ہے اور گو یہ نہین کہہ سکتا کہ اس ترکیب پر مجھے ناز ہے تاہم لذتِ احساس سفارشی ہے کہ اچھی سوجھی، آپ کی کیا رائے ہے؟ کہین اس سے میرے مذاقِ خاص کی غمازی تو نہین ہوتی مین آپ کی نگاہ مین ذرا ثقہ رہنا چاہتا ہون

ہان جناب یہ بالکل صحیح ہے کہ آپ "خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گلِ کوزہ" کے مصداق ہو رہے ہین، لکھنا لکھانا آپ کے لئے اتنا مشکل نہین جسقدر اشاعت کی غیر ضروری دردسری جس کے لئے آپ کسی طرح موزون نہین لیکن کیا کیجئے گا۔ آپ کی قوم کو لٹریچر سے بالکل لگاؤ نہین۔ نہ آیندہ کچھ اُمید ہے۔ بیس برس پہلے آپنے فرمایا تھا کہ "جو آگ برف کے ٹکڑون پر سلگائی جائے وہ جل چکی" آج تک اس فقرے کی آواز بازگشت میرے کانون مین گونج رہی ہے، لٹریری مذاق کی حیثیت سے ہم بڑھے نہین بلکہ کچھ اور پیچھے ہٹ گئے ہین بہر حال اسباب ترغیب مین سوا اس کے کچھ نہین کہ جو کچھ کیجئے اپنے نفس کی رعایت سے یعنی صرف اس لئے اس مشغلہ کو جاری رکھئے کہ جیتے جی کا سودا ہے۔ پھر آپ کہان اور یہ بزم آرائی خیال کہان؟

دو چار برس اس رفتار سے بھی اگر آپ چلتے رہے تو صلائے عام کے ہاتھون لٹریچر کو کچھ نہ کچھ مل ہی رہے گا پچھلا سرمایہ تو خدانخواستہ برباد ہی ہو چکا

لیکن مین نے یہ "فلسفۂ مایوسی" یعنی بے وقت کی شہنائی کیون چھیڑی ہے؟ اب بھی وقت ہے اور بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ذرا دل پر رکھ لینے کی بات ہے۔ پھر دیکھئے گا

آپ کی "تنقیداتِ عالیہ" رہائی کری ٹی سیزم اردو لٹریچر کی فتوحات کو آگے چل کر یاد دلائے گی اور مین نہین میرے بعد "افاداتِ ناصری" پر نہایت قابلیت سے کوئی ریویو کر رہا ہوگا

مصری لٹریچر سے بہت مانوس ہون اس لئے بعض وقت اچھی سوجھتی ہے "ہائی کری ٹی سیزم" کا نباہ کتنا اچھا ہوگیا۔ خدا کرے آپکو پسند آجائے

ہمیشہ آپکا مہدی

الہ آباد

پیارے جناب مفصل یاد فرمائی کا شکریہ آجکل کے عوائد رسمیہ (ایٹی کیٹ) کے لحاظ سے شام یون بھی ایک ضروری چیز ہے یعنی جس طرح گنوار سمجھتے ہین "بعض دن کا خاتمہ" نہین ہے بلکہ وضعدار حلقون مین اس سے ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے لیکن میری پرسون کی شام اس لئے قیمتی تھی کہ "ہاتفِ" ڈاک صلائے عام کے پچھلے نمبرون کا پیکیٹ لایا۔ کیا بتاؤن کتنی خوشی ہوئی مین شب کو معمولاً پاتیر پڑھتا ہون۔ یہی فرصت کا وقت ہوتا ہے۔ لیکن قسم لیجئے جو اُسے چھوا بھی ہو ایک نشست مین سارے پرچے ختم کئے لیکن مضامین غیر چھوڑتا گیا

بس یہ قطع تھی جیسے کسی بھوکے فاقہ مست کو سادے خشکہ کی جگہ خوش ذائقہ بریانی ملجائے اور وہ کھائے نہین بلکہ ایکدم سے نگلنا شروع کر دے یا رمضان کی رعایت سے یون سمجھئے کہ سحری نہین کھائی اس لئے افطار پر ٹوٹ پڑے اب جگالی کی ٹھہرے گی

یعنی جب زیادہ بائیکٹ ہون گا آپ کے افکار تازہ پھر آنکھون مین جگہ پائین گے
اور باقساط دُہراتا رہون گا

مین گو ایک حد تک پچھڑ گیا تھا جس کا افسوس ہے تاہم اس حیثیت سے
خوش نصیب ہون کہ آپ کے اجزائے غیر فانی کا اتنا بڑا مجموعہ ایک وقت مین ہاتھ آیا
جس کے لئے میرا دلی شکریہ قبول فرمائیے

آپ میری عمر دریافت کرتے ہین۔ بس یہی ۳۶-۳۷ ہو گی۔ یعنی آپ جس وادی کے
صدر نشین ہین۔ اُس کے حاشیہ تک پہونچ گیا ہون

ایک زمانہ تھا جب تیرھوین صدی کو استفادتًا دیکھتا تھا۔ یا اب خیر سے اتنا ہو گیا
کہ آپ نے مضمون کی فرمائش سے میری حوصلہ افزائی فرمائی لیکن سچ پوچھئے تو دن وہی
تھے جو گذر گئے یادِ ایام رہگئے

مین جسقدر آپ کے دل و دماغ کے نتائج دیکھتا ہون یہ خیال پختہ ہوتا جاتا ہے
کہ آپ کے مقابلہ مین لایق سے لایق لکھنے والے کی مٹی خراب ہے۔ دوسرے پرچون مین
تحریر غیر کا پھوہڑپن اتنا اُجاگر نہین ہوتا جتنا آپ کے ہان۔ اس لئے مجھے اگر چمکانا منظور
ہے تو اس کی صورت صرف یہ ہو گی

کام اُنکا تھا نام میرا تھا

یعنی لکھئے اور میری طرف سے لکھئے بہرحال تعمیل ارشاد مین عذر نہین۔ دائرۂ ادبیہ اگلے
ہفتہ مین شایع ہو جائے گا اور مجھے جھینپ ہے کہ اکتوبر کے صلائے عام کی تکمیل سے پہلے آپکی

نظر سے گذر جاتا تو اچھا تھا

بے طرح جی چاہتا ہے کہ کچھ لکھوں لیکن قوت صرف ہو چکی ہے اور سچ پوچھئے تو میرا موضوع سخن صرف آپکا لٹریچر ہے۔ میری وارفتگی حد سے بڑھی ہوئی ہے اور اسپر ستم ظریفی یہ ہے کہ چاہتا ہون میری طرح اور بھی دیوانے ہون

تعجب ہے کہ اس گہرے خلوص کے ساتھ مین آجتک آپ کی خدمت مین بار نہ پاسکا لیکن لٹریری تعلق بھی ایک چیز ہے آپ کے عنایت نامہ سے یہ معلوم ہوتا ہے جیسے مدت کے بچھڑے جن مین نہایت گاڑھا اتحاد رہا ہو اب ملے ہون

اس سے مایوسی ہوئی کہ آپ تیرھوین صدی کے پرچے مجھسے مانگتے ہین میرے پاس صرف متفرق پرچے ہین جن کو نہایت خوشی سے بھیجون گا۔لیکن مین یہ اُمید کرتا تھا کہ آپ کے لائبریری مین مکمل جلدین ہونگی مع شئے زائد یعنی متفرق طور پر آپ نے جو کچھ لکھا لکھایا ہے۔ وہ بھی کہین نہ کہین ہوگا براہ مہربانی جہان جہان سے کھوئے ہوئے اجزا ہاتھ آسکین پتہ لگائیے مجھے یہ نقصان کسی طرح گوارہ نہین آگرہ اخبار کو لکھئے۔ دوست آشناؤن کو اُبھاریئے۔پرانی رفاقتین کچھ تو کام آئین

پھر دیکھئے گا کس آب وتاب سے آپ کے فلسفۂ ادب یعنی اُردو ادب العالیہ (کلاسکس) کو دُنیا کے سامنے پیش کرتا ہون

اوصاف (کوالٹی) کے لحاظ سے تو آپ کے لٹریچر کا مرتبہ اتنا بڑھا ہوا ہے کہ بقول ریاض کوئی اُس کی گرد کو بھی نہین پہونچ سکتا لیکن مجھے مقدار (کوانٹٹی) یعنی حجم بڑھانے کی فکر ہے

کم سے کم ۵ - ۶ سو صفحے تو ہو جائین مدقوق کتاب سے مجھے نفرت سی ہے جو شروع کرنے سے پہلے ختم ہو جائے مین چاہتا ہون مجموعہ اتنا باکیف تو ہو کہ سرور کے ساتھ ہفتون اور مہینون خمار رہے

آپکو لکھنے بیٹھتا ہون تو خط آرٹیکل ہو جاتا ہے پھر بھی میری تسکین نہین ہوتی لیکن آپکی دردسری کا خیال ہے ✓

آپکا مہدی

الہ آباد۔

پیارے جناب مین اِدہر ہفتہ عشرہ آپ کی طرف سے کچھ غافل سا رہا لیکن اِسکی وجہ نہایت دلچسپ ہے ۔ آپ سے زیادہ کوئی نہین جانتا کہ دُنیا مین کسی کو چاہنا غضب ہے لیکن اِس سے زیادہ قیامت یہ ہے کہ کہین سے آواز آئے کہ "تو مجھ پر مرتا ہے تو مین بھی تجھ پر جان دیتی ہون"

پہلے پہل آنکھین کھولین مدت ہوئی ایک رفیق زندگی مل گیا تھا تو خواب طفلی و آرزوے شباب پہلو مین تھی زندگی کا بہترین حصہ اُس کی پرستش مین گذرا ۔ لیکن اُس نے ترک رفاقت کی آجتک داغ دل مین موجود ہے

یہ سینے مین تا زندگانی رہے گا
ترا داغ دل مین نشانی رہے گا

دُنیا سے طبیعت بیزار ہوگئی قصد کرلیا پھر کبھی عقد نہ کرون گا کئی برس یُون ہی گذرے
اپنے ڈھب کی چیز ملتی نظر نہ آئی جیسی چاہتا تھا وہ بس کی چیز نہین تھی خدا خدا کرکے
ایک جیتی جاگتی زہرہ شب ہاتھ آئی اور آج اس لایق ہوگیا کہ آپکو اپنے احرام جدید کی
خبر دینے بیٹھا ہون۔ مین بعض صورتون مین کسی حد تک مغربیت پسند کرتا ہون یعنی تھوڑی
سی آزادی لیکن مصیبت یہ ہے کہ تعزز خاندانی کے ساتھ گھٹاؤ کی کوئی حد نہین۔ اور
ہمارے ہان اس قسم کے احرام اندھیرے کا نشانہ ہین جس سے مجھکو طبعی نفرت ہے لیکن شکر
ہے کہ اندھیرے مین دفعتاً بجلی چمکی اور وہ گوہر شب چراغ مل گیا جس کی تلاش تھی۔
عورت اتنی تو ہو جیسے آپ مجسّم شاعری کہہ سکین جسکی دلکش آواز کانون مین موسیقی کا
مزہ دے جو اپنی لطافت و نزاکت کے لحاظ سے شایستگی کا انتہائی تخیّل ہو

نفاست چاہتی ہے حسن سیرت کے ساتھ صُورت کی بھی اچھی سے اچھی ہو لیکن
مشکل یہ ہے کہ ہندوستان مین گوری چٹی عذرا اور زہرا کی جگہ سانولی کرمین اور
نصیبن پیدا ہونے لگین۔ اور حسن صبیح کی جگہ ایک طرح کا نمک ایجاد کیا گیا لیکن
جس طرح مین دوم درجہ کی کوئی چیز پسند نہین کرتا یہان بھی یہ معیار قایم رہا۔ آیندہ
ہفتہ مین میرے پاس آجائیگی۔ اور آپ انشاء اللہ اُس کی جلوہ گری کے آثار صلائے
عام کے صفحون پر پردے پردے مین دیکھین گے

دائرۂ ادبیہ آپ کی نظر سے گذرا اور پسند آیا یہ میری اُپج کا بہترین صلہ تھا جو
آپ سے زبردست انشاپرداز کے ہاتھون مل سکتا تھا آپ لکھتے ہین

"کھلی چھٹی نے مار ڈالا جس کام کے لئے تیجر جلدی کر رہی ہے۔ تم اپنے ذمہ اس کا عذاب نہ لو میں تم سے جیت نہیں سکتا تم نے اپنے مضمون میں جوانی کا زور دکھایا ہے کیا بتاؤں ان فقروں نے مجھ پر کیا ستم ڈھایا دل کی لگی بڑی ہوتی ہے"

میری چٹھی تو آپ کے ذہن میں شور محشر مچا رہی ہے مگر میرے ضبط کو دیکھیے ۱۵ برس سے بھرا بیٹھا تھا

آپ خطابی الفاظ (القاب) کو اپنے احساس (Feeling) کا دستہ بنانا چاہتے ہیں "کسقدر پر زور جدت خیال ہے آپکا یہ فقرہ ریویو کے لئے مستقل عنوان چاہتا ہے اور میں لطف کو قایم رکھنا چاہتا ہوں۔ اس لئے جستہ جستہ داد دیتا رہوں گا

اکتوبر کا "صلائے عام" عروس جمیل و لباس حریر لاجواب نکلا صنعت گری یعنی آرٹ کا اچھا خاصا مرقع ہے جو یہاں اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا اکثر جگہ آپ کی نزاکت خیال میری آنکھوں سے آنسو بن کر ٹپکی لیکن دل کا درد نہ گیا خدا جانے کیا بات ہے۔ آپ کی تحریر سے دل کو چوٹ لگتی ہے جیسے مجھ پر گذر رہی ہو کوئی پتہ پتہ کی کہہ رہا ہو۔ آپ لکھتے نہیں۔ دو تو ہاتھوں سے کلیجہ نکال لیتے ہیں (یہ محاورہ غلط ہو تو خبر نہیں بیخودی میں ادائے خیال کر دیتا ہے)

جتنے مقام خاص تھے ایک ایک کو یاد نہیں کتنی دفعہ پڑھا اور ابھی یہ وظیفہ جاری رہے گا عید پر اچھی داد سخن دی آپ نے جن سطروں کی طرف بالتخصیص مجھے متوجہ کیا تھا وہ دل پر نقش ہو گئی ہیں جس طرح چھری گلے ملکر تڑپ کو بڑھاتی

ہے مین دیکھتا ہون آپ کی تحریر کا کاٹ مجھے جینے نہین دے گا آپ کے قلم مین زبان کی جگہ۔ چاقو۔ خنجر۔ تلوار سبھی کچھ تو ہے خدا ہی ہے جو جان بچے

ایک فقرہ میرے نئے عنوان زندگی کے لحاظ سے خاص میرے ڈھب کا تھا جس پہ لوٹ لوٹ گیا

"عورت جب منہ پھیر کر چلنے کے لئے اُٹھ کھڑی ہو تو اِس کے یہ معنی ہین کہ یہ چاہتی ہے کہ کوئی دوڑ کر دامن پکڑے"

اپنے خطون کا اقتباس دیکھ کر بہت ہنسا۔ خلوص اور قدر دانی آتی تو ہو "اتنے ناصر علی آخر کہان سے آئین گے" جتنا اچھا تھا اُس سے زیادہ اچھی داد ملی

اور آیندہ

آپکا مہدی

جناب من کارڈ ملا بواپسی ڈاک یاد فرمائی کا شکریہ لیکن تسکین نہین ہوئی مشرق مین بیٹے دایرۂ ادبیہ کا سلسلہ چھیڑا ہے اور اپنے خیال کی پہلی قسط بھیجدی ہے جس کا موضوع سخن آپکا اُردو لٹریچر ہوگا۔ مدت سے مین آپکی فکر مین تھا تیرھوین صدی کے متفرق پرچے جانے کہان کہان سے بہم پہونچائے جس کا حرف حرف ایک ایسے زبردست قلم کے سایہ مین ہے کہ اگر آپ مصنف نہ ہوتے تو آپ سے بھی داد دلواتا آپ مجھے نہین جانتے مگر مجھکو بیس برس کا غائبانہ تعلق ہے ریاض سے پوچھئے

وہ بتائین گے نوجوانون مین اتنی سچی عقیدت شاید ہی کسی کو ہو وہ بھی اِس حیثیت سے کہ آپ اُسے حسن ظن یا تحسین ناشناس نہ کہہ سکین۔ مین ایک خاص بات آپ کی پاکیزہ خیالی اور خوش بیانی مین پاتا ہون جو اور کسی کے ہان نہین بہرحال جسطرح آپ نشاپردازون کی صف اول مین ہین میرا خیال ہے آپ کے پرستارون مین کسی کے پیچھے نہین ہون دیکھئے ضمناً اپنی تعریف کر گیا ریویو مین بیٹھے بیس برس کی دبی دبائی ہڈیان اُکھاڑی ہین مجھکو اصرار ہے کہ تیرھوین صدی آپکی لایق رشک انشاپردازی مین اختراع فائقہ (یعنی ماسٹر پیس) کی حیثیت رکھتی ہے اور اُسے کتابی صورت مین شایع ہونا چاہیئے لیکن مضامین غیر نہ ہون آب روان مین گاڑھے کا پیوند بے جوڑ رہے گا یہ فقرہ آپ کے رنگ مین ہے

اِس سے زیادہ آپ کی لٹریری عظمت کا ثبوت اور کیا ہوگا کہ آپکے ہان نامہ نگارونکی مٹی خراب ہے یعنی آپ کے ساتھ کسی طرح کھپ نہین سکتے۔ دُنیا کے اور پرچون کو دیکھئے ''وغیرون،، کے ہاتھون جی رہے ہین اگست کے صلائے عام مین جن صاحبون نے آپکو قلمی امداد دی ہے ایک کے سوائے کوئی پسند نہ آیا لیکن یہ اورون سے کہنے کی بات نہین اکتوبر کے نمبر سے بھی جو کچھ اُمیدین ہین وہ آپ کی ذات خاص سے ہین دُوسرون سے میری تشفی ممکن نہین اتنے ناصر علی کہان سے آئین گے

اِن چند سطرون سے آپکو طیار کرنا مقصود ہے۔ مشرق مین آپ کی یونانیون کی سی لطافت خیال کا بھی ذکر آگیا ہے مینے تفصیل سے آپ کی خبر لی ہے۔ ذرا نوک جھونک بھی دیکھئے گا آپ میرے سوا اورُون کو اپنا خریدار بنانا چاہتے ہین اور پھر مجھسے فرمایش لیکن بوڑھے

عمر دون مین کوئی بات ہو گی تعمیل ارشاد کرون گا

آپکا مہدی

جناب من

بہت خوش ہوا آپ نے بعض اصطلاحات پسند فرمائین آجکل ثقات کی زبان پر انگریزی الفاظ کی بجگہ اصطلاحات مصریہ چڑھتی جاتی ہین بہت ہوا تو انگریزی توس مین لکھدی جس سے ترکیب سمجھ مین آجائے مین بھی اِسی اُدھیڑ بن مین رہتا ہون کئی لفظ مصر سے منگوائے مثلاً عوائد رسمیہ بھی دہین سے ملا مصر مین ''عوائد'' ایٹی کٹ کی جگہ مستعمل ہونے لگا ہے کسقدر خوبصورت اور چھوٹا سا لفظ ہے آپ کی زبان پر چڑھ جاتا تو ایک بات تھی ہمارے ہان آداب فرنگ اور جانے کیا کیا عامیانہ ترجمے ہوے جن مین سے ایک بھی آپ کے روزمرہ اور لب ولہجہ کے لایق نہین

اختراع فائقہ میرے دماغ کی گونج ہے تصنیفات کے لئے توام الکتب امہات الکتب وغیرہ ہو سکتے تھے۔ لیکن عربی مین ٹھیک ماسٹر پیس کا مفہوم پہلے سے موجود تھا یعنی واسطۃ العقد جسے فارسی مین بے تکلف گل سرسبد کہئے لیکن یہ ترکیبین ثقل اور ایک طرح کی بیگانگی سے خالی نہ تھین اِس لئے مدت کی الٹ پھیر کے بعد اختراع فائقہ آپ کی نذر کیا گیا لیکن آپ کے کمال خوش بیانی کے نمونہ کو نہین پہونچا جس مین ایک طرح کی شگفتگی ہے

اِسی سے ملتا جلتا مادۂ اختراعی - ارجنیلٹی (Originality) کے لئے موزون ہوگا جیسے بعض جگہ جدّت اجتہادی کہئے

کلاسکس یعنی گریٹ لٹریچر کے لئے ادبُ العالیہ مصر کی جدید پیداوار ہے متاخرین کے ہان ادب اُلقدما تھا جس کا بعد اپنی آپ نے زبان اساتذہ سے دفع کیا ترکیب اچھی ہے اسی طرح آپ کی اُردو مین ہایر کریٹی سزم کی پیوندکاری دیکھ کر پھڑک گیا غریب اُردو کے لئے شاید ہی یہ خیال اس سے پہلے کسی کو سُوجھا ہو لیکن کچھ دیجئے تو ایک لفظ پیش کرون جس سے آپ کے دل کا ارمان پُورا ہو جائے ہایر کریٹی سزم کے لئے تنقیدات عالیہ کتنا اچھا رہے گا بشرطیکہ آپ کو پسند آجائے

ایک جگہ مجھکو یہ دکھاتا تھا کہ آپ کمال انشاپردازی کے لحاظ سے اُردو لٹریچر کے اسپیشلسٹ (خصوصی) ہین یکتائے فن سے تسکین نہ ہوئی

انگریزی سے بچنے لگا ہون کیونکہ منظور یہ ہے کہ میرا بُرا بھلا لٹریچر اُس سے زیادہ سنجیدہ سمجھا جائے جتنا واقعی ہے - اور یہ ایک طرح کا دھوکا ہے - مجبوراً متاع غیر سے مدد لی یعنی مصر سے اختصاصی مل گیا جو آپ کے رنگ سے اِسقدر ملتا جُلتا ہے کہ ظاہرا ترقی کی گنجایش نہین

ہی کبھی جی چاہتا ہے علمی مضامین آپ کی زبان مین لئے جائین مگر اصطلاحات کی مصیبت کچھ کرنے نہین دیتی آپ نے عرصہ ہوا اصلاح الدین (خدابخش) کی ایک کتاب پر نہایت لطیف ریویو کیا تھا جو میرے لئے خوے بد کا بہانہ ہوگیا کسی طرح مرمر کر

دو نمبر افادات وان کریم کے نکالے اور گو شبلی تقاضا کرتے رہے اور سمجھنے والون نے
داد بھی دی لیکن سلسلہ آگے نہ چل سکا

آپکا مہدی

پیارے جناب مین پچھلے دِنون آپ سے اِسقدر بیگانہ رہا کہ سمجھ مین نہین آتا
خط کہان سے شروع کردن کثرت معصیت کبھی کبھی پاکبازی کا سبب ہوجاتی ہے "اور آیندہ
کی ضمانت کہ پھر ایسا نہین ہوگا اس لئے میری مُسلسل خاموشی بھی مجھے اُمید ہے بیکار نہ جائیگی.
یعنی جو ایک طرح کا کفّارہ ہے سلسلہ سابقہ کی تجدید کے سوا مین یقین دلانا چاہتا ہون کہ اب
زیادہ کھُل کر آپ کو لکھ پڑھ سکون گا

مین ممنون ہون کہ آپ اس میان مین مجھے بھول نہ سکے دُو حرفی خط بھی ملتے رہے تحسین مضمون
مین آپ نے جو کچھ لکھا میری کاوش کا بہترین صلہ تھا۔ جو خیال مین آسکتا ہے خاص کر مجنون
کا کاسۂ گدائی لیلی کے ہاتھ سے جس خوش ادائی سے شکست ہوا ہے وہ نگاہ اِمتیاز کا بہترین
مُرقع ہے

آپ کے ساتھ میرے صیغہ کے پیرمُغان یعنی حضرت عرفان کے انتقادات بجائے خود
ایک مستقل چیز ہے دیر بہت ہوگئی ہے ورنہ بعض بعض حصے چھانٹ کر پیش کرتا۔ نورجہان کے
سلسلہ مین ایک فقرہ یاد رہے گا یعنی نامحرم ہو کر مقیاس الشباب کی تلاش کرنا لیکن بڑی
مشکل یہ ہے کہ حضرت مجھے اپنا جو ڑیدار سمجھتے ہین اور فرماتے ہین "یہ جبکی بیبری سے ہے اُسکا

شباب کیا ہو گا"

انکو سمجھا دیجئے "پیری وصد عیب" تو پرانا قول ہے لیکن سچ یہ ہے کہ جس روز شباب کے ساتھ جذبات دُو آتشہ رخصت ہوے جینے کا مزہ نہین۔ زندگی تو صرف زلف پریشان مین اُلجھاؤ کا نام ہے اور وہ بھی اُس سامان کے ساتھ جس کی تلقین خیام نے اپنے فلسفۂ شاعری مین کی ہے

مدت سے ارادہ کر رہا ہون کہ اُردو لٹریچر پر تنقیدات عالیہ کے عنوان سے کچھ لکھون لکھاؤن۔ آزاد۔ نذیر احمد۔ شبلی وحالی نے جو زبان پر مستقل احسان کئے ہین وہ ذرا تفصیل سے ایک جگہ دکھائے جائین خاص کر شبلی کو اُبھار کر پیش کرنا مقصود ہے جن کے فلسفۂ تاریخ نے اُردو لٹریچر کو سرمایہ دار بنا دیا لیکن فسوس ہے کہ مین اپنے تصرف مین اتنا وقت نہین پاتا ہمارے ہان سنجیدہ لٹریچر تو کچھ پیدا ہو گیا ہے لیکن خالص ادب کا آپکے سوا کہین اسوقت تک پتہ نہین۔ فلسفہ یا تاریخ کے ساتھ ایک خاص طرح کی انشا پردازی محض ایک قیمتی چیز ہے یعنی اُس مین مستقلاً ادب کا پہلو نہین ہوتا نہ یہ غایت اُس ہلکے لٹریچر سے پوری ہوتی ہے جن کی ناولوُن کے پیرایہ مین ملک کے ہر حصے مین بھرمار ہو رہی ہے

میری غرض مستقلاً "لطائف ادبی" یعنی (Belles lettres) سے ہے۔ غالب نے اپنی مشکل پسندی کے ساتھ اس رنگ کو کسی حد تک نباہا لیکن نفس لٹریچر جو خود ایک مستقل چیز ہے خاص طرح کی شرافت اور نزاکت خیال چاہتا ہے۔ نرے روزمرہ اور محاورہ کی اُلٹ پھیر سے کام نہین چلتا۔ یہ بات مین آپ مین پاتا ہون یعنی آپ جو کچھ لکھتے ہین

خالص ادیب کی حیثیت سے اور کمال انشا پردازی کا اقتضا بھی یہی ہے کہ ادب
یعنی لٹریچر اور اصناف سخن کی طرح خود مستقل بالذات ہو

اور پھر کبھی آپکا مہدی

جناب ہوش بلگرامی کے نام

تحصیل اکبرپور۔ کانپور

۲۶۔ اپریل ۱۹۱۸ء

پیارے جناب میری مزید پھانس کیلیے آپکے عنایت کردہ "لقمۂ ماہی" (بدیہہ گوئی) کا دلی شکریہ لیکن جسطرح اونچے حلقون مین کھانیکی میز پر سویٹ (آئیس کریم) دو چار چمچون سے زیادہ لینے کا دستور نہین یعنی جی چاہے بھی تو شائستگی کا اقتضا یہ ہے کہ "دوہرانے" کا خیال نہ آئے۔ مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ آپکی کتاب سے میری سیری نہین ہوئی یعنی لطافت کے ساتھ مقدارِ موجودہ کافی نہین

اردو لٹریچر مین آپکی جدت پسند طبیعت کی طرف سے یہ ایک نیا عنوان ہے جسکی تحت مین بذلہ سنجی، لطیفہ گوئی اور حاضر جوابی وغیرہ کے شواہد کثرت سے ملینگے جن سے شکلی طور پر آپکے دلچسپ موضوعِ تحریر کا رقبہ بڑھ جائے گا۔ صرف تھوڑے سے اہتمام کی ضرورت ہے یعنی "مطائبات" کے سلسلہ میں اسی قسم کے نکتوں پر نگاہ رکھیئے کتاب کا "بوٹا سا قد" ہندوستانی مذاق ہے۔ ہم خالص عربوں کی طرح سب بے میل

تو رہے نہین ہندی ہونا کوئی وصف نہین ۔ تجمی مذاق "کشیدہ قامتی" چاہتا ہے
اسکے لیے آپ کو ذرا پھیلنا پڑیگا ۔ اس کا موقع دوسرے ایڈیشن میں باقی رہتا ہے

آپ کے عنایت نامہ میں یہ دیکھ کر خوش ہوا کہ جہانتک " وغیرہ" کے حسن ظاہری
کا تعلق ہے، آپ اس کی " کنٹریبونت" کی ضرورت سمجھتے ہیں ۔ اگر آپ اسکی تقطیع کا
"مختون" کرنا جائز رکھین یعنی طول میں نہین عرض مین صرف ایک انچ اڑا دیجیے
تو آپ کا پرچہ ولایت کے میگزینون اور دور کیون جایئے معارف کی نصابی (اسٹینڈرڈ)
تقطیع سے ہمردیف ہوجائے گا اس طرح دو کالم کی جگہ صرف کتابی صفحہ رہجائیگا، جسکی
تعداد آپ بڑھا سکتے ہیں ۔ کتابت مین اگر زیادہ ترقی کی گنجایش نہو تو کم سے کم
لوح کا سرورق نہایت تعلیق اور خوش سواد ہونا چاہیے ۔ فہرست مضامین بھی آپکو
مین اور منتقل کرنی ہوگی ۔ ماجد صاحب آپکو بتائینگے کہ علم النفس کا یہ ایک راز ہے جس سے
قطع نظر کرنا دراصل پرچہ کی حق تلفی ہے لیکن یہ جو کچھ عرض کر رہا ہون " مجذوب کی بڑ"
سے زیادہ نہین ہے ۔ آپ صرف اپنے مصالح کے پابند ہیں

آپ کے بڑھے ہوئے حسن ظن اور جن الفاظ میں آپ نے مخلصانہ میری عزت
افزائی کی ہے اُس سے مین یہ سمجھ سکا کہ

" دُور پہونچی ہے مری رسوائی "

تسکین نہین ہوئی لیکن خط آرٹیکل ہوا جاتا ہے مضمون جلد بھیجون گا ۔

آپکا نیازمند
مہدی

تحصیل اکبرپور۔ کانپور۔ ۱۷ مئی ۱۹۳۸ء

پیارے ہوش   آپ معاف فرمائین گے مین نے آپکو بے تکلفانہ مخاطب کیا
ہے۔ یہ چند سطرین آپکے لطیف عنایت نامہ کا جواب تو نہین ہین لیکن سردست صرف
رسید پر قناعت کیجیے۔ گرمی اسقدر سخت پڑ رہی ہے کہ لکھنے لکھانے کو بھی جو ایک
طرح کا مشغلۂ عیش ہے جی نہین چاہتا

جشن شاہی کی خوشیان مبارک! آپ یا ماجد صاحب نے ایک حرف نہین
لکھا کہ "بوسہ بہ پیام" کی حیثیت سے کچھ لطف آتا۔ مین تو ذخیرہ کا ممنون ہون کہ اس نے
بخل جائز نہین رکھا۔ خاصکر آپکی ذات خوش صفات کے متعلق اعزازی تصریحات
میری انتہائی دلچسپی کے سامانون مین تھین۔ خدا نظر بد سے بچائے

میرا پہلا مضمون جو آپکے پرچے مین باریابی کا فخر حاصل کرے گا۔ اس کی سرخی
یہ ہوگی "متاخرین ادب کی معاصرانہ چشمک"
سرسید۔ آزاد۔ نذیر احمد۔ حالی و شبلی جہان تک مواد لایق حصول تھا
مین نے سب کو لپیٹا ہے۔ بڑھتے بڑھتے ۱۰۰ صفحے فلسکیپ کے ہوگئے۔ صرف صاف
کرنا ہے۔ اسی ہفتہ مین بھیجون گا۔ امید ہے نوک جھونک آپکو پسند آئے گی
خاص کر اس لحاظ سے کہ مین نے خود کچھ تصرف نہین کیا۔ حالانکہ بزم ادب کے
بعض ارکان کو باہم ٹکرا دیا ہے

ہان صاحب سنتا ہون لکھنو کی نازک گلگلوریون کی طرح حیدرآباد کی "مرلیان"

دمولیان نہ پڑھیے گا) بہت لطیف اور چمکدار ہوتی ہین۔ اس کا جواب آپ اور ماجد صاحب مِل کر دیجیے۔

آپکا

مہدی

تحصیل اکبر پور۔ کانپور۔ ۲۴ مئی سنہ ۳۱ء

پیارے ہوش صاحب۔ مضمون بھیجتا ہون۔ لکھنا تو خیر صاف کرنے مین مر مر گیا۔ غالباً آپ اُسے ایک دم سے شایع نہ کر سکین گے۔ لیکن دو ٹکڑون سے آگے نہ بڑھائیے گا۔ ورنہ دلچسپی مین کمی ہوگی۔ پڑھنے والے پہلے حصے بھولتے جائین گے

آپ سے صرف ایک درخواست ہے یعنی میری کتابت کی خصوصیات ملحوظ رکھی جائین۔ جہان جو فقرہ چھوڑ دیا ہے بجنسہٖ چھوٹا رہے۔ اسی طرح اقتباسات کے لیے قوسی ترکیب "——" جو کثرت سے ہے نظر انداز نہ کی جائے۔ یہ کاتب صاحب کے کرنے کی باتین ہین صحت کے ذمہ دار آپ بنفس نفیس ہونگے

اُردو لٹریچر مین یہ نیا عنوان ہے اور گو قوت شبلی سوسائٹی پر صرف ہو چکی تھی جیسے آپ عنقریب معارف مین دیکھین گے تاہم مین نے کچھ چھوڑا نہین ہے یعنی جہان بھرتی بالکل نہین کوئی بات جو لکھنے کے لایق تھی گرفت سے باہر نہین رہی

آپ سے یہ سمجھوتہ ضروری ہے کہ اُردو لٹریچر کے خلاّقینِ لایقِ ذکر کا دائرہ میرے

خیال مین سرسید۔ آزاد۔ نذیر احمد اور حالی و شبلی سے آگے نہین بڑھتا کبھی ان عناصرِ خمسہ پر بہت کچھ لکھ چکا ہون۔ ماجد صاحب کو میری تحریر سے اتفاق ہے لیکن ان مصنفین مین سب سے زیادہ مجھ کو شبلی سے عقیدت ہے مگر آپ دلچسپی سے دیکھین گے کہ حالی کے مقابلے مین شبلی کا توڑ خود شبلی کے ہاتھون انشاپردازی کی ایک عشوہ گری ہے جسمین توازن قایم رکھا گیا ہے یعنی مین خود فریق نہین بنا بلکہ خیالات کے مرقع مین جس کی جو صورت تھی دکھا دی گئی۔ یہ نہوتا تو سخن سنجی آنکھین دکھاتی

"چشمک" کے انڈے بچے کے سلسلہ مین ناظم دار المصنفین پر بھی ایک ہلکا سا وار ہے لیکن پردے پردے مین کہ ناگوار خاطر نہو۔ یہ حسن نظامی کے ساتھ نذیر احمد کا دُکھڑا اے بیٹھے اُمدّت سے کھٹک تھی۔ جواب نکلی بہتیرے چبھتے ہوے نشتر ہین۔ اگر ذہن منتقل ہوا تو لطف آئے گا۔ لیکن ایک حرف غیر سنجیدہ یا لایق شکایت نہین صرف واقعات اصلی ہیئت مین پیش کر دیے گئے ہیں

کوئی خاص فقرہ یاد رکھاؤ جو پسند ہو ضرور لکھیے گا کہ یہ آپ کے مذاقِ سخن کے اندازہ کے ساتھ میری کاوش کا صلہ ہو گا جس سے اچھے سے اچھے لکھنے والے بھی مستغنی نہین

امید ہے کہ آپکے ہان برسات کی باریک ہوائین چلتی ہونگی۔ یہ خطہ تو "جہنم" ہو رہا ہے یعنی مرنے کے بعد کسی دوسرے دوزخ کی ضرورت نہین۔ مضمون مین میرے نام کیساتھ "افادی الاقتصادی" نہ لکھیے گا آپکا مہدی

تحصیل ڈیرا پور۔ کانپور۔ ۱۸ رجون ۳۱ء

پیارے ہوش۔ آپکی عنایت آمیز تحریروں کا جواب اتنے دن کے بعد آپکو تعجب ہوگا لیکن مین ایک نئی تحصیل مین بھیجا گیا ہون نقل و حرکت کی وجہ سے بے اطمینانی سی رہی

خوش ہوا۔ آپنے "چشمک" اور اس کی ترمیم پسند کی۔ اقتباسات سے مین آپ کی خوش مذاقی کا اندازہ کرسکا۔ ایک ایڈیٹر کے لیے ضرورت بھی ہے کہ اُس کو لٹریچر سے گہری وابستگی ہو۔ لیکن میری نسبت آپکے حُسن ظن کی افراط۔ کیا محض آپکے خلوص کا نتیجہ نہین ہے؟

"ہوش" کے ساتھ "صاحب" کی ترکیب آپکو پسند نہین آئی۔ اِس نشتر سے مقصود بھی یہی تھا کہ آپکی لذت احساس کا ذرا پتہ چل جائے۔ مین خوش ہون کہ میرا وار خالی نہین گیا

"نفس و البیین" ضروری ترمیم کے ساتھ "ذخیرہ" کے لایق بنایا جا سکتا ہے لیکن "شبلی سوسائٹی" کو شایع ہوتے دیکھیے مین نے سلسلہ مین اُردو لٹریچر کے تمام متعلقات اور مسایل حاضرہ پر ایک تفصیلی نظر ڈالی ہے اور آپ دیکھین گے کوئی ضروری پہلو چھوٹنے نہین پایا ہے۔ اس کا اقتباس تنقیدی نوٹ کے ساتھ آپکی طرف سے زیادہ تر موزون ہوگا۔

آپکے جذب کی یہی حالت ہے، تو مجھے کبھی نہ کبھی حیدرآباد آنا ہوگا "لچکدار شے"

کے لحاظ سے آپ نے "عالم نفسیات" یعنی ماجد صاحب کو طفل مکتب بنایا لیکن میری نسبت یہ حوصلہ افزا الفاظ ہین کہ اگر مین کبھی وہان آیا تو آپ میرا ساتھ دے سکینگے

الفاظ زیر خط خاص آپ کے ہین

"تو مشق ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر" آپ کی معصومیت کے ساتھ میرا بارِ عصیان کسقدر بڑھ جاتا ہے؟ بلاغت اتنی تو ہو!

اخبارون مین ماجد صاحب پر سُنا بہت لے دے ہو رہی ہے۔ کچھ لوگ درپے آزار ہین ذرا خیال رکھیئے گا۔ اندھیرے گھر کا چراغ ہے یعنی ملک مین خالص عقلیات کا رواج نہین ایسے ایسے تاریک خیال موجود ہین کہ رات تو خیر اُن کو دن مین بھی نہین سُوجھتا

مہدی

تسلیم۔ رمضان مین اگر آپ کا قلم بھی روزے رکھتا ہے۔ تو مین "قصر" کی صلاح دینا نہین چاہتا۔ میگزین کا واپس کردہ پرچہ تو آپ نے لوٹایا ہوتا۔ آخر بے نیازی کی کوئی حد ہے؟

م

تحصیل ڈیرا پور۔ کانپور

۵ جولائی ۱۸ء

تحصیل اکبرپور۔ کانپور۔ ۲ راگست ۱۸ء

پیارے ہوش   مین پھر اپنے مستقر پر آ گیا۔ آپ کے دو عنایت نامے بھوپال سے ملے۔ مین نے جو عریضہ حیدرآباد کے پتہ سے بھیجا تھا شاید آپ کو نہین ملا جسمین کسی پرچہ کے اجراء کے لیئے کانپور کی ناموزونیت دکھائی تھی

مین حال مین یہان تبدیل ہوکر آیا ہون اسلیئے ضلع سے زیادہ واقفیت نہین۔ تاہم یہ معلوم ہے کہ یہ ایک تجارتی منڈی ہے۔ مسلمان بہت کم ہین۔ جو ہین انمین بھی ایک آدھ کے سوا کوئی رودار نہین۔ اور مذاق ادب کا تو سرے سے وجود ہی نہین۔

مجسٹریٹ ضلع ایک بیدار مغز اور چلتا ہوا آدمی ہے۔ احتمال ہے کہ "ذخیرہ" کی گذشتہ روایات" اجازت کے ملنے مین کسی حیثیت سے مانع ہون

بہرحال آپ معاف فرمائین گے "صحافت" ہو یا کوئی اور مشغلۂ ادبی میرے خیال مین ایک طرح کی خودکشی ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ مشغلۂ بیکاری جبکو صرف "توکل" پر گذر کرنا ہو وہ اس قسم کی دردسری کے سلیے جدید مواقع پیدا کرسکتا ہے

مدتون میرا خیال تھا کہ اگر اول درجہ کے معیار کے ساتھ یہ مشغلہ چھیڑا جائے تو یقینی کامیابی ہوگی لیکن دارالمصنفین نے میرے قیاس کی غلطی ظاہر کردی۔ اور اب مین اس خیال پر جم سا گیا ہون کہ اس ملک مین لٹریچر کا صحیح مذاق نہین ہوگا نہ کبھی صحیح معنون مین لٹریچر کی مانگ ہوگی

ان غیر حوصلہ افزا خیالات کے ساتھ آپکو مفید مشورہ دینا کسقدر مشکل ہے۔
تاہم میرے بہترین خواہشات ہمیشہ آپ کے ساتھ ہین ممکن ہو تو لکھنؤ کا خیال کیجیے
جسمین ترقی کی صلاحیت معلوم ہوتی ہے۔ کانپور تو ناکامی کا مرادف ہے۔
سلیمان اعظم کو تسلیم۔ ایک دوست مدت سے مفقود الخبر ہین۔ مولوی عبدالرزاق
مصنف البرامکہ ان سے بھی ملیے گا۔ کیا بھوپال مین آپ کے لیے کوئی صورت
نہین نکل سکتی

م

او تغافل شعار۔ بے پروا
بھول جانا ہمارا یاد رہے

م

اکبر پور
کانپور ۱۷ اکتوبر ۱۸ء

تحصیل اکبرپور ۲۶ اکتوبر ۱۸ء

پیارے ہوش۔ عنایت نامہ ملا اور اس پر لطف آیا کہ اس کا تحریر کا اُٹھا
الزام مجھ پر! صورت ابھی تک دیکھی نہین لیکن بانکی عورت کی طرح جو کھیلی کھائی ہو

اور جو مدتوں مستی شباب کے لیے وقف رہی ہو۔ آپ کی خوش ادائیاں بھی چاہنے والوں کے دایرۂ نظر میں دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔

بھوپال سے آپنے جو کچھ لکھا تھا اُس سے میں یہی سمجھا کہ آپ ہاں "گھڑی سواری" تشریف رکھتے ہیں۔ اس لیے ایک خط سے زیادہ کی گنجایش نہیں تھی۔
اسکے بعد آپ یوں غائب ہوئے جسطرح ایک شریف لیکن بگڑی ہوئی لڑکی گھر سے کہیں نکل گئی ہو۔

آپکی یاد فرمائی بھی میری سبقت کا نتیجہ ہے یعنی جب میں نے اکسایا تو چند سطریں نازل ہوئیں۔

افسوس ہوا۔ آپ اچھے نہیں ہیں۔ بخار تو آج کل انسان کی عام تقدیر ہے پیچش کی دوا نہیں۔ ترکیب غذائی دور کردے گی لیکن یہ تو فرمایئے "تمغۂ عیش" کہاں سے ملا؟ تعلق بھی اتنا دیرینہ کہ آٹھ برس ہو گئے اور آپ پیچھا نہیں چھڑا سکتے خدا رحم فرمائے۔ فکر ہو گئی

"چشمک" کا پروف ضرور بھیجیے کچھ مواد اور ہاتھ آیا۔ سمجھ میں نہیں آتا کسطرح اضافہ کردوں۔

سلیمان اعظم "مرد باوضع اور خلیق" یعنی آپ سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ یہ انھی کے الفاظ ہیں۔ میرا مضمون "ہمدم" میں نہ نکل سکا کہ وہ حیدرآباد پر کچھ لکھنے لکھانے سے کچھیاتا ہے مشرق میں دیکھئے گا

ماجد صاحب کا ایک خط بلا کس قدر قابل اور وسیع الدماغ شخص ہے

مہاری

کیمپ ڈیرا پور۔ کانپور۔ ۴ فروری ۱۹ع

پیارے ہوش مدت کے بعد آپنے یاد فرمایا۔ مین تو سمجھتا تھا کہ حیدر آبادی "بستر شکن" کو "خمیازہ شباب" نے "شکن بستر" بنا رکھا ہوگا۔ کیونکہ پچھلے دنون آپ ضرورت سے زیادہ علیل رہے لیکن آپ فتنا دہان پہونچے جہان صرف میرے خیال کی رسائی ہے

خدا کرے آپ دہان جم جائین جسکی نگاہین "فلک نما" سے الجھی رہی ہون اسکا ٹھکانا "بہشت ارضی" (بھوپال) کے سوا کہین ہو بھی نہین سکتا۔ یہ آپنے کیا لکھا کہ راتین مشکل سے کٹتی ہین؟ انیس زندگی یاد آتی ہے۔ "سرکاری مہمان" کو کوئی کنیز نہین ملتی؟ یہ تو عوائد رسمیہ کی ایک لایق افسوس خلاف ورزی ہے۔

مولف "البرامکہ" سے پوچھیے وہ بتائین گے۔ جب قوم مختون "کبھی آدمی تھی تو اس قسم کی خلوت آرائیان فرایض میزبانی مین داخل تھین۔ وہ واقعہ یاد ہوگا کہ ایک شاہی خاتون نے اپنے عاشق کے پاس کنیز بھیجنے کی اپنے عظیم الرفعت بھائی سے اجازت چاہی تھی! کیا اس طرح اپنی پاکبازی کا پردہ رکھنا منظور تھا؟ تاریخ سے نہ پوچھیے۔ فسانہ کی چشم شوخ کچھ اشارے کرے گی یعنی فطرت کے اس راز کو بے نقاب

کردے گی جو ہمیشہ سرنُمبر رہتا آیا ہے۔

ایک ترکیب اور ہے اُسے بھی آزما دیکھیے ایک دوست جب کسی کے مہمان ہوتے تھے تو بستر ساتھ نہین ہوتا تھا۔ مجھے یہ خوش تمیزی پسند نہین تھی خاصکر سرد موسم مین۔ ایک دفعہ مجھے بھی یہ عزت حاصل ہوئی۔ مین نے پہلا یہ سوال کیا کہ آپکا بستر کہان ہے؟ نہایت سنجیدگی سے کہا "میری جیب مین" آجتک یہ لطیفہ یاد ہے

مولانا رزّاق اور یادِ مہدی۔ ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل مین ہے۔ مولویون مین بڑا عیب یہ ہوتا ہے کہ جب تک "خشکہ" اُن کو ملتا رہے یہ آدمی رہتے ہین جہان "بریانی" کی چاٹ لگی اور ایک سے دو وقت ہوے کہ یہ ہاتھ سے گئے پیٹ کے ساتھ خوش ظرفی نہین بڑھتی۔ ایسا خوش بیان، کہ وہ کہین اور سنا کرے کوئی —— ایسا قابل جو نہایت رشک تالیفات کا مالک ہو پھر بھی برسون سے دنیائے ادب سے بالکل بیگانہ! سمجھ مین آنے کی بات نہین مصیبت یہ ہے کہ مین انکو چاہتا ہون، اس لیے اُنکی بے نیازی اور بھی لائق شکایت ہے۔ مجھے یقین دلایا جائے گا کہ پردۂ خفا مین کچھ ہو رہا ہے لیکن حضرت جب تک خوبصورت پیٹ سے باہر نہ آئے دنیا کے کس کام کا۔ یہ چند سطرین دکھا دیجیے گا۔ پچھلی محبتین تازی ہو جائینگی کہیے آپ وہان کیا کرنا چاہتے ہین یعنی مشغلۂ بیکاری کیا ہو گا۔

آپ نے "ظل السلطان" کی ترکیب پر پاس کے پاس کچھ غور کیا؟ ذرا ٹھوکر

دیکھیے گا کہین سُن پایا تھا کہ شاہ ہو یا بیگم فرمانروائی کی حیثیت سے خدا کا سایہ ہوتی ہین بس اتنی رعایت اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ ہو گئی۔ نسائیت کو اس نقل سے کیا واسطہ ہے اگر رعایت لفظی ہاتھ سے نہین دی جا سکتی تھی تو صرف "سلطانیہ" ہزار درجہ بہتر تھا کہ ذرا طلائی چوڑیون کا خیال تو آتا۔ ابتو یہ معلوم ہوتا ہے کسی پہلوان کے پاؤن کی زنجیر آہنی ہے یا طوق سلاسل ایہ ہے مذاقِ ادب جس پر ارباب ریاست کو غالباً ناز ہو گا۔

مین آپ سے سخت ناخوش ہون "چشمک" آپنے واپس نہ کی۔ یہ نہ کہیے گا بلگرام چھوڑ آیا۔ اگر بواپسی ڈاک آپ نے رجسٹری سے میری خواہش پوری نہ کی تو آیندہ ایک حرف نہین لکھون گا

تاہم بدستور آپکا

مہدی

عنایت نامہ ملا۔ اور ذخیرہ کے دو نمبر کس کس کا شکریہ ادا کرون آپنے مضمون نگاری کی سخت قید لگائی۔ لکھنے والے دو طرح کے ہوتے ہین پیشہ ور اور امیچر (amateur) ثانی الذکر کے لیے جب تک پروفیسر آجد سے کوئی لفظ نہ ملے دُھوبیون کی اصطلاح مین (میری غرض ایسے اہل قلم سے ہے جو بلا بار تہدید و فرمایش اپنی خوشی سے کچھ کر گذرتے ہین) مجھے بھی آپ اسی مین رکھتے تو اچھا تھا

حیدرآباد کی بزمِ ادب جسکی آپ روح رواں ہون، علمی حیثیت سے پرچہ کی بجائے خود ایسی ضمانت ہے جسکے ہوتے کسی خارجی عنصر کی ضرورت نہین رہا صرف لٹریچر کا لطف اسکے لیئے کیا کرسکتا ہون (دیکھونگا) مشکل یہ ہے مجھے بنّا پڑیگا اور یہ معلوم نہین کہانتک درجہ قایم رکھہ سکون گا

آپ معاف فرمائین گے پرچہ کے نام کی ترکیب ظاہر کرتی ہے کہ آپکو موزون لفظ کے لیے غور کرنا پڑا

کم سے کم اس کی تقطیع کتابی کر دیجیے۔ عالم نفسیات یعنی حضرت ماجد کے مشورہ۔ لوح کی لیس پوت اور گلکاریان بھی رخصت کر دیجیے۔ صورت اچھی ہو تو ناک مین نیم کا فقط تنکا ہیرے کی لونگ سے زیادہ دلکش ہوتا ہے۔

مین اُمید کرتا ہون آپکی خوش وضعی میرے خیال کی تائید کرے گی

پھر آئندہ

آپکا

مہدی

مولوی عبدالرزاق کے نام

بھن پور۔ الہ آباد ۵ ۲/۶

مکرمی جلد یاد فرمانے کا شکریہ آپ کے خط بھی بجائے خود ایک لٹریری چیز ہوتے ہین۔ جی چاہتا ہے آپ مختلف مسائل پر مجھے وسعت کیساتھ مخاطب کرتے رہتے اور مین آپکے قیمتی لٹریچر کے اجزار کو ترتیب دیتا۔ یہ کوئی نئی بات نہین یورپ مین ہوتا رہتا ہے۔ پرائیوٹ خطوں کا مجموعہ بہت دلچسپ ہوتا ہے خاصکر جب چشم سخن ان امور کیطرف اشارہ کرتی جائے جدھر آپکو متوجہ کرتا رہتا ہون لوگ تنقیص کرینگے محض اس خیال سے کہ وہ اُن کے صاف و شفاف دماغ کی گونج نہین ہے مگر کچھ پروا نہین

بہت خوش ہوا کہ آپ نے خیام کو اپنی جدید کلاسیکل تالیف مین جگہ دی آپکا ضمنی اظہار خیال بالکل وقت کی چیز ہوگا۔ ہان یہ مانے لیتا ہون کہ ریویو کرتے وقت آپ نے

(۱) فٹزجرلڈ کے ترجمہ کا نوٹس لیا ہوگا جس کے ترجمۂ منظوم نے یورپ مین ہلچل ڈالدی ہے۔ خیام کی مختصر لائف جو اُس نے لکھی ہے وہ بھی پیش نظر ہوگی۔

(۲) بوڈلین لائبریری کا مُزین نسخہ بھی پیش نظر ہوگا جس مین اصلی مسودات کا فوٹو اور نوٹ و حواشی وغیرہ ہین

(۳) خیام کے فلسفۂ زندگی کی تحت مین آپ نے ہستیٔ انسانی کے فلسفۂ منفی واثباتی یعنی لیسی مسلک اور آپٹی مسلک حیثیت سے بھی بحث ہوگی یہ مین کہنا چاہتا تھا کہ نظر ڈالی ہوگی جس کے دائرہ مین تصوف بھی آجاتا ہے میری غرض تفصیلی استفادسے نہین ہے۔ نہ ایک ضمنی تذکرہ مین اس کی گنجایش ہوسکتی ہے مگر کم سے کم خیام کو پیش کرتے وقت یہ مسائل جو شاعر کے خیالات سے لگے لپٹے ہین گنانے ہونگے۔ چند سطرون مین سہی اور مین کچھ عذر نہین سنون گا۔ ذرا منہ لگانے کا نتیجہ دیکھیئے۔ افراط سے زیادہ خیر خواہی بھی اچھی نہین ہوتی۔ کچھ نہین تو آپکو خیال آئےگا یہ اپنی حدود سے بہت آگے بڑھنے لگا ہے مگر کیا کرون جی نہین مانتا۔ نادان دوستون مین تو سر فہرست ہون گا! اچھا بس ایک بات اور

آل سلجوق کی لائف اگر مستقلاً لکھی جائے تو ایک تو ذمہ داری کے لحاظ سے بار زیادہ پڑتا ہے۔ دوسرے نرے روکھے پھیکے تاریخی سلسلہ کے علاوہ وہ دلچسپیان پیدا کرتی ہون گی جو البرامکہ اور انشا اللہ، نظام الملک طوسی کا خاص حصہ ہین لیکن اگر یہی آل سلجوق ضمیمہ کی حیثیت سے بحیثیت موجودہ دو ڈھائی سو صفحہ مین آپکی تالیف ثانی کا ایک جزو ہو جائے تو ایک طرف تو "وضع الشئے فی غیر محلہ" کا مصداق نہین ہوگا اور ساتھ ہی کتاب نہایت جامع اور وزنی ہوئی جاتی ہے

یہ خیال نیا نہین آپ خود بھی ادھر متوجہ ہو چکے ہین اور گو مین سمجھتا ہون بے وقت نہین رہا تاہم احتیاطاً اس تحریک کے اعادہ سے باز نہ رہ سکا۔

مجھ کو "مدقوق" یعنی قلیل الحجم کتابین پسند نہین ہین اور شکر ہے کہ طوسی بھی البرامکہ کی طرح کم و بیش پانسو صفحات پر قابض ہے

البرامکہ کے طبع ثانی کی نوبت کب آرے گی؟

دیکھیے ابھی سے کہے دیتا ہون مسلمانون کی تمدنی ترقی کے اندازہ کے لیے ہم کو صرف عباسی دور پر ایک تفصیلی نظر ڈالنی چاہیئے یہ عنوان نہایت شائستگی سے آپکے موضوع کے دائرہ مین آسکتا ہے اس کیلیے تیار رہیے لٹریری اخلاقی ادبی صحبت آرائیون کے ساتھ "خلوت آرائی" کا بھی ایک آدھ مرقع دکھانا ہوگا ڈیڑھ سو صفحے کافی ہونگے۔ آپکو مجھ سے زیادہ اسکا احساس ہوگا اور گو عباسہ آپکے تاریخی تصرفات سے "فسانۂ دلچسپ" کی ہیروین نہین رہی تاہم اسوقت کی معاشرت کا خاکہ اگر آپنے اچھی طرح دکھایا تو کوئی نہ کوئی اسکی مصداق نکل آرے گی

"عکسِ رُخِ مہ ترون کے دالوہمین"

ہان تہدیہ بے تکلف منظور کر لیجیے۔ ڈیڈیکیشن کا بہترین ترجمہ ہے خفیف اختلاف صورت سے قطع نظر کیجیے تو مادۂ لسانی دونون کا مشترک ہے اور یہ خود ایک کافی سفارش ہے

پروفیسر بی اسٹرینج کی کتاب کا نام علیحدہ لکھ کر بھیجتا ہون یہ صحیح ہے اُسنے

فوٹو نہین دیے۔ صرف پلین یعنی مواقع عمارات بتائے ہین لیکن وہ اس سے زیادہ کیا کرسکتا تھا۔ جب بغداد کی تعمیر کا بیشتر حصّہ ابن جُبیر کے وقت سے پہلے (جو غالبًا ابن بطوطہ کا متقدم ہے) برباد ہوچکا تھا۔ آپ کے مذاق کی بات یہ ہے کہ اُسنے جو کچھ لکھا ہے وہ اصلی ماخذون سے چار سو صفحے ہین! لیکن قیمت چودہ روپیہ! بعض وقت جبر ہوتا ہے آج کل قحط کے دورہ مین پریشان ہون۔ چار دن کی اجازت مانگی تھی نہین ملی۔ کاشی یعنی کفرستان کو دارالاسلام نہ دیکھ سکون گا جس کا افسوس ہے۔ معلوم نہین کچھ ممبری کی فیس بھی ہے یا نہین " بوسہ بہ پیام" ہی کی حیثیت سے شریک ہوجاتا

فارسی شاعری کی قدرتی تاریخ سے متعلق جس مبسوط لکچر کا وعدہ کیا گیا ہے اگر اس کا وجود صرف " متوجہ ہوا ہی" تک نہو یعنی چھپی چھپائی چیز کوئی لائق حصول ہو تو بھجوا دیجئے گا

آثار العجم! خوب یاد آیا۔ الندوہ کے سوا جتنے میگزین چھپتے ہین سب طالبعلمانہ ختم کر دیجیے تو ایک مستقل رسالہ شایع کرادیا جائے دیوان شبلی کی قطع اور موزونیت کا

آپکا فدائی

مہدی

ڈیرا۔ ۴۔ ستمبر ۱۹۱۰ء

پیارے جناب عنایت نامہ مل گیا تھا ضمیمے بھی بعد مین ملتے رہے خوش ہوا صبر قلم کا ثمر شیرین اب ملنے والا ہے۔ یاد آتا ہے مین نے آپکو لکھا تھا کہ جلد بندی کے لیے مین نصف چمڑے اور نصف کپڑے کی ترکیب پسند نہین کرتا۔ اس لیے جلد پورے کپڑے کی ہو۔ لیکن شوخ سُرخ۔ پروفیسر براؤن کی بعض تصنیفات کی عرفسانہ جلدین دیکھی ہونگی۔ فغان ایران کا حیدرآبادی ٹھسہ بھی پیش نظر ہوگا کاغذ قسم اعلیٰ

میری نسبت "لذیذ" کا لفظ اسقدر چبھتا ہوا تھا کہ بے اختیار اگلے پچھلے قصے آنکھون کے سامنے آ گئے۔ اور غائبانہ شطرنج کی طرح مجھے آپ سے بائیکوٹ مذاق کا قائل ہونا پڑا۔

لیکن آگ سے ...."

ہان صاحب جب تک آلہٰ پرواز لایق حصول نہو۔ ریل پر چلیے ہوز کانپور تک براہ راست چلے آئیے۔ کانپور سے ۴ اسٹیشن آگے (Rasua) ریلوے اسٹیشن ملے گا۔ جہان سے دس میل پختہ سڑک آپکو ڈیراپور پہونچائے گی آپ تو خیر کیا آئینگے لیکن کبھی موقع ہو تو مین کانپور پہونچکر آپکی زیارت کر سکتا ہون

کوئی نکتہ رہ گیا ہو تو اگلے خط کے لیے لگا رکھتا ہون

آپکا

مہدی

لسان الملک حضرت ریاض خیرآبادی کے نام

تحصیل الہ آباد ۳۱ ۱۲/۱۱

میرے پیارے ریاض یاد فرمائی کا شکریہ۔ مدت کے بعد اخبار دیکھکر بے اختیار دل بھر آیا۔ ریاض الاخبار کے گزشتہ سلسلۂ روایات کے لحاظ سے یہ احتمال بھی نہین ہوسکتا تھا کہ ایک تہائی صدی کے مسلسل تعلقات دفعتاً منقطع ہوجائینگے اور جسے گود دن پالا ہو وہ جوان ہوکر یون ترک وطن پر مجبور ہوگا۔ گورکھپور کی موجودہ نسل دماغی حیثیت سے تمامتر ریاض الاخبار کی پیدا کردہ ہے اور مجھے نہایت صدمہ ہے کہ ہم گزشتہ احسانات کی تلافی اتنی بھی نہ کرسکے کہ کم سے کم پرچے کے وجود کو قایم رکھ سکتے جو آپکی یادگار کی حیثیت سے آپکا عنصر غیر فانی تھا

مجکو آپکے ساتھ جو خاص تعلق ہے آپکو معلوم ہے، یہ بھی معلوم ہے کہ میں اسوقت سے آپکے لٹریچر کا دلدادہ ہون جب لٹریچر کا صحیح مفہوم بھی میرے ذہن مین نہین تھا۔ زمانہ بہت ترقی کرگیا اور آیندہ بہت ترقی کریگا۔ اسکو دوسرے الفاظ مین یون کہیے کہ ہم آپ نہونگے، لیکن یہ خوب جانتا ہون کہ ریاض دوبارہ پیدا نہین ہوسکتا

جناب عبد المجید صاحب کے نام

تحصیل بارہ۔ الہ آباد، ۸ مئی ۱۴

پیارے مجید۔ میری تحریرین بھی موسمی ہوتی ہین۔ مدّت کے بعد لکھ رہا ہون

اور وہ بھی اس لیے کہ اس مہینہ کے آخری ہفتہ مین ملاقات ہوگی

بھائی ماجد کہان ہین۔ کیسے ہین۔ فلسفۂ جذبات کی کہین سے قدردانی ہوئی؟

علامہ شبلی کا کچھ پتہ ہے؟ مین نے اُنکے بھائی کی وفات کے بعد دو خط بھیجے

لیکن خلاف معمول کسی کا جواب نہین

سیرۃ نبوی کا کوئی حصہ تیار ہوا؟

یہ کہان تک صحیح ہے کہ بیگم بھوپال مولانا سے مولویانہ تالیف چاہتی ہین

کہا جاتا ہے کسی کے لگاؤ بجھاؤ کا نتیجہ ہے۔ میرا خیال ہے اسکی اصلیت نہین ہوگی

مین ۲۵ کو غالبًا پہونچ جاؤنگا اور بدستور امین آباد پارک مین ٹھیرونگا

امید ہے آپ معہ خاندان بالکل اچھے ہونگے

مہدی

تحصیل بارہ - الہ آباد - ۷ ۱۲/۱۴

بھائی مجید عنایت نامہ ملا۔ آپ کی دلسوزی سے کچھ تسکین ہوئی[1] "آفتاب" نہ کہیے کہ وہ پھر بھی طلوع ہو سکتا ہے۔ سچ یہ ہے کہ "علم مجسم" ہمیشہ دفن ہو گیا۔

مجھ کو جو کچھ لٹریچر سے شوق تھا۔ ممدوح کے بل پر تھا ایک کے سوا سارے زمانہ کو حرف غلط سمجھتا تھا۔ روتا ہوں کہ اسقدر جامع صفات "شخصیت" اب کہاں ؟

ارکان ندوہ کی کج ادائیاں۔ اغیار کی مسلسل حرف گیریاں رنگ لائیں دل ٹوٹ چکا تھا کہ چھوٹے بھائی کی موت نے کمر توڑی اور ایک قیمتی فارسی دفعتاً پیوند خاک ہو گئی

"سیرۃ نبوی" کی تکمیل اب قیامت تک ہو چکی بیگم بھوپال کی طرف سے باوصف قدر دانی، "جانشینی" کا مسئلہ کیسی نامبارک گھڑی میں چھیڑا گیا تھا کون سمجھائے کہ جانشینی تو خیر، وبعدی کے لایق بھی کوئی نہیں

سنتا ہوں میاں سلیمان اور پروفیسر حمید الدین ترتیب دیں گے اِس سے تو نہ ہونا اچھا تھا۔ یقینی تنقیدی حصّہ مرحوم نے نہیں لکھا ہوگا۔ جسے وہ تاریخی حصّہ کے بعد شروع کرتے۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

---

[1] مولانا شبلی کی وفات سے متعلق۔

بھائی ماجد سے کہیے لٹریچر کا کچھ تو حق ادا کریں دنیا کو دکھائیں کہ مرنیوالا قطعاً غیر فانی ہے

مرحوم کا سوگوار

مہدی

تسلیم۔ اُمید ہے آپ معہ ماجد صاحب کے اچھے ہونگے

"فلسفۂ اجتماع" اگر شایع ہو گیا (یا ہو گئی) ہو تو ایک جلد قسم اول

وی پی بھجوا دیجیے، ممنون ہوگا۔

مہدی حسن۔ بارہ۔ الٰہ آباد

۴-۲/۱۹

تسلیم فلسفہ اجتماع حُسن سیرت کے ساتھ صورت کی بھی اچھی ہے۔ یہ دوسری

عالمانہ اور حکیمانہ تصنیف ہے جو انجمن ترقی اُردو کی عزت افزائی کے لیے کافی تھ

ایک آدھ جگہ مجھے کچھ کہنا ہے اسے اصل مصنف کے لیے اُٹھا رکھتا ہون

خوش ہوا "عالم نفسیات" کے لیے جوڑے کی تلاش ہے لیکن "نباض فطرت"

کے لیے کوئی موزون سامان کسقدر سخت ذمہ داری ہے

۶-۷ اپریل کو انشاء اللہ ملاقات ہوگی۔ نامزدگی مبارک! انتخاب کیلیئے

اتنی جلدی!
امتحان کی تیاری شروع کردیجیے

مہدی حسن

بارہ - ۲۱ $\frac{2}{19}$

پیارے مجید کارڈ ملا میں دفعتاً ایک ضرورت سے رخصت پر چلا گیا تھا۔

آپ کا دعوتی رقعہ آیا اور رکھا رہا۔ لیکن کتاب اپنی مدت پوری کر کے واپس گئی، کیونکہ وہ دس روز سے زیادہ میرا انتظار نہیں کر سکتی تھی۔

آپ نے پہلے سے کوئی اطلاع نہیں دی تھی بلکہ کتاب کی روانگی کے ساتھ ایک کارڈ لکھا جو مجھے واپسی پر ملا۔ اسلیے میں ڈاکخانہ کیلیے کوئی ہدایت نہ چھوڑ سکا

میں خوش ہوں کہ آپ نے میری طرف "ناقدری" اور ایک لفظ جو پڑھا نہیں جاتا، اسکا انتساب اسوقت تک ملتوی رکھا ہے جب تک فرد جرم سے میں بریت نہ ثابت کر سکوں اور یہ چند سطریں میری صفائی کیلیے کافی ہونگی۔ ماجد صاحب کی تقریب پر میری دلی مبارکباد۔ گو میں شرکت کی مسرت نہ حاصل کر سکا۔

کتاب جولائی کے پہلے ہفتہ میں بھیج دیجیے۔ امید ہے کہ آپ اچھے ہونگے۔

مہدی حسن

الہ آباد تحصیل بارہ۔ یکم نومبر ۱۹۱۶ء

پیارے بھائی مدت کے بعد یاد فرمائی کا شکریہ دریاباد کے قیام مین آپنے
اپنی طولانی اقامت کی وجہ نہین لکھی اسلیے آپ ہی آپ کچھ خلش سی تھی۔
پھر معلوم ہوا کہ بھائی ماجد اپنے مرکز اصلی یعنی علی گڈھ پہونچ گئے، اس خبر
سے اچھی طرح خوش نہونے پایا تھا کہ دفعتاً "ہمدم" مین ماجد کے نام کے ساتھ
"گولہ گنج لکھنؤ" نظر پڑا اور کچھ سمجھ مین نہین آیا
کیون علی گڈھ چھوڑا؟ کیا آفتاب احمد خان کی "استبدادیت اس کی

ذمہ دار ہے
مین خوش ہوا۔ آپ نے مرقع ادب مین میرے بعض خط دلچسپی سے دیکھے لیکن
جسقدر آپ نے مجھے بڑھایا ہے کیا یہ آپکے حُسن ظن کی افراط نہین ہے؟
بہت نرمی کرون تو جوش محبت کہون گا۔
مکاتیب شبلی دراصل دیکھنے کی چیز ہے۔ سچ یہ ہے کہ اس علم کے پتلے کا کوئی
رونگٹا بیکار نہین۔ خط لٹریچر کا ایک ایسا عنصر ہے جسمین لکھنے والے کے اہتمام کو
چندان دخل نہین ہوتا۔ یعنی وہ یہ نہین جانتا کہ کبھی اسکی اشاعت کی نوبت
آئے گی۔ اس لیے سرسری اظہار خیال بھی اگر اس پایہ کا ہو کہ انشا پردازی اُسکی
بلائین لیتی ہو، تو یہ بھی کمال کا ایسا رُخ ہے جس سے قطع نظر نہین کی جاسکتی۔
دار المصنفین کا حرف حرف منگواتا رہتا ہون آپ کے ہمدم کے جالب کچھ

ثقیل سے معلوم ہوتے ہین تحریر مین اُلجھاؤ ہوتا ہے۔ خاصکر اُنکا بے ضرورت
"کا شکے" مجھے نہایت ناپسند ہے

بھائی ماجد کی کیا رائے ہے

مین فرخ آباد جانے والا ہون۔ دس برس کے بعد الہ آباد چھوٹتا ہے لیکن
بوجوہ مین تبادلہ سے خوش ہون

آپ کے خط مین ماجد کی نسبت ایک حرف نہین

ہمیشہ آپکا

مہدی

جناب دلگیر اکبر آبادی مرحوم کے نام

الہ آباد۔ تحصیل ہنڈیا

یاد فرمائی کا شکریہ' وضعداری اور رکھ رکھاؤ اتنا تو ہو' میری کج ادائیون کے ساتھ بھی آپ ہتھے سے نہین اکھڑتے۔ بس اسی کا دلدادہ ہون

پچھلی ملاقات ذرا بے کیف اور پھیکی رہی تھی۔ مین بوجوہ کچھ متردد سا تھا بار بار جی چاہتا تھا قلم سے تلافی کرون لیکن اصیل مرغ کی ایک ٹانگ! خاموشی قائم رہی۔ اورون کو اکثر لکھتا ہون مگر آپ کو نہین' ذرا امتیاز دیکھیئے گا

معاف کیجئے' مجھے آپکے پرچے کا نام پسند نہین' اس سے تو ناقد یا النا قد اچھا رہتا۔ آپکے جذبات کی لطافت اور پاکیزگی خیال کا کیا کہنا۔ اسی لحاظ سے "مقالات" مین بھی ایک بات تھی کچھ نہ سہی "دلگیر" مین کیا برائی تھی؟ آپکا روح رواں ہوکر رہتا۔ خیر یہ بحث اب غالباً بعداز وقت ہے

مین خوش ہون کہ آپکی فرمایش سے شرمندہ ہونا معلوم نہین ہوتا چند سطرین آپکے خیال سے لکھی تھین' جو بڑھتے بڑھتے کئی صفحے ہوگئے۔ عنوان آپکے ڈھب کا ہے۔

یعنی: "فلسفہ حسن و عشق"

صرف ایک فقرہ سن لیجیے: "عورت کی فتوحات اس کا سرمایہ نشاط ہین وہ وار کرکے رہیگی۔ کیونکہ یہ امر اسکی فطرت مین داخل ہے۔ شانہ سے آنچل خود نہ گرائے

لیکن اگر اتفاق سے گر جائے، تو وہ[عہ] خوب سمجھتی ہے۔ دو ہرائے ہوئے آنچل

مین دراصل اُسے سینے کا اُبھار غائب کرنا منظور نہین! بلکہ وہ چاہتی ہے کہ اور

نظر جماکر دیکھیے۔ محرم کا جائزہ نظری ایک طرح کی دادِ حُسن ہے جو ہزار پارسائی کیساتھ

بھی وہ آپ سے لیکر رہیگی! اتوار کو صاف کرکے بھیجون گا۔ جن کے واسطے سے

پہونچے گا اُنکا سلام!

مہدی

عہ دلمیں خوش ہوگی۔ یہ اسکی فطرت کا راز ہے۔ وہ

الہ آباد تحصیل ہنڈیا

نقشِ اول یعنی پہلے پرچے کا مضمون خاصا رہا، بہت پسند آیا ضرورت تھی

کہ ارضِ تاج ادبی حیثیت سے عروسِ سخن کے میکے اور سسرال یعنی دلّی لکھنؤ سے

پیچھے نہ رہے۔ آپکی "وطنیت" کا یہ شریف تر اقتضا تھا کہ آپ کو لٹریری جلوہ گری کا

کا خیال آیا جو آج کل کے دماغی دور مین ارتقائی زندگی کا عنصر لازمی ہے۔

آپ کے ساتھ آپ کے ہاتھ بٹانے والے بھی بجائے خود ضمانت ہین کہ یہ

جنس کاغذی جس نے سال نو کے ہفتۂ اوّلین مین دنیا مین قدم رکھا، ہاتھون ہاتھ

لیا جائیگا اور اگر اس مثل پر عمل کیا گیا کہ "بچے کو پیار کرو ماں آپ سے آپ پُوسے دیگی"

تو پھر تو آپکی گرم بازاریان، ہم فنی کی حیثیت سے اچھے اچھوں کے لیے لائق رشک

ہون گی

ریاض کی چند سطریں دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ کیا آپ اُن کو میری طرح میری طرح تفصیل سے جانتے ہیں؟ یاد ایّام! وطن کی بیس برس کی رفاقتیں آنکھوں میں پھر گئیں ؎

وہ گلیاں یاد آتی ہیں جوانی جن میں کھوئی ہے
بڑی حسرت سے لب پر ذکر گورکھپور آتا ہے

اِس شعر نے جو بظاہر سادہ لیکن جذبات میں ڈوبا ہوا ہے، میرے دل پر بجلیاں گرا دی ہیں، ہفتوں بے چین رہا۔ اب بھی ایک آہ نکل جاتی ہے! مرحوم ریاض (خدا اُسے مدتوں جلائے) عروسِ سخن کا آشنائے ازلی ہے۔ آپ لٹریچر کی جن نزاکتوں پر مٹے ہوئے ہیں، وہ ریاض کے قلم کی آواز بازگشت ہے۔ آج لٹریچر پر طبع آزمائی کے لیے بہتیرے اُٹھ کھڑے ہوں گے، لیکن میں نے پہلے پہل یہ لفظ "ریاض الاخبار" میں دیکھا۔ جب اس کے مفہوم سے بھی اچھی طرح واقف نہیں تھا

اگر "نقاد"، صرف گم گشتہ ریاض کی جھلک کبھی کبھی دکھا سکا تو آپ یقین فرمائیں، آپ کی ادبی تبلیغ کے لیے پھر کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اسے میری کم نگاہی یا حُسنِ ظن کی افراط نہ سمجھیے۔ جو کچھ عرض کر رہا ہوں، ایک واقعہ ہے،

موجودہ لٹریچر ارتقائی حیثیت سے ریاض سے بے نیاز نہیں ہے وہ جس طرح نظم کا مالک ہے آقائے نثر بھی ہے اور یہی امتیاز فائقہ ہے جس کی بنا پر وہ انشاپردازی کا مسلم الثبوت پیر دہے۔ تاریخ آئندہ بتائے گی کہ صفِ اوّل میں ریاض کو کہاں

جگہ دی جائے گی!
"نقاد" کی تقطیع نہایت موزون ہے یعنی "بوٹے سے قد" کی جگہ جو ہندی مذاق ہے
کشیدہ قامت اور چھریری!

مہدی

تحصیل سرا تھو

پیارے دلگیر   مین ادھر پھر گورکھپور آیا، اور اسقدر غیر مطمئن رہا کہ آپکے
عنایت نامون کی تعمیل تو کیا جواب تک نہ لکھ سکا۔
اس درمیان مین نقاد بھی آگیا، اور آپ کی تحریک اشتعال کی حد تک پہونچی
لیکن میرے موجودہ خشک مشاغل آپ کی ادبی دنیا سے اسقدر الگ تھلگ ہین کہ
وکچھ کرنے نہین دیتے۔ مجھ مین سخت عیب یہ ہے کہ "پیشہ ور" مضمون نگارونکی طرح
قلم نہین اُٹھا سکتا، یعنی ضرورت ہے کہ کوئی خاص خیال موضوع تحریر بنکر خود
سامنے آئے تو چل نکلون۔ آورد یعنی بھرتی مین قدرتی رو، یعنی لطف آمد نہین تا ہو
ایک مصیبت یہ ہے کہ میرا مذاق بھی اورون سے اسقدر بیگانہ ہے کہ مجھے خوف
ہے کہ پرستاران نقاد کی توقعات پوری نہ کرسکیگا۔ ملک کے ہر رسالہ مین کچھ نہ کچھ
ہوتا ہے۔ پڑھنے والے اگر کوئی نئی بات سیکھ نہین سکتے: تاہم اُنکی ضیافت طبع
ہوجاتی ہے لیکن مجھ کو کیا لطف آسکتا ہے۔ جب اسی ہفتہ مین پروفیسر براؤن

سب سے جدید تصنیف یورپ سے ملی ہے اور وقت نہین ملتا کہ اس پر نظر ڈال سکون۔ کتاب کا موضوع سخن "ایران کی موجودہ ارتقائی شاعری ہے" براؤن کا دعویٰ ہے کہ جامی کے بعد عجمی مذاق شاعری جیسا کہ عام خیال ہے فنا نہین ہو گیا۔
.... میری ٹوٹی پھوٹی تقریب مین فاضل مصنف کی حق تلفی ہوتی ہے۔ آپکے ہان ہر چیز "غیر فانی اور لایق پرستش ہے" کتنے ہین جو براؤن کو جانتے ہین یا جاننا چاہتے ہین اور آپ کو تو اس سے نفرت ہے ورنہ مین اس کے فارسی دیباچہ کو تنقیدی نوٹ کے ساتھ پیش کرتا اور دکھاتا کہ دو سطرین بھی اس قسم کی بڑے بڑے جبہ و دستار یا غالب منش مدعیان ادب کی بس کی چیز نہین۔ خیر یہ تو فرصت کے کام ہین، لیکن شذرات مین مطبوعات یورپ کا ذکر ہی آجائے تو اچھے سے اچھے رسالہ کے چار چاند لگ سکتے ہین۔ مین اس لیے نہ لکھ سکون گا کہ آپ کے مذاق پے ٹکر لینی منظور نہین۔ تصرفات مضمون کو گہنا دیتے ہین، اور میرے یہان کسی طرح جائز نہین۔

عارف کا لب و لہجہ نہایت سخت رہا۔ ضرورت تھی کہ جو کچھ ہوتا ناقدانہ ہوتا بھٹیارون کی تو تو مین مین ادبی نکات کا فیصلہ نہین کر سکتی۔ ٹیبل ٹاک کے غیر صحیح موضوع پر اصرار دیکھ کر بے ساختہ ہنس پڑا جب یہ مبلغ ہو تو خدا ہی ہے جو بات رہے۔

ذاتیات کی بحث سے نقاد نے ایک نئی مصیبت مول لی۔

ایک دوست پوچھتے ہین۔ "بہ حدِ شوق نفوذِ تخیل" کا کیا مطلب ہے۔ نیاز[1] کی سزا یہ ہے کہ انھی سے دریافت کیجیے

صرف خیر طلب

مہدی

تحصیل بارہ۔ الہ آباد۔ ۸ مارچ ۱۶ء

پیارے دلگیر

خط ملا، تھوڑی دیر کے لیے آپکی پیدا کردہ حرارت میری رگون مین بجلی کی رو دوڑا دیتی ہے لیکن اس قدر بے کیف ہو رہا ہون کہ آپ باوصف خلوص وہان بیٹھ کر اندازہ نہین کرسکتے

آشنائے سخن کو سابقہ پڑا تو کس سے؟ ڈیڑھ سو برس کی بڑھیا یعنی قانون سے، جس کے چہرے کی جھریان میرے دماغ مین گرہین ڈالتی ہین

بھئی ۸ اپریل تک ضبط کیجیے، آخری موقع (چانس) ہے۔ یا تخت یا تختہ! تحصیلداری کی ہوس نہین لیکن غیرتِ نفس گوارا نہین کرتی کہ کسی سے گھٹ کر رہون۔ لاج آپڑی ہے خدا بات رکھ لے، پھر مین آپکا ہون اور جہان تک پاینتی بنانے کا تعلق ہے تقاد میرا

---

[1] نیاز فتحپوری

بعض نثر خیالات جو مین آپکے لطف طبع کیلیے لکھ دیتا ہون یہ صرف اس لایق ہین کہ شوخی تحریر کے لحاظ سے "مطایبات نثر" کے تحت مین کبھی کبھی اُن کو جگہ دیجیے لیکن یہ چیزین ایسی نہین جو کسی ادبی رسالہ کے لیے نفسیات ادب کے لحاظ سے مقصود بالذات ہون لیکن افسوس یہ ہے کہ تصنیفی عہد کا شبلی کے ساتھ خاتمہ ہوگیا!

موجودہ نسل قدیم لٹریچر بالکل نہین جانتی اور کتنی ہی روشن خیالی ہو بے گھر کی پونجی (ڈرجیتیبلیٹی) کے کام نہین چلتا، جس نوجوان گروہ کے ہاتھ مین قلم ہے، اُسے زیادہ سے زیادہ "عیب پوش" سمجھیے، یعنی معلومات اور قابلیت کے لحاظ سے ایک انچ بھی نہین لیکن چاہتا ہے کہ ایک فٹ نہین ایک گز سمجھا جائے۔ ایک آدھ مستثنیات لایق عبرت مین ہون تو اُن سے کام نہین چلتا۔

ماجد بی اے کی دوسری کتاب فلسفۂ اجتماع آپنے دیکھی؟ یہ البتہ ہونہار ہے اور ایک دن حکمائے ادب مین پیش پیش ہوگا اس لیے کہ اس مین گہرائی موجود ہے تری باتین بنانا نہین جانتا۔

نیاز سے کیا فرمایش کرون، وہ صحیح مذاق تصنیف کی طرف نہین آتے "عہد زرین یعنی عباسی دور کے ارتقاء دماغی" پر لکھوائیے۔ بہتیرے سنجیدہ عنوان ہین لیکن لکھنے والے کہان سے آئین گے؟

مین یورپ کی مدد سے کام چلا سکتا ہون لیکن پہلے بارہ چھوڑائیے اور اکبرآباد کے کٹڑے مین میوے کی دکان کھلوا دیجیے۔

لطیف صاحب سے دجن کا پتہ سمجھ مین آیا، ڈھولی کہار کیا چیز ہے؟ یار کا ڈرائنگ اور پاٹے تگس کی تیلیان ائ کہد یجیے گا جس قسم کا ٹھوس لٹریچر وہ چاہتے ہین مواد کی کمی نہیں لیکن پہلے پانیر کا ساخوش سے ادا اور نشاط افزاد فترا و ر پا یُین با غ پیدا کر دیجیے اور اسی کے قدردان نہین صرف پڑھنے والے دیجیے جو سرکیبت نہین ز ر کیف ہون پھر جو آپ چاہتے ہین تھو تو میرا ذمہ!

رہی چھم چھم (یا اُن کی کھٹ کھٹ) یہ جانتے ہوئے نشۂ جوانی کا اترا ہوا خمار ہے جو کبھی کبھی "صحافی" کی اوٹ مین بے نقاب ہو جاتا ہے۔

میرے سب سے پہلے مضمون کا عنوان انشا اللہ "ادب الاساتذہ" ہوگا نیاز اگر عہد زرین کو نہ سنبھال سکین تو یہ عنوان دیجیے :-

"کل جو گذر گئی۔ بے کار۔ جو آنے والی ہے غیر اختیاری ہے زندگی تو آج صرف آج کا نام ہے!"

مین تم سبھون کی بے غایت شاعری سے اسی لیے تو جلتا ہون کہ کام کی بات آتی نہین یا کرتی نہین چاہتے، اچھا خاصا انسان ہیولیٰ ہو کر رہ جاتا ہے۔

ہان یہ آج کل آئے دن آپکی "آنکھین کیون دکھتی ہین" کیا کسی نے "نمک کی چاٹ پر لگا یا ہے"

لطیف صاحب کو یہ چند سطرین دکھا دیجیے گا، انکے خط کے ایک ضروری حصے کا جواب رہ گیا تھا۔

گورکھ پور۔ نقاد کے لیے لکھتا ہوں جواب باصواب پر آپکو اطلاع دونگا۔

بہترین خواہشات کے ساتھ

ہمیشہ آپ کا

مہدی

مولوی محمد افراغ صاحب کے نام

کیمپ بارہ - ۱۸، اپریل سنہ ۱۵ء

پیارے افراغ - مفصل کی جگہ کارڈ ملا۔ لیکن تم سے چند سطرے بس ہت!
نافذ پر اعتراض تو کر دیا، لیکن اس سے اچھا کوئی نام بتاؤ تو مین قائل ہون۔ قافیہ
بندی کا خیال نہین۔ جب سے ہاجرہ بیگم یہ نام خیال مین تھا کہ ثمر عشق کیلیے
کہین موزون ہوگا۔ شاہد مین مٹھاس زیادہ تھی اسلیے اِسے ترجیح رہی نمبر کیلیے
جی نہ مانا۔ بہر حال مین ترمیم کیلیے تیار ہون اگر تم اس سے بہتر ترکیب بتاؤ۔
امتحان کیلیے جو کچھ ہوسکتا ہے کرتا ہون افسوس یہ ہے کہ شروع مین خیال
نے کیلیے معتکف ہو رہون۔ کام کا
وقت نہین ملتا، بے اطمینانیان ہین کہ انتہا نہین۔

عید ہوئی ذوق مگر شام کو!

گھس پس کر کسی طرح ہوا ہوا آیا تو ذمہ داریان بلا لے جان رہتی ہین۔ آج کل جہان
ہون عدالتی کام زیادہ نہین مگر عاملانہ کی انتہا نہین پہاڑی تحصیل، رقبہ بڑا
بندیلکھنڈ کا ایک جز ہے۔ اسلیے آئے دن رفع قحط کی انسدادی تجویزین چپہ چپہ دیکھنا

پڑتا ہے صرف ذہانت سے کام نہین چلتا۔ دورہ مین بڑے بڑے حکام کی آمد تضیع اوقات کا سبب ہوتی ہے اور مجھے وقف رہنا پڑتا ہے۔ حاکم پرگنہ بھی ایک سولین ہے گو نہایت شریف لیکن کلکٹر د ، یہ اتفاق کبھی نہین ہوا

"راشی خیریت ہے کہ حمام مین سب ننگے" یہ عام شکایت ہے

تنے بات پوچھی اسلیے دل کی بھڑاس نکالنے کو یہ سب لکھنے بیٹھ گیا۔ ایک سخت خرابی یہ ہے کہ کتابین دیکھتا ہون سمجھتا ہون مگر مضمون یاد نہین رہتا۔ کبھی حافظہ اتنا تو ہی تھا کہ ایک دفعہ پڑھنے کے بعد مین آزاد اور نذیر احمد کی عبارت بلفظہ ادا کر سکتا تھا۔ تجربہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لا اور لٹریچر دو جینریت ہین۔ بوڑھے طوطے کا پڑھانا آسان نہین۔ ان باتون کا احساس سے ہے کہ مارے ڈالتا ہے۔ یہان کوئی نائب تحصیلدار نہین، اس لیے کام کا زیادہ حصہ خود کرتا اور لکھتا پڑھتا رہتا ہون۔ یہ عادت نہین رہی کہ اہلکار قلم پکڑا دین۔ غرض منصبی حیثیت سے جو شگفتگی ہمیشہ میرے حصہ مین رہی آج کل ذرا وہ بات نہین۔ اپریل مین شرکت امتحان کیلیے جاؤنگا اور اس کے بعد طولانی رخصت

....

....

....

....

....

....

زرینہ منزل کی خبر لیتے رہنا۔ بھائی صاحب بھی گھر پر نہین ہین۔ احمد پر تاکید رہے کہ وہ ضروریات کی اطلاع کرتا رہے۔

تمھارا بدستور

مہدی

بارہ۔ ۲۷ راگست ۱۹۰۵ء

پیارے افراغ۔ تمھارے خطوں نے آج کل میرے لیے ایک نیا لٹریچر پیدا کر دیا ہے جسے نہایت دلچسپی سے دیکھتا ہون اور خوش ہون بشرک ! پھر موحد صادق ہوا چاہتا ہے خدا متفقہ آرزوئین پوری کرے۔ کچھ پروا نہین اگر تم کسی وقت تھالی کے بیگن سے زیادہ وقیع نہین رہے "توازن" کے لیے یہ کیا کم ہے کہ اصیل مرغ کی ایک ٹانگ" ! مین نے اپنی ایکریگی نہین چھوڑی۔ آج قدرت کا فتویٰ بھی وہی معلوم ہوتا ہے جو ہم دونو کی متفقہ آرزو تھی کون کہہ سکتا تھا واقعات کی رو دفعتاً حصول مقصد سے اسقدر قریب تر کر دے گی۔

مین دلی خلوص کے ساتھ اس اضافہ کو دیکھتا ہون۔ جو تمھارے الفاظ مین میرے خاندان مین ہونے والا ہے اور شکر ہے کہ دیرینہ تعلقات کے لحاظ سے مین کچھ کھوتا نہین

بلکہ ایک جدید عنصر حاصل کرنے والا ہوں اور یہی بڑی سے بڑی غایت ہستی ہے جو میری مسلسل کامیاب اور موزون زندگی کی نہایت ضروری کڑی ہے۔

سول لا کے لیے مجھے صرف ایک روز یعنی ۲۹/ اکتوبر کو لکھنو مین شرکت کرنی ہوگی ۲۷ر کی شام کو روانہ ہونگا اور ۲۸ر کی صبح کو جارج ہوٹل امین آباد پارک مین ۲۹ر کی شب کو واپسی۔ ۳۰ر کی صبح کو الہ آباد اور ۱۱ بجے دنکو بارہ۔ کیا صلاح ہے یکم کو ہون یا ۳ر نومبر۔ تمھاری رائے پر ہے۔

تم شوق سے آؤ۔ جم جم آؤ۔ ڈنکے کی چوٹ یعنی تو ند پر ہاتھ پھیرتے ہوئے آؤ۔ اور اپنی دلیر جوڑی یعنی شیخ کو بھی لاؤ۔ سمجھو یا نہ سمجھو میری وطنیت یعنی دنیائے احباب تم ہی دو تو تک محدود ہے۔ اونچی سے اونچی سوسائٹی مین اٹھا بیٹھا۔ بڑے بڑے جگمگاتے نظارے دیکھے عمر اسی مین گذری لیکن قسم لو اگر آنکھیں خیرہ ہوئی ہوں بجلی کی ہوش ربا روشنی مین بیٹھ کر بھی کبھی اپنے سادے چراغون سے بے نیاز نہ ہوا اس سے زیادہ نمائشی دنیا مین ہم سے کیا چاہتے ہو۔ اچھے اچھون کو دیکھا آپے سے باہر۔ سبک سری کی چلتی پھرتی تصویر بن جاتے ہین لیکن شکر ہے مین دو طرح کے دانت رکھتا تھا۔ کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ یہ تفریق میری امتیازی زندگی کا ایک خاصہ طبعی رہی ورنہ خاک کے ایک پتلے مین اور کیا رکھا ہے۔

تمھاری بھاوج کہتی ہین تقریب مین سرائے والی بہو تو بھانڈ تو ہون تم دونو آجاؤگے تو خیر بارہ کی رونق ہو جائے گی ....

. . . .

بیچاری آجکل افسردہ رہتی ہین میری تنخواہ گنی بوٹی تپا شور باکھلے ہوئے ہاتھ کی فیاضی کو بنیک کی موقت آمدنی قایم رکھتی تھی آج کل دروازہ بند ہے تین ششماہیان ہو چکین مین نزاکت احساس کی رعایت سے ذکر چھیڑنا تو خیر یہ پہلو آنکھونکے سامنے آنے نہین دیتا لیکن جو صورت عنقریب پیش ہونے والی ہے اسکے لحاظ سے وہ ابھی سے متاثر ہین اور یہ ایک قدرتی امر ہے۔ خاکسر جیب بنیک کی جان ہی کے لالے ہون سے

دُرد ہے جسمین وہ صہبا اور ہے

بادۂ ناب مصفّا اور ہے

صوفی صافی عزیز اور افسردہ ابھی کبھی دنیا کیفیت سے خالی معلوم ہوتی ہے اس صیغہ سے تم کو براہ راست تعلق نہین رہا۔ تاہم سمجھوگے!

تمھارا

مہدی

تحصیل بارہ ۱۳ اگست ۱۵ء

پیارے افراشٔ آج جمشید کے تار سے حواس جاتے رہے۔ دفعتاً اتنا بڑا واقعہ کسی طرح صبر کے لایق نہین۔ جان عواقب مین پڑی ہے کہ میری جیع پونجی کا

غالب حصہ وہین ہے۔ خدا کرے سب محفوظ ہون مجھپر احسان کروگے جلد جلد اطلاع دیتے دلواتے رہو۔

پریشانی ہین یہ پوچھنے کو جی نہین چاہتا کہ مسئلہ خلافت کا کیا ہوگا۔ تاہم تمھارے مفصل خط کا منتظر رہونگا۔

....

.................................میرے اہمہ کی حد نہین بیدل ہورہا ہون، خدایا خیر

....

....

....

......

مہدی

بارہ۔ ۴ر اکتوبر ۱۵ء

پیارے افراغ۔ خط ملا۔ اور معلوم ہوا" ابولہب" کی قلعی کھل گئی۔ اور غالبًا اتنی ہی ضرورت تھی۔

جس ٹائپ کے مہمانون کا آپنے ذکر کیا ہے سر آنکھون پر۔ مجھ سے پوچھنے کی بات

نہین بشرطیکہ "دعوتِ شیراز" مایوس کُن نہ ثابت ہو۔

ذکی سے کہدیجیے ایک سرمائی جوڑہ جس قسم کا وہ پسند کرین اپنے لیے بنوالین جو ۵۰/ سے کم قیمت نہو اور زیادہ جسقدر ضرورت ہو خوش وضع فراک یا ٹرکش سُوٹ موزون ہوگا ....

....

عروس کے لیے آپکی طرف سے کچھ سمجھ مین نہین آتا کیا کرون۔ الہ آباد مین نومبر ست پہلے خریداری کا موسم نہین ہوتا یعنی لینے کے لایق کپڑے نہین ملتے اسپر دقت یہ ہے کہ مرے روابط انگریزی دکانون سے ہین مشرقی لباس وہان تیار نہین ہوسکتا اُم شاہد صرف کرسکتی تھین لیکن اُن کو بچون اور گھر کے کام کاج سے فرصت نہین زندگی مین پہلا اتفاق ہے کہ گھر مین کوئی ماما نہین تھی۔ حکومت بھی ناکام رہی، دس روپیہ ماہوار بھی کوئی بارہ آنے پر راضی نہین ہوتی! نہ کوئی دیہاتن ہاتھ آتی ہے۔

خوش ہوا ذکی نے . . . . . . کو رخصتی دعوت دی۔ تمھاری دعوتین ہمیشہ معرکۃ الآرا ہوتی ہین۔ ہندوستانی کھانے لایق اعتراض نہین کہ یہی سب کھاتے ہین فرش بازی البتہ تکلیف دہ ہوتی ہے لیکن گورکھپور مین چارہ کار ہی کیا ہے اور سب بدستور۔

مہدی

تحصیل بارہ ۳۰ر اکتوبر ۱۵ء

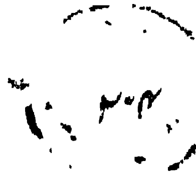
پیارے افراغ   باپ بیٹے کا خط ملا، تم بعض دفعہ غیر صحیح نتائج نکالتے
ہو میں صرف تمھاری درازیٔ قد کی رعایت کرتا ہون ورنہ اچھی طرح خبر لیتا۔
میری زندگی کی موزونیت پر ہمیشہ تمھاری نگاہ پڑتی رہی۔ اور تم سے زیادہ
کوئی نہین جانتا کہ میرے گھر مین ایک ماما کا نہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ مین نے
صرف اپنی اس خاص پریشانی کا اظہار کیا تھا اور خیال تھا کسی حیثیت سے
بے لطفی رہی تو افسوس رہے گا۔ کوئی کام ہو جسمین زندہ دلی کا عنصر نہو بیکار ہو جاتا
ہے اور تم سمجھ سکتے ہو جن آرزؤن اور مایوسیون کے بعد یہ صورت پیش آئی ہے
کم سے تمھارے حقوق کیا چاہتے ہین

....

....

....

ذکی سے کہدینا مین انکے ایک انتقال ذہن سے سخت ناخوش ہون جن صاحب کا
نام انھون نے لیا ہے۔ اگر وہ نہ آئے تو مجھے صدمہ ہوتا ......
....
...... لیکن
میری وارفتگی کی حالت یہ ہے کہ جسے چاہتا ہون دل سے چاہتا ہون اور یہی محبت
مجھے ان دو لایق عزت ہم وطنون سے ہے علیگڈھ سے بھی جس جس کو چاہو لا دو چنانچہ



تمنے سخت توہین کی اور کچھ کا کچھ سمجھے ....

....

....

....

ٹھیک وقت معلوم ہونے پر موٹر کار ذکی اور رفقا کو براہ راست الہ آباد سے
یہان لائے گا ....

.... اسمدھی کیلیے اونٹ منگوا لیا گیا ہے سمدھن
کی فرمایش تھی فضول وہم دل مین نہ لاؤ۔ ذکی کو سراآ الگ نہین رکھتا۔ بی مقبول
کہتی ہین ایسا ہی مقدمہ ہونگا اور وہ بھی فوجداری کے بھائی ذکی کو خیال سے
تو قدر دانی معلوم ہوئی! بڑے سے بڑے خسارہ کی تلافی میرے ہاتھ کے ایک
پان سے ہو سکتی تھی!

مہدی

بارہ۔ الہ آباد۔ ۲۱ ر نومبر ۱۵ء

پیارے افراغ ذکی سلمہٗ امید ہے بخیریت پہنچے ہونگے اور تمھاری
تنہائی رفع ہوئی ہوگی لیکن ایک کے فائدے سے دوسرے کا نقصان ہوتا ہے
ہین ذکی کے قیام کا اسقدر عادی ہوگیا تھا کہ اب چار پر آنکھین ڈھونڈھتی ہین

چند روزہ یکجائی میں مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہمیشہ اسی گھر کے وہ ایک فرد تھے

جمیلہ یعنی آپکی بہو بالکل اچھی ہے۔ کہانسی وانسی کی کچھ شکایت نہیں۔ نئی نانی یا گویا دُلری ہے۔ مجھے کہنا چاہیے تسلیم کہتی ہے۔

بارہ کا موسم شروع ہوگیا یعنی میری بے فکریوں میں کچھ خلش پیدا ہو چلی ہے ایک سیشن افسر انچارج ہو کر آ رہا ہے۔ مجھے تنہا دورہ کرنا ہے حالانکہ بندشیں کی رونق پڑنے والی سے ہوتی ہے تم ہمیشہ کے کاواک چار دن میں دریاؤں شہر ایسے صاف کر دینے والے ان گرمجوشیوں سے ناآشنا رہے اسلیے سمجھ میں نہیں آئے گا۔

شیخ کو کئی دن سے سوچ رہا ہوں لکھوں امید ہے اچھے ہونگے۔ ذکی کا ایک پرچہ چھوٹ گیا تھا جو بھیجتا ہوں۔

تمہارا بدستور

مہدی

تحصیل بارہ، ۳۰ نومبر سنہ ۱۵ء

پیارے افراغ   تمہاری دونو تحریریں اسقدر دلچسپ تھیں کہ میں نے اُن کو بار بار پڑھا۔ لیکن اگر میں اس کی داد دوں تو ہم دونو "حاجی" ہوئے جاتے ہیں۔

جمیلہ تمہارے شفقت آمیز خیالات کی نہایت ممنون ہے۔ میں خط کے اجزا متعلق

سنا دیا کرتا ہون وہ خوش ہے کہ اس کی آئندہ زندگی کی کامیابی کیلیے تم مکان مین بھی بعض ضروری تصروفات کے لیے آمادہ ہو۔ خدا کیلیے مجھے بار بار اطمینان نہ دلاؤ۔ مین دل ہی دل مین شرمندہ ہوتا ہون مجھ کو تم پر اسقدر بھروسہ ہے کہ مین نے ان امور سے متعلق تمسے کچھ کہنا پسند نہین کیا۔

ہان پیارے پرانی رفاقتون کی شمیم انگیز یان ہین جو عطر محبت کی حیثیت سے دو گھرون کو بسا ئین گی! شکر ہے کہ روابط سابقہ نے مستقل قرابت کی صورت اختیار کی۔ یہ نیا قالب جو میرے تمھارے اجزا رقانی کا غیر فانی عنصر ہوگا وہ جوہر حیات ہے جو وراثتہ طبعی کے لحاظ سے باقی رہنے والی چیز ہے۔ جسے شفقہ خاندانی " . . . ہمیشہ زندہ رکھین گی، اس سے زیادہ اور کیا چاہتے ہو"

. . . .

. . . . تمھاری شامت اعمال کا اثر ہے۔ تم اس تفصیل سے "عزیز" کے سر ہوتے رہتے ہو کہ مجھے تمھاری . . . . . . کوئی ہو یلا اتیاز خبر لینی پڑے گی . . . .

. . . . گالیان کھانے کو جی چاہتا ہے تو کچھ دن صبر کرو۔ گورکھپور کی بھنگیون کا ایک حلقہ ہوگا اور آپکی ذات خوش صفات ایسی ایسی سنائی ہون کہ یاد ہی تو کرو گے۔

تمھارا

مہدی

کیمپ بارہ

ب ۲۷، جنوری ۱۹۴۰ء

بھائی افراغ   کارڈ ملا۔ میری مصروفیت کو کیا پوچھتے ہو۔ دس بجے شب کو اس لایق ہوا ہوں کہ تم کو چند سطریں لکھ سکا۔

بس اس سے اندازہ کر لو کہ ۳۰ کو صاحب کلکٹر ایک دن کیلیے میری تحصیل کی آخری حد پر جا رہے ہیں۔ ۵۰ میل کا سفر ہو گا۔ ۴ گھوڑوں کی ڈاک

ستم ظریفی یہ ہے کہ میں ہمسفر ہونگا لیکن گھبرانہ جانا میں جاؤنگا لیکن اسی روز واپس نہ ہو سکوں گا۔

آج کل برآمدہ کی آرام کرسی پر کچہری سے واپسی پر ڈلائی اوڑھ کر تمھارا پڑھانا بے اختیار یاد آتا ہے، اور رشک ہوتا ہے!

جمیلہ سے کہہ دینا میرا عرب نہایت وفادارانہ ساتھ دے رہا ہے اور ٹھوکر نہیں لیتا۔ مطمئن رہے۔

ذکی سے نادم ہوں جواب لکھ نہ سکا۔ لیکن انشاء اللہ ۱ کی شام کو پھر اپنا مالک ہوں گا۔

مجھے سول لائین پاس کرانا چاہتے ہو تو ہندو مسلمانوں کے قانون وراثت کی مفصل یادداشت بھجواؤ۔ ابھی تک تو کتاب چھوئی بھی نہیں

امید ہے عزیزہ شاہدہ، نافذ بخیریت ہونگے، یاد نہیں کب سے نہیں دیکھا

مہدی

تکتیبول پارہ ۱۵، جنوری ۱۹۶۰ء

پیارے افراغ - دو خط ملے میری تحریر طراز یونکہ تم آپکو استقدر فیاضانہ اعتراف ہے، لیکن کچھ معلوم بھی ہے آپکی وقایع نگاری کہانتک سچے جذبات کا مرقع میری آنکھوں کے سامنے پیش کرتی رہتی ہے سچ یہ ہے خلوص ایک غیر اکتسابی یعنی وجدانی چیز ہے۔ تم ہمیشہ "جو فروش" رہے اور کبھی گندم نمائی پسند نہیں کی اور میرا خیال ہے ایک منطقی شخصیت کو جو اخلاقی پہلو بھی رکھتی ہو دنیا میں ناکام نہیں رہنا چاہیے اور اس کے آثار انشاءاللہ اب بقیہ زندگی میں دیکھو گے۔

شیشہ کے لیے ٹھیس تو لازمی ہے ضرورت صرف اتنی ہے کہ چکنا چور نہ ہونے پائے موجودہ خلش .... تمھارے آئندہ اطمینان کی ایک اخلاقی ضمانت ہے، جسے ایرانیوں کی اصطلاح میں اسپند یعنی بدنظری کا ٹیکہ سمجھو۔ تم وطن میں ایک متعفن قوت رکھتے ہو کاشنمش یعنی تمھارے حاسۂ اخلاقی پر کسی قسم کا بار نہیں ہے بس اتنی سی روداد تمھارے پھول بانے کے لئے کافی ہے

تمھارا

مہدی

بارہ، ۱۱ر اپریل ۱۹۶۱ء

پیارے افراغ کا خط ملا۔ آج میرا خط پڑھ رہے ہو گے جس سے معلوم ہو گا کہ تم سر جارج کی بیٹی کیلیے صرف با وضو گئے لیکن مین نے کچھ اس سے زیادہ ہی اہتمام کیا۔ خوش ہوا تم کامیاب رہے ذکی کے باوا کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔

تم مجھ کو اس گرمی مین گورکھپور بلاتے ہو اور میری حالت یہ ہو رہی ہے کہ دھوپ مین اندر سے باہر آنا گران گزرتا ہے۔ جینے کا سہارا یہ ہے کہ خس کی ٹٹی کے ساتھ پنکھا اور مین دونوں ایک ہی عالم کی چیزین ہین!

ایسٹر مین تو خیر کیا آؤنگا لیکن یہ توقعی ہے کہ جمیلہ کے عہد ولادت سے پہلے مجھے آنا ہو گا۔

تمھارے اِن فقرون نے خلش پیدا کر دی کہ "بہت سی باتین ہین جن مین مشورہ کرنا ہے۔ بہت سی ضروری باتین تمھاری رائے کر طے کرنا ہے۔" مجھے یا تو لکھا نہ کرو یا لکھنے ہو تو اتنی تفصیل کے ساتھ کہ الجھن نہ ہو۔

بہر حال جن وجوہ سے میری آمد ضروری ہو۔ مین ان سے خالی الذہن نہین ہون۔

افسوس ہوا ذکی بالغ العلوم ہونے کے بعد بھی مبتلائے قبض! ایک گولی کا نام بھیجتا ہون جس سے جمیلہ واقف ہے۔ یہ گولیان وقتی اخراج کے لیے نہین ہین بلکہ نظام (سسٹم) معدہ درست کر دیتی ہین بشرطیکہ کھانے والے مین تمیز ہوا ور

اپنی حالت کے اندازہ کے ساتھ ایک سے چار تک اُنکی تعداد گھٹا تا بڑھا تا ہے
مسلسل کھائے۔ نباتی اجزا ہیں۔ معدہ پر کوئی بُرا اثر نہیں ہوتا۔ ایک بات اور ہے
غذا میں ترکاری کا جُزو زیادہ ہونا چاہیئے جو غیر خراب شدہ یعنی قدرتی حالت میں ہو۔
سب یاد کرتے ہیں۔

مہدی

تحصیل بارہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۳۶ء

پیارے افراغ دو خط کا جواب ایک ساتھ لکھتا ہون گرمی مین جب
پہاڑ کا موسم حصہ مین نہو انگریزون کے محاورہ مین صرف "پسینہ" مین شامل ہونے"
کے لیے رخصت لینا میرے خیال مین سخت غلطی ہے۔ بارہ کے موسم کو کیا پوچھتے ہو
خاص بند ملکھینڈر کا ٹکڑہ ہے تم ایک دن بھی یہان نہین کاٹ سکتے۔ مجھے صرف مجبوری
یہان چلا ئیگی۔ پہلا اتفاق ہے، پارسال اس زمانہ مین وطن کی تیاریان تھین اگست
یا اکتوبر موزون زمانہ ہوگا۔ رخصت لو اور کم سے کم ایک مہینہ میرے پاس رہو کہ کتابو نکا
سرسری جائزہ تو ہوجائے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

تمنے جمیلہ کے سلسلہ مین تاریک کوٹھری کا ذکر کیا ہے لیکن غور کر دیہ تاریک کوٹھری کہان نہین ہوتی۔ جسکے ذمہ دار پڑھے لکھے مرد ہین عورتین قطعاً نہین۔ یہ دراصل مردون کے اجتہاد یعنی قوت فیصلہ کی کمزوری ہے کہ کوئی اصلاح نہین ہوتی۔ ایشیائی مرد جہان عورتون کے ساتھ سخت تحکمانہ برتاؤ کرتے ہین جس سے قریب قریب عورتونکی ہستی باقی نہین رہی۔ ....

.... یہ وہ راز ہے جسنے بڑے بڑے شائستہ اور پڑھے لکھے نوجوانون مین بھی قابل افسوس استغنا پیدا کر رکھا ہے، مان تو پھر بھی نئی وضع مین داخل ہین۔ میری والدہ اور پھوپھی سے زیادہ راسخ الخیال کون ہوگا لیکن انکی شریف النفسی سمجھو یا میری سعادتمندی، مینے انکو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش نہین کی، صرف اپنے کام سے کام رکھا۔

احمد۔ شاہد۔ نافذ تو بالکل مغربی اصول پر پیدا ہوئے لیکن جمیلہ صالحہ کی پیدایش مین کبھی نہ دروازے بند تھے نہ اندر آگ تھی صرف ایک لڑکی جو جمیلہ سے پہلے پیدا ہوئی نذر جہالت ہوئی اور یہ قدرتی سبق تھا جس نے میرے گھر والون کو میرے نقطہ نظر کا ہمدرد بنا دیا۔

میرا مطلب یہ ہے کہ ضرورت کے احساس کے ساتھ کوئی امر مانع نہین ہوسکتا، نہ عورتون کی شخصیت غالب آسکتی ہے، باقی آئندہ۔

بیگم کی طرف سے جمیلہ ذکی وغیرہ کو دعا۔ تم کو سلام

مہدی

بارہ، ۱۳؍ جولائی ۱۶ء

پیارے افراغ ۹ اور ۱۱ کے خط آج ایک ساتھ ملے سخت انتظار تھا گورکھپور کی ڈاک کی ترکیب بعض دفعہ سمجھ مین نہین آتی۔

بھئی۔ تمھین معذرت کی ضرورت نہین تمھارے بلاوے کے خطون کے ساتھ جسقدر دیر ہو رہی تھی، مجھے یہ معلوم ہوتا تھا جیسے میری طرف سے اقدام جرم ہو رہا ہے کیا بتاؤن دو تین ہفتے کیا حالت رہی قلم ہاتھ مین لینے کو جی نہین چاہتا تھا شکر ہے عزیزے وقت سے پہلے پہونچ سکین اور دو طرفہ خلش مین کمی ہوئی مسز جونس کا پتہ نہین ہے تو منتو ہی پر نگاہ رکھو خدا خیریت سے رکھے اس سے ضروری مدد ملجائے گی۔

عزیز سے ایک مرتبہ اُسے ملادو کہ اندازہ ہوجائے کہان تک ضروری واقفیت رکھتی ہے،
عزیز اسقدر سلجھی ہوئی خوش تربیت، وسیع المشرب اور ہمدرد ہے کہ ناممکن ہے کسی
حیثیت سے بارخاطر ہوسکے اور میرے لیے تو بھائی شرط زندگی ہے ایثار سا ایثار ہے
کہ اس نے قریب قریب اپنے کو مٹا دیا ہے، وقف مہدی ہونے کے سوائے زندگی کا
کوئی غایت نہین نورجہان کے قصے ہین کہ جب تک پیٹھ پر ہاتھ نہ رکھتی، رنگیلے جہانگیر
سے دربار مین بیٹھا نہ جاتا، مگر مین واقعی اسقدر عزیز کا عادی ہو رہا ہون کہ ایک منٹ
بھی بغیر اسکے گذر نہین کرسکتا، وہ ایک ہی وقت مین میری بیوی، میری خادمہ، میری
سکریٹری، میری مصاحب غرض زندگی کے ہر صیغے کی انچارج ہے، یہی آج کل کی متمدن
زندگی کا بڑے سے بڑا ریاض ہے جو ہزارون مین ایک کو بھی حاصل نہین، بس اطمینان
کی کمی ہے، خدا ہم سبھون پر رحم فرمائے۔

تمنے گھر کی مرمت کا ذکر کیا ہے، دل سے آہ نکل گئی، ہان مین اُسے اپنا "زندہ دفن"
کہا کرتا ہون، کونا کونا میرا رازدار اور گہوارۂ عیش رہا ہے، میان مرحوم نے اتنی بڑی عمارت
کھڑی کردی، میری ناخلفی دیکھو مرمت تک نہین ہوتی۔

پارسال عزیز نے جو ایک ریاست کا انتظام کرسکتی ہے کچھ حیثیت درست کردی تھی
اسدفعہ دیکھیے کیا ہوتا ہے،

شاہد کی نشانی دیکھی، یہان کی ۴۸ گھنٹے کی رفاقتین یاد آگیئن سب کو ایکطرف رکھا

مہدی

پیارے "سعدی" کے زمانہ مین سنا ہے وبائے قحط اس طرح ہاتھ دھو کر پیچھے پڑی
تھی کہ لوگ عشق عاشقی بھول گئے تھے مین اسوقت ہوتا تو "پیٹ کے بندون" کے
مقابلہ مین تم ایسون کی ناک رکھ لیتا لیکن گورکھپور کی "بے اطمینانی" دور راز حال کچھ
اس سے بھی بڑھی ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے سرے سے قلم کا استعمال ہی بھول گئے
تم سے تو تمھارا لایق فخر "منی ایچر" اچھا جو یاد کر لیتا ہے اور شاید تمھاری طرح سلام
روستائی کی حیثیت سے نہین!

م

بارہ ۱۴/۹

تحصیل چھبرامئو۔ فرخ آباد

۲۸ نومبر ۱۶ء

میرے پیارے افراغ آپکا مفصل خط اسوقت ملا جب آپ میری
تحریر وہان پڑھ رہے ہونگے، کل کے کارڈ مین رسید بھی آ گئی۔
افسوس ہوا۔ صفیہ نے عارضی علالت سے تکلیف اٹھائی اسکی فلسفیانہ
سنجیدگی مین حصہ غالب ماں کا ہوگا بشرطیکہ اس کے باوا کو اس سے اختلاف
نہو۔ خدا نظر بد سے بچائے

یہ آپکے دشمنون کو ہیجان کیون رہتا ہے اور ہر وقت کی غیر شگفتگی کیسی؟ صاف لکھو
تو سمجھ مین آئے۔ گھر بیٹھے کی نوکری کو کیا سمجھتے ہو چلتی پھرتی پنشن ہے بھائی نہین

اُن نفوس قدسی کے لیے موزون ہوتی ہے جو ملازمت مین اسکے لیے تیار ہوتے رہتے ہین اور جن کا مقصد زندگی یہ ہوتا ہے کہ آزادی کے بعد پچھلے اندوختہ سے کوئی نیا مشغلۂ ہستی پیدا کرین۔

آپ ہون یا مین ان مین ہین کہ ننگی نہائے گی کیا اور نچوڑے گی کیا جسے دن جینے یعنی نوکری کے لایق ہین لنگوٹی مین پھاگ کھیل لیجیے پھر جھاڑیے گا تو گرد کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ پنشن کو میرے بوڑھے بچے تم کیا سمجھتے ہو! پھولون کی سیج کے خیال مین نہ رہنا کہ یہ کبھی تھارے حصہ مین نہین آئی۔ رہے چبھنے والے کانٹے قبر کے سانچہ مین ڈھلنے سے پہلے اُن کے لیے بہتیرا وقت پڑا ہے۔ تم اپنی طرف سے جلدی کیون کر رہے ہو، درخواست پنشن کو تھارے سے ہٹے کٹے آدمی کے لیے مین دورازحال "پیام موت" سے کم نہین سمجھتا۔ تھارے ساتھ اپنی اور شیخ کی حالت پر بھی نظر ہے، یہ ناگزیر وقت (یعنی "مقدمہ فنا") تو آکر رہے گا۔

جی گھبراتا ہے اور اس کے وجوہ ہین تو طولانی رخصت لیلو میرے ہان دل اور زبان ایک چیز کے دو نام ہین تم کو بھی خلوص کا دعویٰ ہے تو میرے پاس چلے آؤ۔

ایک آراستہ اور مرتب کمرے اور قیمتی لائبریری کے ساتھ دو وقت کی روٹیان اچھی سے اچھی لیلو۔ تم نہین مین تھارا مہمان ہونگا۔ دھوتی باندھنے کی اجازت ہوگی، لائسنس کی ضرورت نہین پیش آئے گی

میرا معاملہ انشاء اللہ طے ہو جائے گا۔

سب کو دعا

مہدی

تحصیل ڈیرہ پور، کانپور ۱۵ دسمبر ۱۸ء

پیارے افراغ! مبارکباد لکھ چکا ہوں لیکن سیری نہین ہوئی آج پھر اُس کی تجدید کرنے بیٹھا ہون مگر فرطِ انبساط سے الفاظ نہین ملتے۔ سچ یہ ہے کہ خدا نے بڑا رحم فرمایا۔ واقعات کی رفتار ادھر تین چار ہفتے بالکل معجزانہ تھی اور مشکلات کا ایک ایک کر کے خاتمہ ہو گیا۔ صرف ایک خلش ہے اگر شیخ محمد آہ تیس برس کا ہم خیال ہم رنگ رفیق اگر مل گیا تو سر دست کوئی بڑی آرزو نہیں معلوم ہوتی۔

....

...... سر دست وطن نہین آسکتا لیکن تم لوگون کے لیے کوئی وجہ مانع نہین بڑے دن کی تعطیل مین آؤ اور زکی اور جمیلہ کو ساتھ لاؤ۔ جمیلہ جسطرح اکبرپور سے رخصت ہوئی تھی آجتک اُسکا نقش دل مین باقی ہے مین چاہتا ہون اِس کو اس دفعہ بالکل تندرست دیکھون بڑی تعطیل مین کلکٹر ضلع اور اُن کے متعدد مہمانونکا یہان جمگھٹا ہو گا۔ تحصیل کے تمام متعلقات اسقدر نفیس ہین کہ صعوبت سفر کی پوری تلافی ہو جائے گی خاصکر میرا مکان جو زکی اور جمشید کو علحدہ علحدہ کمرے دیے جائیں

تھاری آسایش کا کمرہ دُھوپ کی نشست جداگانہ ہوگی جمیلہ کا خیال ہے کہ مین اپنی مقناطیسی کشش سے تم کو جس بات پر چاہون راضی کر سکتا ہون کیا تم میری یہ آرزو پوری کروگے جواب مین صرف "ہان" لکھو۔

مہدی

کیمپ ڈیرہ پور، یکم جنوری ۱۹ء

پیارے افراغ آپ معاف فرمائین گے جواباً آپکو جلد نہ لکھ سکا سردی ادھر خوب چمک گئی ہے، ابر و باد، شب کو بارش اور اولے ایک ہفتہ ہو گیا مطلع صاف نہین ہوتا۔ مین ڈیرہ پور ایک دن کیلیے گیا تھا۔ دو تین روز رہنا پڑا۔
لڑکیان کہتی ہین موسم کمرے سے باہر نکلنے کے لایق نہین، سفر کا تقاضا نوجوانان گورکھپور "کی خوش تمیزی ہے"، مجھ کو مجبوراً تار دینا پڑا۔ معلوم نہین وقت سے پہلے ملا بھی یا نہین۔

سب کی سب اچھی ہین اور خوش ہین، زندہ دلی کے سامانون کی کمی نہین دن بھر سینے کی مشین چلا کرتی ہے، شب کو کھانے کے بعد دنیا کے تذکرے اور بے ضرر تنقیدات، بھولا بھٹکا کبھی کیمپ سے ہو نچ گیا تو "میس" (Mess) کا لطف آتا ہے، خاصکر اسلیے کہ گھر کی شایستگی مین آپکی امانتین بھی شریک ہیں۔
صالحہ کبھی کبھی آپکی محبت کے قصے چھیڑ دیتی ہے جو آپ احمد اور اس کے سامنے

رکھتے ہین. کہتی ہے ذرا سی خلش ہوئی اور چچا پنہ دن دیکھتے ہین نہ رات صبح کے چار بجے ہون یا شب کے ۱۲، لاٹھی لیے چلے آرہے ہین ایک محروم الوطن کیلیے یہ فسانے، جو جذبات کو تحریک مین لائین دلچسپی سے خالی نہین ہوتے۔

بہرحال ڈیرہ پور کی زیادہ سے زیادہ دو ہفتے کی مہمان ہین پھر تو آپ کے پاس ہونگی۔

شیخ محمد کا ادھر کچھ حال معلوم نہیں ہوا۔ لکھیئے گا

سب خیریت

مہدی

تحصیل ڈیرہ پور، ۱۸ مارچ ۱۹۔ء

پیارے افراغ — خط کے بعد دُم چھلا بھی ملا۔ پہلے مین نے آپکو موٹر کار کا ذکر لکھا تھا۔ خواب کی تعبیر گاڑی کا واقعہ نکلا، سچ یہ ہے خدا نے بڑی خیر کی یعنی حماقتون کا پردہ رہ گیا،

اب مین نے بکرے کی ڈاڑھی خواب مین دیکھی ہے ترکیب سمجھ مین نہ آئی کچھ آپ اسکے تعلق پر روشنی ڈال سکتے ہین؟ یہ تو کہین سے خیال مین آنے کی بات نہین کہ آپنے رخسارون پر ہڑتال کے قدرتی اثر کے ساتھ ٹھڈی کے چند بال چھوڑ دیے ہون، آپ قدامت پسند ہین، اس لیے نری خوشنمائی کی حب تک حیثیت افادی نہو لایق توجہ

نہین یعنی فیشن کے لحاظ سے یہ طے شدہ ہے کہ آپکی باوضع سنجیدگی جہان فرنچ بیرڈ کا خاکہ پسند نہین کرے گی "ساری کوچی" کی طرح کوئی مصرف کا رہبی معلوم نہین ہوتا۔ تو یہ رو مین کیا لکھ گیا یہ خیال نہ رہا کہ رگرجن باون سے کام لیتے ہین وہ لایق تشبیہ نہین ہین۔ بہرحال ان اضافی تصریحات سے میرا مطلب صرف یہ ہے کہ خواب کا بے جوڑ ہونا ثابت ہوجائے یعنی مین اپنی خلش دور کرنا چاہتا ہون

یہ بہت رہی کہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ خط آپ نہ لکھیے اور جواب طلب کیجئے مجھ سے بوڑھا غمزہ سر آنکھون پر لیکن انصاف بھی کوئی چیز ہے۔ آپکی حرکت اضطراری ACTIVITY صبح سے شام تک کرسی پر جمی ہوئی نشست سے آگے نہین بڑھتی ایک مین ہون کہ ہوائی جہاز نہین گھوڑے کی پشت پر چپہ چپہ زمین اور اُسکی پیداوار کا جائزہ لیتا پھرتا ہون اور پھر بھی انسانیت سے دست بردار نہین ہوتا۔

افسوس ہوا جمیلہ نے چھوٹے دانتون سے تکلیف اٹھائی۔ خدا کرے اب بالکل اچھی ہو ۱۱ برس کے بعد ٹیکہ کی پھر ضرورت ہوتی ہے۔ مینے توجہ دلائی تھی یہ مرض سخت وبائی صورت اختیار کرجاتا ہے

اور سب بدستور، صفیہ کو پیار

رحیم کی چوٹ کا کیا حال ہے میری طرف سے پوچھ دیجیے گا۔

مہدی

تحصیل ڈیرہ پور

"الوداع" ۲۷ر جون ۱۹ء

پیارے افراغ خط ملا۔ لکھنؤ سے واپسی کے بعد آپکے مفصل خط کا مین نے تفصیلی جواب لکھا اسی روز جمیلہ صالحہ کو بھی لکھا تھا اشترک اطلاع یہ تھی کہ جنگ افغانستان کے سلسلہ مین گورمنٹ کی تحریک پر کلکٹر نے "کارخاص" کیلیے ضلع سے صرف میرا نام بھیجا کسی خط کی رسید نہین ملی آپکی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ سرے سے خط پہونچا ہی نہین جمیلہ بھی شاکی ہے سمجھ مین نہین آتا یہ صورت کیون پیش آئی۔

اس ہفتہ مین صاحب کلکٹر سے ملا۔ رخصت کی نسبت کہنے لگے "جب تک بارش کی طرف سے اطمینان نہو مین مناسب نہین سمجھتا۔ اکتوبر سے جا سکتے ہو سخت ضرورت ہو تو اتفاقیہ اجازت کافی ہوگی" اسلیے سردست مین نہین آسکون گا۔

نئے سمدھیانے والون کو اصرار ہے کہ عقد اسی مہینے مین ہو یعنی صاحبزادے کے بی اے کا آخری سال بزم عروسی کے نذر ہو اسلیے عزیز بیگم جا ئینگی اور تاریخ مقررہ پر دو چار دن کیلیے مین بھی آجاؤنگا لیکن گرمی اسقدر پڑ رہی ہے کہ گھر سے باہر پاؤن نکالنا تو خیر زندگی ایک معجزہ معلوم ہوتی ہے، اس وقت تک بارش کا ایک قطرہ نہین، ڈیرہ پور کرہ آتش ہو رہا ہے اسپر اضافہ کیجیے اس وداد کو کہ ایک فیاض باپ کی فیاض بیٹی جس نے ہزارون روپیے بلائی امور مین صرف کر دیے، افسردہ دلی کے ساتھ جائے گی۔ حالانکہ جہان تک تنشیط ہستی اور زندہ دلی کا تعلق ہے وہ میرے لیے شرط زندگی ہو رہی ہے سمجھ مین نہین آتا

.......۵ کے حلق سے ہزار پانسو کس طرح اگلواؤن لیکن جو کام میرے کرنے کا ہے وہ دنیا مین میرے سوا کون کر سکتا ہے کیونکہ اوردن کو اپنے ذاتی افکار سے فرصت کہان احمد کی کامیابی آپ لوگون کو مبارک ذکی کا تار ملگیا تھا انکو فرصت ہو تو یہ لکھا دیجیگا علیحدہ نہین لکھتا حوصلہ مندی کا اقتضا یہ ہے کہ مین اسکو ڈاکٹری لائن مین بھیجتا لیکن میرے دل کا چور یہ ہے کہ مین اُسے ادیب اور کم سے کم بالغ العلوم ہونے کے بعد تعلیمی شاخ کیلیے تیار دیکھنا چاہتا ہون اگر لیاقت پیدا کی تو کبھی نہ کبھی "کرسی" پروفیسری ملجائے گی اور یہ بے خلش شریفانہ زندگی کے لیے میرا ایک پرانا تخیل ہے -

آپ کیا فرماتے ہین میری رائے کی پابندی لازمی نہین جمشید ذکی وغیرہ سے مشورہ کیجیے اور آپ جو کچھ طے کرین وہی احمد کا فیصلہ قسمت ہوگا -

شیخ کا اعادۂ مرض بہت افسردہ کُن ہے، آج ان کو بھی لکھتا ہون ستر برس کے جوان نا سیر فرتوت کا گہوارۂ عروسی قابل دید ہوگا! حق شفعہ کی بہت ہی دیکھیے دنیا کی یہ نیرنگیان ہین لیکن ہوس پر اعتراض نہین لیکن ذمہ داری کا عدم احساس البتہ لطف سے خالی نہین

جمیلہ اور ذکی وغیرہ کو عید مبارک اور دن کو دعا۔ صفہ کو پیار بدستور آپکا

مہدی

---

۵ کاست بینک کا مینجر جہان پندرہ ہزار روپیہ میرے اپنے جمع تھے جو والد مرحوم کے ترکہ سے مجھے نقد ملے تھے لیکن اُسوقت بینک کی حالت خطرناک ہو رہی تھی، مہدی بیگم

ڈیرہ پور

۱۶؍ اگست سنہ ۱۹ء

پیارے افراغ کل اطلاعی کارڈ بھیج چکا ہون کہ صرف ۵ روز کی اجازت ملی، میری مایوسی کی انتہا نہین مجھسے زیادہ اسکو مایوسی ہوگی جو صرف میرے لیے جیتی ہے اور جس کی غایت زندگی میرے چاہنے کے سوا کچھ نہین

میری مجبوری یہ ہے کہ کلکٹر اپنے حکم مین ترمیم کا عادی نہین مین بھی کم خود دار نہین ہون، ۱۹ کو کانپور ایک سلسلہ مین جا رہا ہون رہونگا اگر ۲۴، ۲۵ کی اجازت مل گئی جو تعطیل کے دن ہیں تو میری مختصر رخصت کا آغاز ۲۶ سے ہوگا۔

حاکم پرگنہ ایک انگریز ہے جو معائنہ تحصیل کے سلسلہ مین ۲۲ تک یہان رہیگا تئیس ۲۳ کو آزاد ہونگا اور اگر تعطیل کی اجازت حاصل کرسکا تو ۲۴ کی صبح کو انشاءاللہ پہونچون گا۔ بہرحال شرکت ہوجائے گی اور یہ بھی غنیمت ہے کہ تشنۂ محبت اُن سبھون کو ایک نظر دیکھ لے گا جن سے بیگانگی اتنی بڑھ گئی ہے کہ وطن پردیس ہو رہا ہے۔

اچھے بھائی کوشش کرو جہانتک تمھارے انتظامات کا تعلق ہے عزیزہ کو میری کمی محسوس نہو اور وہ دل شکستہ نہون جب مین پہنچ جاؤنگا انشاءاللہ تلافی ہوجائیگی دل کی نزاکت دو طرفہ اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ معمولی ٹھیس کی بھی سہار نہین، اس لیے تمسے فریادی ہون خیال رکھنا کسکا؟ کچھ خیال شریعت مین آیا؟ تم تو اس صیغہ سے

اسقدر الگ ہو رہے ہو کہ بات بجھانی مشکل ہے لیکن کبھی آدمی تھے۔ خدا میری ناداری پر رحم کرے اور شیخ کے ساتھ تم کو مدتوں زندہ رکھے پھر کہاں لوگ اِس طبیعت کے۔

تمھارا

مہدی

ڈیرہ پور ۸/ اکتوبر ۱۹۱۵ء

تسلیم کارڈ ملا۔ آپکی رخصت مین سچ یہ ہے صرف میرا حصہ تھا۔ یہانتک پہونچنا چندان مشکل نہین تھا۔ دس پانچ روپیے ہوے نہوے، نہ آپکو اسکی پروا، پھر مین چھوٹے بھائی کی حیثیت سے تو موجود ہی تھا، یہان پہونچکر ایک خاموش کمرے مین میری "نازنینانِ حرم" یعنی کتابین آپکے لیے وقفِ کار رہتین، کھانے کے ساتھ دو وقت کی چاے کی طرف سے بھی اطمینان تھا، آپ ہی بتائیے اور کیا چاہیئے کون جانے آئندہ سال ایکجائی کا موقع ملیگا۔ یہ بھی مشتبہ ہے کہ ہم ہونگے بھی یا نہین بیگم ۱۱/ اکتوبر کو روانہ ہونگی چشم براہ ہون

صفیہ کو پیار

م

ڈیرہ پور، ۹؍ نومبر سنہ ۱۹ء

پیارے افراغ آپکے مفصل عنایت نامے کا جواب جلد نہ لکھ سکا۔
میری روحِ رَوَان کے قیام وطن مین جس زندہ دلی کے شواہد آپکو ملے جسکی پاکیزگی اور نفاستِ عمل کا آپ پر اسقدر اثر پڑا اور جس کا بیرونی دنیا کسی طرح اندازہ نہین کرسکتی میری دلی خواہش تھی کہ آپ اِن دلچسپیون مین اپنی خواہش کے مطابق کافی حصہ لے سکتے لیکن یہ اُسوقت ممکن تھا کہ "محمود آباد" نہ سہی کم سے کم اتنا ہوتا کہ مکان پر مسلسل برس چھ مہینے قیام کرسکتا۔ آپ کچہری سے آتے تو ایک پیالی چائے میرے گھر کی ساغرِ شراب کا کام دیتی

کسی حکیم کا قول ہے کہ عوت کو صرف "عورت" ہونا چاہیے، اس مختصر تعریف مین جذبات کوٹ کوٹ کر بھر دئے ہین، وہ زندگی کا ایسا آلۂ متحرک ہوتی ہے، جسکے تصرفات پسِ پردہ روکھی پھیکی زندگی کو "فسانہ" بنا دیتے ہین اور جب دوطرف عشق کی چاشنی بھی اس کے ساتھ موجود ہو تو اس حالت کے اندازے کے لیے موجودہ دنیا کی لطافتین بھی مشکل سے رہبری کرین گی، میری زندگی "خوابِ شیرین" بنکر میرے حصہ مین آئی "دو آتشہ" نے پچھلے نشہ کو اور چمکا دیا جس کا خمار مرنے کے بعد بھی شاید باقی رہے گا اور میرے خاک کے ذرّے بھی عطرِ محبت مین بسے ہونگے۔ کیا انسانی ہستی کی غایت اِس کے سوا کچھ اور ہے۔

یہ صدمہ مجھ کو ہمیشہ رہے گا کہ ایک صحیح القوت، صحیح الجذبات رفیق اپنے قدرتی

حقوق سے محروم ہو کر دنیا میں صرف جی رہا ہے یہ زہد نہیں رہبانیت ہے جس کی تلافی
ناممکن الخیال معلوم ہوتی ہے۔ خیر بھائی یہ کیا کم ہے کہ ہو یہ ہونا بھی غیر اختیاری ہے۔

دل کا جوش چاہتا ہے کہ میں ایک لمبی رخصت لیکر اسلئے آتا کہ تمہارا دلِ مضطرب
کچھ تسکین حاصل کر سکتا، اس کی قابلیت جمیلہ اور زکی میں بھی نہیں ہو سکتی۔ یہ صرف میرا
حصہ تھا۔ اپنی زندگی کے تمام مظاہر آپ کے سامنے ہم ہر گھنٹے پیش کرتا رہتا۔ نئے اخبار
و جرائد، نئی تصنیفات کے سوا گھریلو زندگی کا ایک ایک نکتہ تمہارے جنون کی گردش کو تیز
کرتا، کیونکہ ہماری زندگی میں یہ جامعیت ہے کہ اچھے سے اچھے مشاغل شریفانہ اور دلچسپیاں
پیش کر سکیں۔ لیکن ہوتے ساتے یہ خدمت بھی ممکن نہیں، تم دو سو ماہوار صرف
کرنے کے بعد اس آرام سے محروم رہتے ہو جو تمہارا حق ہے، اس لئے کہ جمیلہ بھی
وہ روح پیدا نہیں کر سکتی جو گھر کی "اصلی ملکہ" کا حصہ ہوتی ہے، تارے کتنے ہی
درخشاں ہوں چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت کو ساقط نہیں کر سکتے۔ خیر! تمہارا دور جو کچھ ہو
لیکن سوال یہ ہے کہ ضمنی عناصر (زکی اور جمیلہ) مفردات اصلی ہونے کی
کہاں تک قابلیت رکھتے ہیں۔

میں تو ان دونوں کی زندگی میں کوئی کیفیت نہیں پاتا، چار برس ہو چکے
دس برس کے بعد بھی ہزاروں پیدا اور خرچ کرنے کے بعد بھی اُسی نقطے پر ہونگے
جہاں آج ہیں

خدا جدید مکان کی تعمیر میں آپکی مدد کرے، خرگوش نے بچے یہاں پہونچکر دئے

شاہد ناآفذ سے زیادہ انکی دلچسپی بڑھی ہوئی ہے جن کو آپنے نذر کئے تھے۔

سب خیریت

مہدی

ڈیرہ پور - ۱۳ مارچ سنہ ۲۰ء

پیارے افراغ! کارڈ ملا اور افسوس ہوا، آپنے موسمی اثر سے تکلیف اُٹھائی - یہ محض اتفاق ہے کہ اس درمیان میں جہاں تک آپکو لکھنے لکھانے کا تعلق ہے میں کچھ کاہل سا رہا۔

آپ کے پچھلے عنایت نامہ کے جواب میں یہ لکھتے لکھتے رہ گیا کہ اگر ۷ سو برس کا کلیہ ٹوٹ سکتا ہے (یعنی بزرگی بعقل است نہ بہ سال) تو مجھے اپنی حماقت کے اعتراف میں بالکل تامل نہیں ہوگا - رہا یہ کہ میں آپ کی طرح گہرا نہیں ہوں - واقعہ کے سرسری رُخ پر چلتی ہوئی رائے قایم کرلیتا ہوں - مجھ کو اپنی یہ سُبک روی تسلیم ہے لیکن ایک فانی ہستی کیلئے کیا اس سے زیادہ کچھ اور چاہیئے کہا جاتا ہے "اُمید یقین کی اکلوتی بیٹی ہے - آپ واقعہ کے بعد یقین کرتے ہیں اور میں صرف اُمید افزا حالت سے اگر پورا لطف نہ سہی وقت تو کاٹ لیتا ہوں لیکن کس طرح ؟ ہنستے کھیلتے اور یہی بڑی سے بڑی غایت زندگی ہے، اسباب موافق ہمارے نقطۂ نظر کے مطابق ایک ایک کرکے جمع نہیں ہوسکتے - اس لئے مجھ کو صرف یہ کرنا ہے کہ واقعات کی رفتار سے متوازی

ہوتے رہیں، کیا آپ کا فلسفہ اُصولاً مجھ سے الگ ہو سکتا ہے، آپ ذرا گھوم کر وہاں پہونچتے ہیں، میں براہِ راست جاتا ہوں۔

خیر! یہ تو سخن گسترانہ شوخی تھی، الٰہ آباد سے کچھ خبر ملی؟ سرکاری وکالت کا کیا ہوا؟ تعمیر کی کیا حالت ہے؟۔

ایک "زوال ریاستیں" قلم کا ایک رسالہ بھیجتا ہوں جو مشرقیات کے ساتھ مغربی فلسفہ کا پورا عالم ہے، شبلی کی لگائی ہوئی پودھ ہے اور وہ ندوہ سے اسی قسم کی پیداوار کے متمنی تھے، دریا کو کوزہ میں بھرنا تو ایک پامال محاورہ ہے لیکن آپ دیکھیں گے، گو شوارہ پر یہ چند صفحوں کا مجموعہ سیکڑوں ضخیم جلدوں پر حاوی ہے۔ لکھنے والے نے جہاں عطر کھینچ لیا ہے، کوئی نکتہ جو دکھانے کے لائق تھا چھوڑا نہیں ہے۔

پروفیسر عباری کی اور تصنیفات بھی دیکھنے کے لائق ہیں، مادہ ماہیت مادہ، تصورات کلیہ، برکلے اور اسکا فلسفہ، مبادی سائنس غور سے استفادہ پڑھنے کی چیز ہیں کبھی دیکھئے گا

صوبۂ متحدہ میں نئی قسم کا تحصیلدار ہوں کہ "کاغذات پٹواری" کے ساتھ ساتھ یہ مشغلہ شریفانہ بھی بیگم کے بعد گلے کا ہار رہتا ہے۔ میری روزانہ بج کی ڈاک میں جانے کیا کیا ہوتا ہے اور لطف یہ ہے کہ ردیات کا قطعی پتہ نہیں۔ سچ یہ ہے تھوڑے سے رکھ رکھاؤ کی ضرورت ہے۔ آج کل کے صاحبزادے کتنے ہی کامیاب ہوں مگر انکی زندگی ادبی دلچسپیوں سے ایک دم بے نیاز ہوتی ہے۔

اور سب خیریت ہے جمیلہ کو خط دکھا دیجئے گا، اس کو علیحدہ لکھوں گا، مفصل تحریر ملی -

۸ کا تار، ترکوں کے اخراج پر ولسن نے بھی ہانک لگائی، عالم تاریک ہوتا جاتا ہے، خدا خیر کرے -

آپ کا بدستور

مہدی

تسلیم سلسلہ کا آخری خط ملا، قربانی کسی قسم کی ہو صلہ قیمتی چاہتی ہے اور کچھ شک نہیں فریق ثانی کی مزید دردسری ایثار بے غایت ہوگی -

پورب کے "دال بھات" کے اثر سے آپ کو خیال آیا بھی تو ہم قافیہ "دانت اور آنت" کا لیکن میں ہمیشہ جوان رہوں گا آخر آپ کو رشک کیوں ہے؟ میری کیفیاتِ نفسی کو دیکھئے جو غیر تغیر پذیر ہیں، میرے ذرہ ہائے خاک بھی برق پاروں سے کم نہیں جنکی نسبت طے ہوگیا ہے کہ یہی جواہر ریزے اساس حیات ہیں -

اچھا نہ آئیں، ساری رونق تو اپنے دم کی ہے جس کی بزم آرائیاں بے جیتے جی ختم نہیں ہوتیں -

کہئے جذباتِ غیظ و غضب کا کیا حال ہے؟ روزوں میں اگر سر پھوٹے ادھر تو قصر بے ضرر لائق ترجیح ہے، آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ کارڈ کہیں رکھ دیجئے گا - یہ نزاکت خیال

پھر کہاں؟

م ۔ ڈیرہ پور، ۲۴ ۵/۲۰

پیارے افراغ! آپ کے پچھلے مفصل خط کا جواب نہ بھیج سکا، " " کے
معاملات میں میرا نقطۂ نظر صرف یہ ہوتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہے اس دل کو ٹھیس نہ لگے
جس کی شیشے کی طرح میں حفاظت کرتا ہوں، یہ سمجھنا مشکل ہے کہ تبسمۂ ایثار و شرافت
نفسی اپنے حُسن ظاہری و معنوی کے لحاظ سے میرے لئے کس حد تک شرطِ زندگی ہے
میرا معیار لطافت جتنا اونچا ہے ایک کھلا ہوا راز ہے۔ اور یہ جوشِ افراموزونیت
دُنیا میں بہت کم لوگوں کے حصہ میں آتی ہے۔

سامنا ہے آفتابِ عشق سے
مست و بیخود ہوں شرابِ عشق سے

بہر حال اس صیغہ سے آپ کا عملی تعلق نہیں رہا یعنی گو یہ زہر چکھا نہیں تاہم مزے سے
ناواقف نہیں ہو سکتے۔

آپ یہ سُن کر خوش ہونگے کہ موجودہ کلکٹر کی روش میرے ساتھ بہت اچھی ہے
ان پر یہ اثر ہے کہ میں ایک مہذب آدمی ہوں اور جہاں تک میری تحصیل کا تعلق ہے
اُنکے احکام کی تعمیل صرف ضابطے سے نہیں ہوتی بلکہ اخلاقی پہلو بھی پیش نظر رہتا ہے
یعنی افسرِ ضلع کی خواہشات کی پوری رعایت تنوعِ فرائض کی ہر شاخ میں مالگزاری

کی نسبت عام ہدایات بھیجیں کہ اگر اخیر جولائی تک بیباق نہ ہوئی ۔۔۔ گرت . ر
اپنے فرائض میں قاصر رہے۔ یہ سب سے لئے یہ نہایت مشکل مسئلہ تھا کیونکہ زمیندار اکثر اضلاع غیر
کے رہنے والے ہیں لیکن بات خدا نے رکھ لی ضلع میں سب سے پہلے بیباق ۔ اسی طرح
جتنے انتظامات، رپورٹیں کرتا ہوں فوراً منظور ہوتے ہیں۔ سب تو سب میرا خط اور انگریزی
بھی پسند ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی سالانہ رپورٹ میں میری تعریف لکھی۔

غرض ایک طرح پر لطف سے آج کل گزری ہے جو کچھ خلش ہے جمیلہ کی مع الخیر
سبکدوشی کی۔ خدا کرے آپ جلد مجھے مطمئن کر سکیں، دیکھئے مسز جونس کو نہ بھولئے گا
اور خبردار دروازے بند نہ کئے جائیں، نہ اندر لکڑی سلگا کر ہوا میں کاربن اور نیٹروجن کی
مقدار بڑھائی جائے جو انسانی زیست اور زچہ و بچہ دونوں کے لئے سم قاتل ہے۔

سب خیریت

آپ کا

مہدی

تحصیل ڈیرہ پور - ۱۱ راگست ۱۹۲۰ء

پیارے افراغ! جمیلہ کی مع الخیر سبکدوشی پر خدا کا شکر گزار ہوں، پوتا آپ کو
مبارک، اور مسز جونس کی "شامت اعمال" ڈیرا پور کو!

آپ نے مجھے عقیقہ کی تقریب سے یاد فرمایا ہے لیکن میں تنہا نہیں آسکتا۔ اُمّ الشاہد

اتنی سستی نہیں کہ بے پوچھے دوسروں کے سر ہوتی پھریں۔ کم سے کم میری زندگی میں انشاء اللہ نہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں آپکی رونقِ محفل کیلئے گھر کے عناصر کافی ہیں پردیسیوں کو کبھی وطن نصیب ہوا تو آپ کو ہنستا دیکھ کر وہ بھی ہنس لیں گے۔ اسوقت بے آمیز خوشی کا موقع ہے، خارجی عنصر مجھے دماغ ہوا کرتا ہے میں نہ بھی میرا سرمایۂ نشاط سہی۔ خیر یہ تو نوک جھونک تھی، ذکی مستقل بھی ہو جائینگے نیا آنے والا حصۂ رسدی لے کر آیا ہوگا۔

اُم الشاہد ولادت مسعود پر آپ لوگوں کو مُبارکباد دیتی ہیں۔
صفیہ اور صفی دونوں کو پیار، عیدیہ کو متفقہ مبارکباد۔

مہدی

تسلیم، خط ملا۔ میں نے جو کچھ لکھا تھا صرف اسی حیثیت سے "چھیڑتا ہوں کہ اُن کو غصہ آئے"۔ زورِ طبیعت کے ساتھ آپکے قلم کی روانی قابلِ رشک ہے۔ میرا مقصود صرف اس قدر تھا کہ کنیت "صفات ترکیبی" کے ساتھ بھی ہوتی ہے یعنی جیسے آپ کی نسبت یہ عرض کرنا ہو "ابوالحمقا"۔

زبان گھر کی چیز نہیں، اصولی حیثیت سے مجھے اس میں کیا عذر ہو سکتا ہے! لیکن نکتہ یہ ہے کہ آیا آپ کی گہر فشانی سے پہلے میں اس سے واقف تھا یا نہیں، اسے آپ ہی پر چھوڑتا ہوں۔

پرسوں سے دورہ پر جا رہا ہوں، تا فقد زکام میں مبتلا ہے، بٹیا سخت علیل رہی ہے، ام الشاہد کی تنہائی افسردہ کن ہے۔

اور سب بدستور
م

ڈیرہ پور ۲۰ $\frac{11}{2}$

تحصیل ڈیرہ پور

شب ۲۷ جنوری ۲۱ء

بھائی افراغ! آپ کے دو پچھلے عنایت ناموں کے ساتھ مکمل نوٹوں کی رسید دے چکا ہوں، احتیاط کا قطعی اقتضا یہی تھا کہ جو آپ نے کیا یعنی آدھے بھیجے۔ میں نے جو کچھ لکھا تھا اس سے میاں بازار کے بارے صرف عاجلانہ سبکدوشی مقصود تھی۔

افسر ضلع دو ہفتے تک میری تحصیل میں رہے اور ۵ مقامات پر کیمپ کا انتظام رہا۔ جلوس میں ڈپٹی کلکٹر پرگنہ، سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ وغیرہ مع اپنے تمام متعلقات کے ساتھ ساتھ تھے، یوروپین مہمان اس سے علٰحدہ، لیکن ہر کیمپ میں پہونچنے سے پہلے صنعتی چمن آرائی، رنگین روشیں، داغ بیلوں پر جھنڈیوں کی قطاریں جگہ جگہ موزوں کتبے، بیچ میں یونین جیک کا جھنڈا لہرا رہا تھا، سامنے داخلہ کے دروازے سے کچھ دور سرخ کپڑے پر سفید جلی حروف میں "کلکٹرس کیمپ" کے نیچے ایک سفید ہاتھ سمت مقصود کی طرف اشارہ کر رہا تھا، ایک جدت یہ بھی تھی کہ ہر مقام کیمپ کا نام بدل جاتا تھا شب کو نور ہوتی تھی

کٹسن لائٹ کے چار بڑے اور نہایت قوی روشنی کے ہنڈے اور بجلی کو آنکھیں دکھانے والی ضیا شفاف ایسی چیز تھی جس سے اعلیٰ مہمانوں سے لیکر شاگرد پیشہ کے ادنیٰ افراد تک کوئی بے نیاز نہیں۔ ساری رات کیمپ جگمگا تا رہتا تھا۔ اس پر اضافہ کرو کہ پُشتوں سے پوری کھچڑی کھانے والوں نے متعدد موقعوں پر ٹی پارٹیاں دیں۔ فوٹو لئے گئے، اور کہیں سے فرض، سُنت تو خیر نفل کی بھی غلطی نہیں آمرے تھمینی کی ایک شاخ اُٹھ کر آجاتی تھی۔

شکار کے نہایت شوقین ہیں۔ ایک روز معلوم ہوا صُبح کے نکلے دو بجے واپس آئیں گے، یعنی چاشت ندارد، لنچ پر کسر نکالی جائے گی۔ دو لیڈیاں بھی ساتھ تھیں، بجلی کی طرح ایک خیال آیا — جنگل میں ٹھیک بارہ بجے ایک چپراسی سادہ لباس میں ایک چھوٹی میز پر ضروری سامان آراستہ کر رہا ہے۔ پاس ایک آہنی انگیٹھی میں بڑے بڑے کوئلوں کی دہکتی ہوئی آگ پر ایلومنیم کی کیتلی میں چائے کا پانی تیار ہے اور متوقع آمد کا انتظار کر رہا ہے کہ دفعتاً شکاری ہاتھیوں پر نظر آئے جو باوجود کامیابی کے خستہ ہو رہے تھے۔ ہاتھی فوراً بیٹھائے گئے اور سب کے سب مہمان ناخواندہ کی طرح میز پر ٹوٹ پڑے۔ ذرا سی داد تھی کہ میر قافلہ نے خود کہا تحصیلدار صاحب نے بھیجا ہے؟ چپراسی کا مؤدبانہ جواب یہ تھا کہ عرض کرنے کی اجازت نہیں ہے! (زور کا قہقہہ) واپس آئے تو متبسمانہ چہروں نے ظاہر کر دیا کہ راز کی پردہ دری ہو چکی، اور ایک خاتون کی جُنبشِ لب شکریہ سے گرانبار نظر آئی۔

یہ میرا صلہ تھا (غلطی نہ کیجیئے گا ہر تحصیلدار کا نہیں)

ایک بات بھول گیا - کچی سڑکوں پر اور وہ بھی تمام تحصیل کی باربرداری کا اتنا اچھا انتظام رہا، جیسے سطحِ آب پر ہلکی سی کشتی گزرتی ہو - جتنے صیغے تھے سب کے علٰحدہ علٰحدہ انچارج تھے - تحصیل کے مُسلم عمال نے جان لڑادی - اس تمام دوڑ دھوپ میں غُل شور کا نام نہیں - صرف ایک قوتِ ارادی تھی جو خاموشی سے اپنے خیمہ کے اندر انتظامی مشین کو حرکت دیتی رہتی تھی -

تحصیل کا مُعائنہ بہت اچھا رہا - میرے عدالتی کام کی خاصکر تعریف لکھی -

ہندوستانی افسروں کا ایک مِس (MESS) تھا - ہم سب ایک جگہ پیتے تھے، کھاتے تھے اور تم پر فاتحہ پڑھ لیتے تھے -

اس اخلاق کو دیکھو کہ صاحب جب کبھی چھوٹا شکار عنایت فرماتے تھے تو تمھارے مشرب کے مطابق ذبح کردہ - معمولی باتیں تمھاری ضیافت طبع کیلئے پھیلا کر لکھدیں - جمیلہ اور احمد کو ضرور شریک کرلینا -

مہدی

کیمپ ڈیرہ پور - ۲۲ $\frac{۱}{۲۱}$

پیارے افراغ ! میں نے کیمپ کا ایک سرسری خاکہ "ضیاء لطیفہ"

(SIDE LIGHT) کی حیثیت سے آپ کو لکھ بھیجا تھا۔ وہ بھی صرف آپ کی تفریح طبع کے لئے۔ "دیوار قہقہہ" خیال میں نہیں تھی۔ آپ نے مجھے متاخرین ادب میں اُن پاک روحوں سے ٹکرایا جن پر اُردو لٹریچر ہمیشہ ناز کرے گا، اور جن کا میں صرف خوشہ چین ہوں۔ آدمی فربہ شود از راہِ گوش لیکن سچ یہ ہے "تحسین شناسا" بہترین صلہ ہے جو کسی اہل قلم کے حصہ میں آسکتا ہے۔ اس خیال سے دل پر چوٹ لگی کہ شبلی کے ۸ خط میرے نام کے دُنیا کے سامنے ہیں۔ لیکن میں نے اُن کو سیکڑوں خط لکھے، دل سے لکھے، اور اس طرح لکھے کہ شبلی کو لکھنا پڑا۔ "کاش شعرالعجم کے مصنف کو اس قسم کے دو فقرے نصیب ہوتے"۔ جانتا ہوں یہ محض میری حوصلہ افزائی تھی لیکن اسکی تہ میں جس قسم کا خلوص تھا، آج اُسے کہاں تلاش کروں۔ مجھے خوف تھا مرحوم کے بعد لکھنے پڑھنے کا مشغلہ باقی نہیں رہیگا۔ لیکن دارالمصنفین کے سرمایۂ ناز حضرات مولانا سُلیمان، ماجد وعبادی کے دَم سے یہ سلسلہ قائم ہے لیکن وہ بات کوکہن کی گئی کوہکن کے ساتھ۔

آپ کی ستائشی جُنبشِ لب میری زندگی کی آخری بہار ہے۔ اس خط کو محفوظ رکھئے گا۔ اس کا افسوس ہے کہ میرے خیالات پریشاں اور خاصکر خطوط کے انبار سے ایک ایسا مجموعہ تیار ہو سکتا تھا کہ دُنیائے ادب میں کچھ دنوں چرچا رہتا اور یہ ایک فانی ہستی کا بڑے سے بڑا تخیل ہے۔

آپ بواپسی ڈاک اطلاع دیجئے۔

(۱) اسعد کہاں ہیں، پورے تین ہفتے سے اُسکی ایک سطر نہیں دیکھی۔ کیا امتحان کی تیاری نے اس قدر مصروف کر رکھا ہے۔

(۲) جمیلہ، صالحہ سب مفقود الخبر، اگر آپ کی تحریریں نہ ملتی رہیں تو بیخبری کے لحاظ سے میں دوسرے عالم میں گویا پہونچ چُکا تھا۔ زیادہ سے زیادہ دو چار برس اور، اگر ہوں، پھر روابط کی یہ کڑیاں پاؤں کی زنجیر نہیں ہونگی۔ یہاں تک کے یاد کرنے کی بھی فرصت نہیں، فدائی بیٹیوں اور بیٹوں کو!۔

(۳) احمد کو روپئے بھیجے تھے کہ ڈیڑھ سیر خوشبودار متبا کو بواپسی بھیجدیں۔ دس روز ہو گئے جواب تک نہ آیا۔ اگر وہ بیمار نہیں ہے تو امتحانی مصروفیت اور اس خوش تمیزی سے کیا تعلق کہ غریب باپ کا چوبیس ۲۴ گھنٹے میں ایک منٹ کیلئے بھی خیال نہیں آتا۔ بہرحال آپ متبا کو جس قدر جلد ممکن ہو بھجوا دیجئے۔

میں کیمپ کے دفتر میں بیٹھا ہُوا آپ کو لکھ رہا ہوں۔ پاس کے خیمہ میں عزیزی کی خاموش مشین چل رہی ہے۔ اُنکی فرمائش سے آپ کو سلام لکھتا ہوں۔ اوروں کو دُعا۔ پیار۔ عیشؔیہ کو دونوں کا سلام، اور ڈیرہ پور کیمپ میں عدم شرکت کا گلہ

مہدی

بسے بچوں کی آیا۔

تحصیل بارہ ۲۲ ۱۹

بھائی افراغ! - آج کتنے ہلکے دل کے ساتھ تم کو لکھ رہا ہوں شکر ہے میرا "مسئلہ حیات" تم لوگوں کی خواہش کے مطابق سطے ہوگیا اور خداوند کریم نے بات رکھ لی -

افراغ! میری ترقی میں کچھ دیر ہوئی جس قدر میری تمدنی رفتار تیز تھی - "اقتصادی" مشکلات پر میں جلد نہ غالب آسکا - وجہ صرف یہ تھی کہ جبینِ نیاز کبھی فرشِ بوٹ سے آلودہ نہیں ہوا - اس خیال سے کانپ اُٹھتا تھا کہ کمند اگر لبِ بام پہونچکر ٹوٹی تو اس حیثیت سے افسوس رہ جائے گا کہ توسیع میعاد کی درخواست یعنی "کاسہ گدائی" ہاتھ میں ہوگا - اور میں "بے ننگے ہوتی" چاہتا تھا جن کا اپنی قابلِ رشک زندگی میں ہزار موانع کے ساتھ بھی عادی رہا -

بہرحال بخیر گزشت

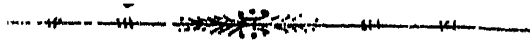
مسٹر جونس جب آئے تو اُس سے مشورہ کرو اور تعین مُدت کی نسبت آخری رائے دو - تم لکھتے ہو عزیز بیگم کو بوا جانے کے لئے تیار ہو - بیگم کی نسبت کہتے ہو ضرورت کے لحاظ سے وہ تامل نہیں کرینگی - لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ جس کو تامل ہوسکتا ہے، اُس سے کوئی نہیں پوچھتا -

ہاں مکرر غور کرنے پر میں نے منڈی کی رائے بدل دی - مکان ایسا ہونا چاہئے جہاں تمھاری اور ذکی کی آسانی سے کھپت ہوسکے اور عورتوں کے مشاغل میں

بغیر ہارج ہونے کے جب تک چاہو رہ سکو - یہ بات صرف میرے مکان میں ہے - اور اگر جمیلہ کی ضرورت کے لایق کوئی کمرہ نکل آئے تو تمھارے گھر بھی ممکن ہے - اس کے لئے صرف یہ کرنا ہوگا کہ کسی کمرے میں روشن دان کھلوا دو بہرحال اس کا فیصلہ تمھاری رائے پر ہے - جمیلہ کا آرام مقصودِ اول مُدعا ہونا چاہئے - فروعی اُمور چنداں غور طلب نہیں -

تمھارے ڈھائی خطوں کا لُبِ لُباب اتنا ہی تھا - بیگم صاحب میری کامیابی سے نہایت خوش ہیں - جب سے اُلہ آباد میں اُنھوں نے قدم رکھا تحصیلداری گھر کی کنیز ہوگئی - شاہد، ناقد، مقبول سب اچھے ہیں - اور مُنّی آپا کو یاد کرتی ہیں -

مہدی



جنابِ شیخ صاحب

کے نام

مرزاپور

۲۱ر جنوری ۱۹۱۰ء

میرے پیارے شیخ ! - تمھارے کارڈ کے فقرۂ اول کا مجھ کو بھی افسوس ہے - اور سچ یہ ہے کہ اگر میں تھوڑی دیر کے لئے بھی گورکھپور سے تمھاری بے تعلقی فرض کر لوں تو میں نہیں سمجھتا وطن اپنے متعارف مفہوم میں کہاں تک میرے لئے باعثِ دلچسپی ہو گا - یہ واقعہ ہے اور میرے جذبات اور فطری میلان طبع کے دیکھتے نفس الامر - بہر حال وہ قوی تعلق جو مجھ کو تمھارے ساتھ ہے اور میرے لئے شرطِ زندگی ہو رہا ہے اس کا مقتضی ہے کہ قیامِ وطن میں تم کثرت سے میرے لئے قابل الحصول ہو - بیشک اس مرتبہ کسر رہی اور محسوس طور پر رہی - لیکن میں اُمید کرتا ہوں تم قطعاً اس کی پروا نہیں کروگے - باہمی سمجھوتہ جسکی ٹرم یعنی مُدت غالباً گور کے ساتھ ختم ہوگی ضرور اس قدر مستحکم اور ناقابلِ افتراق ہے کہ ہم ان ظاہری امور سے ہمیشہ کے لئے مستغنی ہو چکے، تاہم احتیاط شرط ہے - اس قسم کے اتفاق اگر اکثر ہوئے تو عمل کی جگہ صرف اُصول رہ جائیں گے -

اور ناممکن ہوگا کہ ہم تم اپنی باہمی گرمجوشیوں کی تجدید کرسکیں۔ محبت یا اور الفاظِ مترادف اعتقادی اُمور نہیں ہیں جن کے لئے فعل یعنی برتاؤ کی ضرورت نہ ہو، ورنہ سوسائٹی کا مقصد غالباً صفر ہوگا۔

اچھا تم کو میری قسم! "ہزار بدگمانی" کے ساتھ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حتی ٰ ثبیت سے میرے شاکی تو نہیں ہو؟ کچھ ہو تو اپنے خلوص کا صدقہ! کہہ ڈالو۔ تم زیادہ الگ الگ رہے! کیا یہ سرد مہری نہیں تھی؟ مجبوریاں کوئی چیز نہیں۔ تم نے موقع کیوں نہیں پیدا کیا؟ مگر یہ بھی ایک شائستگی تھی۔ تم بوجوہ میرے قلیل اوقات کا تصرف پسند نہ کرسکے۔ شیخ! مذاقِ زندگی کس قدر مشکل چیز ہے۔ تم جانتے ہو میں تم کو کس نگاہ سے دیکھتا ہوں؟ پرستش کی حیثیت سے! کیوں؟ اس لئے کہ تم میرے ادنیٰ جذبات کی بھی قدر کرتے ہو۔ یہ وہ نصابِ اخلاق ہے جس سے دنیا کے منتخب لوگ جو انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں متصف ہوتے ہیں۔ تم کو معلوم نہیں نہ یہ اُمور تفصیل کے لائق ہیں۔ بہرحال زندگی اگر کوئی راز ہے تو ایسا کھلا ہوا راز ہے جس کا مذاقِ صحیح تم ازل سے لے کر آئے تھے اور شاید اس لئے کہ میں دیکھوں، سمجھوں اور تمھاری قوتِ احساس (الفاظ نہیں ملتے) وغیرہ وغیرہ سے لذت اُٹھاؤں۔ یاد رکھو اعلیٰ درجے کی خوشیاں یا بعض نہایت اہم مقاصدِ زندگی کی بنیاد نہایت رکیک اُمور پر ہوتی ہے۔ اس لئے جزئیات میں اس قدر رکھ رکھاؤ بہت زبردست کیرکٹر کا کام ہے۔

تم مشکل سے سمجھو گے میں کیا کہہ رہا ہوں۔ لیکن خیالات میں اتفاق و ہمدردی اتنی تو ہو، یہ ہم سطحی کہیں اور کہاں؟ تمھاری کوئی ادا مجھ سے بچنے نہیں پاتی، شکر ہے کہ ایک ہمدرد رکھتا ہوں۔ اگر اس کورانہ ہمدردی کا نام دوسروں کی اصطلاح میں بے وقوفی ہے تو ہوا کرے۔ غایتِ زندگی کے لحاظ سے تو میں اسے معراج سمجھتا ہوں۔ آج اس خیال سے قطع نظر کر لوں تو کل سے زندگی بلائے جان ہوگی۔

تم نامزد نہ ہو سکے، دل شکستہ ہو گے، مگر پست ہمت نہ ہونا۔ مجھ کو دیکھو چھ سال سے مایوسیاں برداشت کر رہا ہوں، تم اب بھی بہتوں سے اچھے ہو، ایک مختصر خاندان کے ساتھ تمھارا صحیح طرزِ زندگی وقتِ موجودہ کا بہترین استعمال ہے، اس سے زیادہ اور کیا چاہتے ہو؟ تم تحصیلدار ہی ہوتے اور یہ نہ ہوتے جو ہو تو میرے کس کام کے تھے۔ بھاوج کو کسی تحصیلدار کے گھر بھیج کر میرے خیال کی تصدیق کر لو۔ رخصت لو اور ضرور آؤ ظفر مشتاق ہیں۔

تمھارا
مہدی

مرزاپور — ۱۰ $\frac{11}{99}$

میرے پیارے شیخ!   مفصل تحریر جس میں کسی حد تک کامیابی کے

کے ساتھ سگاروں کے لئے تم نے اپنی اہلیت ثابت کی ہے۔ میں نے دلچسپی سے دیکھی۔ تاہم جوابات کا "یا تو کل حصہ صحیح نہیں تھا یا سچ کے سوا کوئی اور جزو نہیں تھا" بہرحال اشتباہ کا فائدہ تم کو دیتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں جلد تمھاری خواہش پوری کرسکوں گا۔ اسپنسر کے تار سپیڈ و صرف مدراس میں ملتے ہیں۔ اور اگر کم منگائے جائیں تو محصول بہت ہو جاتا ہے۔ تناسب کے لئے اوروں کے پھانسنے کی ضرورت ہے جس سے غافل نہیں ہوں۔ تمھاری بھاوج غالباً تم کو اجیبشینز نذر کرسکیں، وعدے کس قدر خوشگوار چیز ہیں بشرطیکہ وفائے عہد ہر وقت پیش نظر نہ ہو۔

افسوس ہے ایک حیثیت سے آجکل پھر غیر مطمئن سا ہوں۔ وحید عالم پھر اپنی جگہ واپس آرہے ہیں، تاہم متعدد انتظامات پیش ہیں۔ اگر یہ صورت ہوئی بھی تو پھر جلد بدل جائے گی۔ وہاب کی مانگ اور بھی ہے۔ وحید عالم بھی ٹھہرنے والے نہیں، پھر بھی میری موجودہ زندگی آئے دن کی شکست سے مناسبت نہیں رکھتی، اس لئے تعجب نہیں آسمانی قوت مجھے سنبھالتی رہے۔ ظفر کی مہربانیوں اور عزیزانہ مراسم سے تم بہت اپنی بھاوج کو یاد آتے رہتے ہو۔ تمھاری محبت، مہدیانہ دلسوزیاں، جمیلہ کی علالت میں تمھاری فی الوقت مستعدی، غرض شب کو اکثر دلچسپ کہانیاں سنتا ہوں جس کے ہیرو تم ہوتے ہو اور تمھاری مادہ یعنی ہیروئن مؤ کی ایک بھولی دیہاتن۔

کبھی کبھی اُم الجمیلہ کو یہ قلق ہوتا ہے کہ وہ مکان پر اس قابل نہیں ہوتی کہ بھاوج کی صحبت سے پورا لطف اُٹھا سکیں۔ یہاں وہاں کی زندگی کا فرق دکھانے کی مشتاق ہے۔ یہ تمنا ہے کہ تم دونوں کہیں مل جاؤ تو وہ میزبانی کے خوش آئند فرائض کو اوروں کے لئے نمونہ بناتی۔ میں سنتا ہوں اور خوب سمجھتا ہوں کہ بات سچی ہے اور دل لگتی۔ تم کو اس لئے لکھا کہ تھوڑی دیر کے لئے طبیعت گداز ہوگی۔

کہو کانفرنس کے لئے تیار ہو؟ وائسرائے ایوننگ پارٹی دیں گے۔ لفٹننٹ گورنر ممبروں کو مدعو کریں گے۔ یہ تو ظاہر ہے اعلیٰ اسطح ہے۔ رہی کانفرنس اپنی حیثیت عُرفی اور فرائض کے لحاظ سے انشاءاللہ ایک رہے گی۔ درجنوں گاڑیاں رزرو ڈآئیں گی۔ اپرانڈیا ٹوٹ پڑے گا۔ غازیپور، مرزاپور بھی ایک ایک گاڑی رزرو کریگا۔ ۲۲ کا معاملہ ہے، سکنڈ کلاس ٹکٹ آنا جانا سب اسی میں۔ وہاں کی آؤ بھگت کا نمونہ لکھ چکا!۔

شیخ! شاید یہ آخری اتفاق ہو۔ دور از حال کانفرنس کو نہیں، مجھ کو تم کو۔ آخور جائداد ارضی کیا قبر میں جائے گی۔ بطریق تنزل کیا بیس تیس ہزار کے آدمی بنو گے۔ پچاس روپئے اگر خرچ ہو گئے تو سمجھنا تمھارا حصۂ رسدی وہی تھا۔ رہا اطمینان، تو بہ وہ کلکتے کے چند گھنٹوں میں نصیب ہوگا۔ یہاں کہاں؟ مسلمان ہوکر اطمینان کی خواہش ایک طرح کا کفر ہے۔ خاتمۂ مصائب کا نام ہی؟

اطمینان ہے وہ ہم دونوں کو مرکر نصیب ہوگا۔ سب خیریت

مہدی

مرزاپور۔ ۶ ر دسمبر ۱۸۹۹ء

پیارے شیخ! میں تمھاری گوری چٹی تحریر کا جواب بھی نہ لکھنے پایا تھا کہ کل کارڈ ملا۔ دو سطریں تھیں مگر اثر کے اعتبار سے صفحوں پر بھاری۔ دنیا کے لئے تم کو اپنا وارث طبعی یعنی قائم مقام مل گیا۔

ہماری دلی مبارکباد قبول کرو اور کوشش کرو جہاں تک حفظ صحت کا تعلق ہے، ننھی جان ہر طرح محفوظ رکھی جائے۔

میں آجکل ۳۱ ر دسمبر تک پھر خالی ہوں، جنوری میں پھر سپرنڈنٹی ملے گی۔ سر دست ایک درجن توپ خانے اور رسالے آرہے ہیں۔ غالباً میرا وقت کیمپ کے نذر ہو۔

مکان وہی ریل والا بنگلہ، جسے چھوڑنا منظور نہیں۔ شاہ وحید عالم جو عنقریب ترقی پر جائیںگے اپنے بھائی شاہ امجد اللہ کے ساتھ سول لائن میں ایک بڑے بنگلے میں ہیں، نہایت ہی قابل شخص ہے۔ اور طرزِ معاشرت کے اعتبار سے تہذیب کا نمونۂ کامل۔ کل شاہ احمد اللہ آتے ہیں۔ میری مصروفیت کی انتہا نہیں، فیلبانوں کے ساتھ گذر کرلیتا ہوں۔ یہ بھی انیسویں

صدی کا ایک ریاض ہے یفصیل دلچسپی سے خالی نہیں مگر کیا کیا لکھوں۔
میں نے قسم کھائی ہے عام طور سے سگرٹ کبھی استعمال نہیں کروں گا۔
یعنی صرف اکیچشنز اس سے قیاس کرو کہاں پہونچا۔ اسی پر اور ضروریاتِ
زندگی کو محمول کر دو۔

لڑکیاں بہت اچھی ہیں، صحت نہایت قابل اطمینان، تمھاری بھاوج
بچوں کی صرف ماں نہیں ہے بلکہ دایہ بھی جسے نرس کہتے ہیں۔ غذا کے لئے
اوقات کی پابندی۔ غرض کوئی امر قاعدے سے خارج نہیں۔ میں خوش رہتا
ہوں، تخیل واقعہ ہو گیا ہے، اور میں یہی چاہتا تھا۔

ڈاک کا وقت قریب ہے اس لئے زیادہ کسی آئندہ موقع پر۔ کانفرنس
کے لئے تیار بیٹھا ہوں۔ جی کڑا کر کے ایک اُور کوٹ کے لئے آرڈر دے ہی دیا
ساٹھ روپئے جائینگے، مگر نہیں معلوم کہاں سے، میرے پاس کچھ نہیں ہے۔

مہدی

مرزا پور

۱۹ جنوری ۱۹۰۸ء

مائی ڈیر شیخ! تمھاری شوخ تحریر کارڈ کے بعد ملی، اور خوش
ہوا کہ تم کسی قدر کھلے۔ بس کبھی کبھی یوں ہی سنا دیا کرو۔ آج تمھارے سوا کون ہے،

جو من حیث النفس مجھے تھوڑی دیر کے لئے مخاطب کر سکے۔

تمہارے لئے وسائل دودکشی (سگریٹ) عید سے پہلے بھیجوں گا۔ مدراس سے تازہ سپلائی منگوائی ہے۔ کچھ دنوں سے یہ خبط سوار ہے کہ بازاری سگریٹ جو عموماً امریکا کی پیداوار سے بنتے ہیں کہیں میرے گھر میں نظر نہ آئیں۔ تیسرا مہینہ ہے کہ الحمد للہ مجھ کو اپنے اس عظیم الشان ارادے میں کامیابی ہوئی اور آج اس لائق ہو گیا ہوں کہ سوسائٹی کے "عزت طلب" افراد کی فہرست میں اس حیثیت سے گھٹا ہوا نہ رہوں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مدت کی تلاش اور مسلسل مراسلات کے بعد میں نے روزانہ استعمال کے لئے "سجائرمصریہ" یعنی ایجپشن سگریٹ پیدا کی ہے جو ترکی پتیوں سے بنائی جاتی ہے اور باوصف اس خصوصیت کے قیمت کے لحاظ سے میرے لئے قابل حصول ثابت ہوئی ہے۔

اس اہتمام کا نتیجہ یہ ہے کہ مہینے میں دو بکسوں کا اوسط ہے جو مشکل سے زائد از کافی ہے۔ مگر ایک پندرہ روزہ میں نے سوکھا رکھا دیا ہے اس لئے بچت میں ایک بکس تمہارے لئے موجود ہے، صرف سگاروں کا منتظر ہوں۔

عید میں تم کے دن کے لئے مئو آؤ گے۔ اگر کچھ بھی مطمئن رہ سکو تو میں تم سے مئو میں ملوں۔ اور تمہاری حامد کو دیکھوں (میرا نام اسکے نام کا ایک جزو ہوگا، کیونکہ میں اُس کا اصطلاحی باپ ہونا چاہتا ہوں) بہر حال یہ فقرہ نہیں ہے دلی خواہش ہے اور تمہاری نوعیت قیام پر منحصر۔ بواپسی ڈاک اپنا خیال ظاہر

کرو۔

تمھاری بھاوج بہت اچھی ہیں، زندگی باوصف وجوہ قناعت خوش آیند ہورہی ہے۔ جمیلہ، صالحہ بالکل تندرست، خاصکر صالحہ بالکل بدل گئی ہے جمیلہ اس وقت ایک لیڈیز کلوک پہنے ہوئے میرے پاس بیٹھی ہے۔ اُسکی سمجھ میں نہیں آتا حامد کہاں سے آگیا تفصیل محتاج پردہ دری ہے۔ اس لئے پہلے تم سے پوچھتا ہوں۔ میں نے یہ بھی پوچھا شیخ محمد چچا کو کچھ لکھواؤ گی؟ اسکے جواب میں اُس نے اونٹ چچا، ڈاکٹر چچا کو دریافت کیا اور یہ کہنے لگی ہاں لکھدیجئے "جمیلہ آپ کو یاد کرتی ہے" بے اختیار میری طبیعت بھر آئی تعلق کس قدر قوی چیز ہے۔ ایک ننھی سی جان پر بھی اثر کا ہونا کرشمۂ فطرت ہے۔

خدا کرے اچھے ہو، جہاں ہو۔ افراغ وغیرہ کا آجکل پتہ نہیں لگتا، آیا! رمضان ہوگا!۔

/

مہدی

مرزا پور۔ ۲۶/۷ ۱۹۰۰

میرے پیارے شیخ!۔ جس طرح کوئی وقیع پرچہ جو بند ہونے کے بعد پھر جاری ہو "سلسلۂ جدید" کی ہیڈنگ سے مزین ہوتا ہے میں خیال

کرتا ہوں مسلسل خاموشی کے بعد میری یہ چند سطریں بھی عُنوان بالا کے تحت میں
آسکتی ہیں۔

تم یہ سن کر بہت خوش ہو گے کہ میں آخر کار سب پروٹیم ہو گیا۔ جسے
تم مقدمۃً مستقل کہہ سکتے ہو۔

بہت بڑی خوشی یہ ہے کہ میں اُن ذلتوں سے چھوٹا جو بعض نا قابل ذ
محدود خیال دیسیوں کی غلامانہ اطاعت میں برداشت کرنی ہوتی ہیں۔ اب
تحصیلدار صرف برابر کا جوڑی دار ہے، جس کے سر پر ایک "بھوت" یعنی
نیٹو ڈپٹی یا حاکم پرگنہ ضرور ہوتا ہے۔ مگر میرے سر پر کلکٹر کے سوا کوئی اور
سایہ نہیں ۔!!

اور تو اور اس ترقی کے لئے کسی بے ایمان، توبہ! ابنائے جنس کا
ممنون نہیں ہوں۔ محض خدا کی مہربانی، یا دوسرے الفاظ میں وہ تصرفات
جو میں نے زمانے سے ہم سطح رہنے کے لئے اپنی حالت میں کئے۔ اور ساٹھ
ستر آدمیوں کی دوڑ میں جن میں بعض بی اے بھی تھے سب سے آگے رہا۔ کوٹ
پتلون کی ذمہ داری کے ساتھ اہمیت قائم رکھی۔ کبھی اسے بھی ایک ریاض
سمجھنا۔ شیروانی میں یہ دقت پیش نہ آتی۔ مر مر گیا ہوں گوری رنگت والوں
کو کہیں سے چور نہ معلوم ہو۔ انچ سے فٹ ضرور رہا مگر خوش قسمتی سے گز
سمجھا گیا۔ ایسے مڈل والے اب کہاں جو گریجویٹوں کے کان لیں۔

اچھا اب تم دیسی مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ جاں بخشی ہے، مانگو جو مانگتے ہو"۔

کبھی ہیں ضرور آؤ، تمھاری بھاوج مدعو کرتی ہیں۔ ۱۴، ۱۵ اگست کو، اور ہرگز مایوس نہ کرو، اُس ناخلف کو بھی لاؤ جسے شجاعت علی کا ایاز کہتے ہو۔ خط دکھا دینا۔

میں اخیر اگست میں خود آؤں گا، والدہ اور ہمشیرہ کو لانے کے لئے۔ اینگلو انڈین کے لئے اُمید نہیں شرفِ ولایت زا حاصل ہو۔ بھاوج کو تم لکھنوی طبیب کے سامنے کر دو، میری بلا سے، صرف اپنی بھاوج سے پوچھ لینا۔ جمیلہ، صالحہ تسلیم کہتی ہیں اور بلاتی ہیں، ضرور آؤ، دیکھ کر خوش ہوگے، تمھاری توبہ میری بھوجی کو سلام، والدہ آداب، بلقیس پیار۔

مہدی

مرزاپور ۲۰ ۲/۹

پیارے شیخ! تمھارے خطوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "بیگانہ" ٹالتے ہو۔ یہ بے نمکی لائق افسوس ہے۔

تمھاری نیابت سے خوش ہوا، اس سال یقینی نامزد ہو جاؤ گے۔ کسی کا قول ہے "خیالِ زلف" ہاتھ سے نہ جائے"۔ "پری ایک نہ ایک دن آپ شیشے میں اُتر آئے گی"۔ بہتیری دیر ہو لی۔ ہر فعل دنیا ہی میں اپنی مکافات رکھتا ہے۔

تاریکی کے ساتھ روشنی بھی ہوتی ہے، اس لئے یہ میری مجذوبانہ بڑ نہیں ہے۔ بلکہ ایسی پیشینگوئی جو پوری ہو کر رہے گی۔ ہاں کوئی مرکزِ زندگی قائم کر لو۔ جو عالم خیال میں تمھارا رفیق ہو کر رہے۔ بس اُسی کی تلاش میں یہ منزلیں طے ہو جائیں گی۔ اور ایک دن وہ ہو کر رہو گے جو ہونا چاہتے ہو۔

تم نے تمدنِ عرب پر اُچٹتی ہوئی نظر ڈالی ہے مگر آئڈیل کا مفہوم شاید ہی ذہن میں ہو۔ تحریر کو آرٹیکل بنانا منظور نہیں، نہ دردسری کے سئے اگر می موسم موزوں ہے۔ ہاں یہ چاہتا ضرور ہوں کہ تم اوروں کی طرح گدھے نہ ہوتے۔ گورکھپوری بلا استثنا، قریب قریب سب ایسے ہی ہیں۔ بہرحال کوئی تخیل پیش نظر ہونا چاہئے نقوش حرفی طلائی جلدوں میں کوئی چیز نہیں جب تک اُن سے کام لینا نہ آئے تم شاید پڑھتے ہو مگر قطعاً میری طرح نہیں جس کا افسوس ہے۔ یہی دماغی امتیاز تم کو اوروں سے فائق رکھ سکتا تھا۔ مہدی علی جب دس کے نوکر تھے اُس وقت بھی اُن کی ترکیب دماغی میں وہ اجزائے صغار موجود تھے جن سے آج وہ محسن الملک بن بیٹھے۔

بہرحال سادہ زندگی اور عالی خیالی یہی دو صیغے ہیں جن سے اچھوں کی لا الف ترتیب پاتی ہے۔ ذرا خیال رکھنا! بھائی۔ مہدی ڈانٹنے کے لئے پھر پیدا نہیں ہوگا۔ میں دو طرفہ پلیگ کے زمانے میں بھی علی گڈھ یا ملک کے انشا پردازوں سے بے تعلق نہیں رہا۔ جبتک ہر مہینے کی پوری ڈاک تم کو نہ بھیجوں

تمھاری غرض پوری نہیں ہوسکتی۔

میرے دونوں آرٹیکل قاموس الاسلام اور اورینٹل لائبریری میری
اُمید سے بہت زیادہ کامیاب رہے، بڑے لوگوں میں بہت واہ واہ ہوئی
شبلی کی تحریر خاصکر تمھارے دیکھنے کے لائق ہے۔ نقل بھیجوں گا سُنتا ہوں وہ
مضامین ریزولیوشن کی صورت میں کانفرنس کے آئندہ اجلاس میں پیش ہونگے۔
علی گڈھ میں بالتخصیص جوش پھیلا ہے، ڈپوٹی مفید عام آگرہ سے چھپواکر رسالہ
کی صورت میں شایع کرے گی۔ محرک اور مؤید ابھی سے طے پاگئے۔ اسی سلسلے
میں ایک دلچسپ مضمون جلد دیکھوگے، جس کی سُرخی پنجتن آصفی (بمقابلہ
نورتن اکبری) حیدرآباد پر چھاپہ مارا ہے۔ ۳۲ صفحے ہوچکے ہیں۔ پچاس چاہتا ہوں
حالی، شبلی وغیرہ پر نئے سر سے نکتہ چینیاں، ان لوگوں کا واقعی مصرف اس قدر
مہتم بالشان پیرایے میں کہ پھڑک جاؤگے۔ شوخی اور دلچسپی ہاتھ سے نہیں جانے دی
نہ کہیں سے تواردپیدا ہوا ہے۔ خیر۔ یہ تو اپنی سرگزشت تھی۔

ایک وقیع ترجمہ کا اشتہار بھیجتا ہوں۔

تمدن عرب کا ٹھاٹھ ہے۔ یعنی جہاں تک صورت ظاہری کا تعلق ہے

نفس مضمون کے لیے اصل مصنف کافی ضمانت ہے۔

شبلی کی ایک معرکہ کی تالیف بڑی آب و تاب سے شایع ہونے والی ہے

مفصل آئندہ۔ نامی پریس نے نہایت اہتمام سے دیوان حافظ شایع کیا۔

ابتدائی تحریک میری تھی - خواجہ کی لائف تصویر ہے - جلدیں سُنہرے ٹھپّے سے مزین ہونے کے لئے کلکتے بھیجی گئی ہیں - حیات جاوید قسم اول کا خاکہ ہوگا -

اور خبریں چاہتے ہو - بس اس تحریر میں اس سے زیادہ گنجائش نہیں - نہ میں اتنا سستا ہونا چاہتا - آئندہ یعنی جب اگلے مہینے میں تم جواب بھیجوگے تو دیکھا جائے گا - کانفرنس کا آئندہ اجلاس دہلی میں ہوگا تاجپوشی کے موقع پر - کیا البشیر تمھارے پاس نہیں آتا - سب خیریت -

مہدی

بنارس - ۵ - ۲ - ۱۹ء

پیارے شیخ ! تمھاری تحریر دیکھی، پچھلے ہفتے میں گورکھپور آیا گیا اور سب کو وہیں چھوڑ آیا - تم فضول گئے، میں نے نہ اطلاع دی نہ تحریک کی، زحمت سفر باوصف ادعائے جفاکشی اگر صلہ چاہتی ہے تو تاوان کی حیثیت سے جس کا ذمہ دار صرف افراغ ہے - سیگرٹ محال مشترکہ کی مالگزاری نہیں ہے جو مجھے نمبردار بنا کر وصول کیجا سکتی ہے - جس علت کے ساتھ تم مجھ کو قابو میں کرنا چاہتے ہو - اگر اُس سے قطع نظر کرو، یعنی یہ مان لو کہ محض افراغ کی حماقت تھی کہ تم زیربار ہوئے تو مجھے اظہار فیاضی میں عذر نہیں - کاغذ کا ایک بکس جس میں دس سگرٹیں اُس قسم کی ہونگی جو تم معمولاً پیتے ہو، آئندہ آمد میں اُمید کرتا ہوں تمھیں نذر کرنے کے لائق

ہوں گا۔ رہا تین روپے کا سمجھوتہ، بس ایک ترکیب ہے، یعنی آخری، افراغ کے نام وارنٹ کاٹو، حوالات میں رکھو، دھولیں لگاؤ، اور جب وصول ہو جائے تو ہم تم برابر کے شریک یعنی دھواں دھار ایچیپشنز سگریٹ پی جا رہی ہو گی، اور ہمارے منھ کی بھاپ ریل کے انجن کو شرمانے والی ہو گی۔

اس دفعہ میں نے اُسکو بہت رئیس پایا۔ مکان اچھا سا مل گیا ہے۔ ایک تخت پر بنیائن اور دھوتی میں لیٹا پیٹا یا بیٹھا رہتا ہے جس شام کو میں زیارت کر سکا تھا ذرا حبس سا تھا، اس لئے دورانِ ملاقات میں اُس نے بے تکلفانہ خلوص کے ساتھ بنیائن بھی اُتار ڈالی۔ خدا کی مشرقی صنعت اور خط و خال کا پورا مُرقع میری آنکھوں کے سامنے تھا، تھوڑی دیر کے بعد گہری شام ہو گئی اور مجھ کو آنکھیں بند کر لینے کی ضرورت نہیں پیش آئی۔

بھائی محمد صدیق صاحبزادے کے عقد کیلئے آ رہے ہیں۔ ۱۴ ستمبر تاریخ ہے۔ تم بھی مدعو ہو گے۔ میرا قصد تھا کم سے کم دس روز کے لئے آ سکوں بعض وجوہ سے نا اُمیدی رہی۔ دو تین روز کیلئے مشکل سے نکل سکوں گا جی کو بہت افسوس ہے

سگریٹ کیلئے تیری خاطر سے لکھ دیا۔

خوش ہوا بھتیا میں سب اچھے ہیں۔ جواب ایک مہینے کے بعد لکھنا۔

مہدی

بنارس ۱۸/۶ سنہ

پیارے شیخ! خط ملا - میرے خیال میں یہ مناسب ہوگا کہ ساؤ اور
سیٹھ دونوں کو الٹی میٹم بھیجو - یعنی بلا اقتصار، باقتضائے حالت مشکل سے
کوئی خواہش ہے جو نہ نکلی ہو - گورداگی کا افسوس ہے -

ایک ملائم ہچکی اور ہمیشہ کیلئے خوشگوار خاموشی -

خدا ان دُنیا کے کُتوں کو مرنے سے پہلے سمجھنے کی توفیق دے - تین دن کی
مُسلسل تعطیل ہوگی - ایک دن خاص کرکے مجھے اطلاع دو - گورکھپور کا واقعہ تفصیل
میں نے بھی سُنا، غیر مستحق عروج کا نتیجہ اضطراری ہے - ان بے ایمانوں سے پوچھو
کہ اگر دفعتاً ہمیشہ کے لئے دُنیا چھوڑنی ہو تو کیا ہوگا - یہ چلّا رہے ہونگے "ارے باپ!
اتنا روپیہ فلاں جگہ زمین میں ہے اتنا کہیں اور، کس طرح اپنے ساتھ دفن کراؤں -
ہائے کچھ لطف نہ اُٹھایا، نہ پہنا، نہ کھایا - اسے فرشتو! ایک سال کیلئے چھوڑ دو"
لیکن ہم تم کیا کہہ رہے ہونگے "شکر ہے" اُن کو آنا ہوگا، ورنہ تمھاری طرف
سے اگلے پچھلے تعلقات کو ایک دم سے استعفا - سوسائٹی کے ایسے بیکار اجزاء
کو رکھکر کیا کروگے جن کا ہونا نہ ہونا برابر ہے - نسبتاً ان گدھوں کے لئے کوئی وجہ
مانع نہیں ہے، صرف ناشائستگی، پست ہمتی اور ایک حد تک لُطف صحبت کا
عدم احساس جو ایک طرح کی حیوانیت ہے -

گورکھپور سے مئو تک تھرڈ کلاس کا کرایہ جو کچھ ہو - مع خوراک بھیجنا تو

ٹھیک نہیں کسی معتبر کو تعینات کرو کہ وہ ٹکٹ دلوا کر گاڑیوں میں بار ہوتا دیکھ لے
سادرن کیسا ایک پھوٹی کوڑی بھی خرچ نہیں ہوگی۔ پچاس کا چالیسواں حصہ
کیا ہوگا؟ کم ہو تو اپنی دو مہینے کی وضعات بھی شامل کرو۔ بس ان نااہلوں کا بیڑا
پار ہے۔ اب بھگتیں گے۔

میں صرف ایک دن کے لئے نکل سکوں گا۔ اس لئے تاریخ معین کر دو۔

مہدی

میرے پیارے شیخ! تمھارا کارڈ اور "میری تحریر پر حاشیہ" دونوں مل
گئے تھے۔ تمھاری ناکامی پر مجھ کو افسوس ہوا، سخت سے سخت موقع پر بھی تسکین دہی
کا اصول غالباً یہ ہے کہ قائل جو کچھ کہتا ہے مخاطب کی حالت متاثرہ سے علیحدہ ہو کر،
یعنی ایک واقعہ تم کو پیش آیا جس کا کوئی ذاتی اثر مجھ پر نہیں پڑتا۔ اب میں جو کچھ کہوں گا
صرف تمھاری حالت کے اعتبار پر لیکن دراصل یہ طرزِ خیال کی غلطی ہے۔

چونکہ ہر شخصی نقصان ایک حادثۂ معاشری ہے، اس پر اضافہ کرو وہ خاص
تعلق جو مجھ کو تمھاری ذات سے ہے۔ اب تم آسانی سے سمجھو گے کہ تمھاری ہمدردی
عین اپنی غمگساری ہے۔

حوادث کسی حیثیت کے ہوں عقلا کے خیال میں اعتباری یعنی غیر حقیقی ہیں
جس طرح ہم کو گزشتہ پر قابو نہیں آئندہ بھی ہمارے دائرۂ اختیار سے باہر ہے لیکن

جس طرح مصدر کی پہچان دن یا تن ہے اگر تم کسی شخص کی واقعی اچھائی بُرائی کا اندازہ کرنا چاہو تو دیکھو کہ حال کیا ہے۔ شائستگی، تہذیب جو کسی صحیح العناصر فلسفہ کے زیر تحت ہو اُسکی رسائی بھی صرف اتنی ہے کہ حال کو درست کر سکے۔ خیام جو آجکل یورپ کے شعراء کا باوا آدم سمجھا جاتا ہے صرف "وقت موجودہ کو بلحاظِ حالات خوش اسلوبی سے گزار دینا" زندگی کا بہترین موضوع سمجھتا ہے۔

اس کے لئے نہ تم کو نظام ہونے کی ضرورت ہے نہ کم سے کم مہدی ہونے کی صرف قوائے فطری کا معتدل استعمال تم کو انسانیت کا کامل نمونہ بنا سکتا ہے۔ بیشک اس سال تم نامزد نہیں ہوئے مگر زمین نہیں بدلی، آسمان نہیں بدلا، تم نہیں بدلے، بھاوج کو کوئی چھین نہیں لے گیا۔ ننھی ننھی جانیں اب بھی اُسی طرح تمھاری آتشِ محبت کی بھڑکانے والی موجود ہیں۔

سفر میں بھی تم کم و بیش علمی مشاغل ضرور رکھتے ہوگے جو نصف زندگی ہے۔ بھائی افسردہ نہ ہو۔ ایک منٹ بھی اگر غیر شگفتگی سے گزرا تو تمھاری شکست ہوگی۔ رفتارِ زمانہ کے مقابلے میں، جس نے کسی وقت تمھاری خواہش کے خلاف کوئی فیصلہ کیا اور تمھیں نیچا دکھایا۔

پیارے! لنگوٹی میں پھاگ کھیلو

میں نے بھی آنکھیں دیکھی ہیں، اچھے اچھوں سے اچھے ہو۔ بچ کرے تمھاری بلا، کچھ ہی دن اور زندہ رہو گے، قبل از وقت مرنے سے فائدہ۔ دیکھو اُمید کیسی پیاری اور

بھولی بھالی ہے۔ یقین کی طرح چھلاوا نہ سہی، تاہم اس سے ہم آغوش رہو۔ خیالات اونچے رکھو، ہو کر رہو گے جو چاہتے ہو۔

تمھارا مہدی

منجھن پور۔ الٰہ آباد

۱۹۱۲

میرے پیارے شیخ! مدت کے بعد تم نے یاد کیا، کثرتِ مشاغل کیساتھ بھی اتنا وقفۂ ہستیٔ عارضی کے لحاظ سے کم سے کم تمھارا اطمینان ظاہر کرتا ہے، گویہ حالت نہیں ہے۔

بہت خوش ہوا، تم نے دلچسپی سے میرے خیالات دیکھے، اس پیمانے پر بھی چلتا رہوں تو بہت ہے۔ تم کچھ دن کے لئے مل جاتے تو افادات سرسید پر کچھ لکھتا لکھاتا، کوئی پرچہ جاری کرتا، یہ خیالی پلاؤ اس قدر مشکل نہیں جس قدر موجودہ غلامی دشوار ہو رہی ہے۔ آج ہندوستان میں الندوہ کے سوا کوئی پرچہ، رسالہ یا اخبار نہیں جو مذاق سخن رکھنے والوں کی اشتہائے علمی کی سیری تو خیر سرسری دماغی مصروفیت کے لئے بھی کافی ہو۔

البشیر بار بار کر اب اتنا کیا گیا ہے کہ ہر ہفتے میں کوئی علمی مضمون کا اقتباس ہوتا رہتا ہے۔ یہ بھی غنیمت ہے لیکن فرض کرو کوئی ہفتہ وار اخبار تمھاری ایڈیٹری میں

شایع ہوا اور میں تمھارا نفس ناطقہ بنوں تو کہاں تک لٹریچر اور علوم و اکتشافات عصریہ کا حق ادا ہو سکے گا۔" میں" کے گلے پر چھری! لیکن کرنے والے انسان ہی ہوتے ہیں۔

تم یہ سن کر ہنسو گے کہ میں نے عربی پھر سے شروع کی۔ عربی مغربی زبانوں سے ہم سطح ہو رہی ہے، کتابیں براہ راست منگوائی ہیں۔ کبھی دکھلاؤں گا۔ (ڈانٹ نہ بتانا)

تمھاری پریشانی، بچوں کی علالت سے افسوس ہوا، شکر ہے کہ اب اطمینان ہے خدا کرے اچھے رہیں۔ سچ یہ ہے کہ زندگی اس زمانے میں سخت ترین ریاض ہے نباہے جاؤ، کبھی کبھی لکھتے رہو۔ ڈاک کثرت سے آتی ہے، مگر آنکھیں تمھارے نقوش محبت ڈھونڈھتی ہیں۔

جمیلہ، صالحہ، احمد اپنی اپنی جوڑیوں کو یاد کرتے ہیں، بھاوج کو تسلیم۔ ہاں! یہ "بانسگانوں کا ناگوار واقعہ" کیا ہے؟ کس سے تعلق ہے؟

ہمیشہ تمھارا مہدی

منجھن پور - الہ آباد

۴ ۴/۴

میرے پیارے شیخ! - خط ملا، اور فی الجملہ اطمینان ہوا۔ پلیگ اگر

بانسگانوں کے قصبے میں ہے تو خیر۔ لیکن اگر اُس دائرے میں ہے جو خاص قصبۂ تحصیل ہے تو بلا انتظار مزید جہاں سینگ سمائے اپنے حلقے کے کسی دیہات میں خاندان کو منتقل کردو، پس و پیش نہ کرنا۔ تم کو "تلقین" کی ضرورت نہیں۔ تاہم یہ انسانی فطرت ہے۔ جی نہیں مانتا۔ گو تمھاری احتیاط بجائے خود کافی ضمانت ہے۔

بھئی بھوپال تم کو ں جائے تو آدمی ہو جاؤ گے۔ آجکل چھوٹا حیدرآباد ہو رہا ہے "سالار جنگی" دور کا آغاز ہے، غیر ملکی عنصر ہو رہا ہے۔ دس نائب تحصیلدار بورڈ نے منتخب کئے ہیں جو گورنمنٹ سے مانگے گئے تھے۔ جی تو چاہا کہ ایک درخواست بھیجدوں۔ مگر پھر خیال آیا کہ بفرض محال انتخاب میں آیا بھی تو ابتدائی مرحلے کس طرح طے ہونگے، خاندان کو کہاں چھوڑوں گا؟ گورکھپور، موا ایک سے ایک بدتر۔ مُٹھی میں سے جانے کی چیز نہیں، بس رہ گیا۔ کمھار کے چاک کی قطع ہو گئی ہے دائرے کے باہر قدم نہیں پڑتا۔ یہ اقتصار ہمت یا بے حوصلگی نہیں ہے بلکہ خاص حالت کا دردانگیز اقتضا جس سے تم بھی ایک حد تک مستثنیٰ نہیں۔

نذیر احمد کی الفرائض بہت دلچسپی سے دیکھی شبلی لکھتے ہیں "قاموس الاسلام کی تحریک نے نذیر احمد کو برانگیختہ کیا اور آپکی زبردست تحریک اس کتاب کو عالم وجود میں لائی۔ گو اصل کی صرف یہ ایک فرع ہے تاہم جامع مانع ہونے میں شک نہیں۔ لٹریری اسسٹنٹ نے حصۂ ثانی تحفہ بھیجا۔ خط تقریبی بہت دلچسپ ہے، کبھی دکھاؤنگا۔ پہلا حصہ کئی مہینے ہوئے شایع ہو چکا "حقوق العباد" کو بھی تیسرا ہفتہ ہے۔ اخبار

اور رسالے اب پہلے حصے کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ دوسرا حصہ چھپے ہوئے کارڈ کی اطلاع پر خال خال اب روانہ ہو رہا ہے۔ دونوں حصوں کے لئے مجموعی درخواستیں اس وقت تک دفتر میں جو پہونچی ہیں اُنکی تعداد صرف ۵۶ ہے۔

میرے تمام دوستوں میں اور گورکھپور میں قطعًا تم پہلے شخص ہو جس نے اس ضروری تصنیف کا نوٹس لیا، کیا مسلمان کبھی آدمی ہوں گے؟ افراغ کے سامنے ذکی موجود ہے۔ خدا رکھے۔ لیکن وہ ایک پیسہ اس مد میں خرچ نہیں کرتا۔

ہاں ایک بات کا افسوس ہے کہ کتاب کی تقطیع، سرورق اور اُس کے حاشیے کی بیل نہایت بھدی ہے۔ کتابت بُری نہیں۔ تاہم بہیئت مجموعی اسکی حالت ظاہری میں ترقی کی گنجایش نہیں۔

نامی پریس کی صنعت جدید یعنی "دیوانِ شبلی" سے مقابلہ کرو تو کھیتی نذیر احمد کے پھوہڑپن سے نفرت ہوتی ہے۔ میرے ساتھ اتنا تو ہوا کہ حاشیے تراشیدہ آئے تاہم لوح بدلوانے کی فکر میں ہوں۔

"نظام الملک طوسی" چھ مہینے سے اور "تقریظ مثنوی" ایک برس سے زیر طبع ہیں۔ بدنصیب مؤلفین ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ کاتب صاحب کی علالت سدِ راہ ہے۔

دونوں کتابیں ۶۰ پونڈ آیوری پر بھی کچھ چھپیں گی لیکن جلدیں محدود ہونگی۔ کہو تو ایک تمھارے لئے بھی "رزرو" کرادوں۔

طوسی بہت دلچسپ اور ضخیم ہے، خیام کی لائف اور نمونۂ کلام کے ۳۰ صفحے میری فرمائش اور اصرار سے بڑھائے گئے ہیں۔ ۳۰۰ صفحے چھپنا باقی ہیں، نامی پریس کو لکھو، اور ڈرافٹ بتاؤ۔

اور سب خیریت۔ بچے آداب کہتے ہیں۔

اسی سلسلے میں کچھ اور لکھنے کا قصد تھا مگر اطلاع ملی کہ مُجیب نے چند گھنٹے کی علالت میں دفعتاً وفات پائی۔ قلم نہیں اُٹھتا۔ خدا خیر کرے۔

تمھارا
مہدی

منجھن پور   الہ آباد

۳ ۵/۹

میرے پیارے شیخ !   مفصل خط ملا۔ بھوپال کے معاملے کی تحقیق کر کے لکھوں گا، اُس وقت تک "یقین کی اکلوتی بیٹی یعنی اُمید" سے جی بہلاؤ۔ حافظ تو یہ کہتے ہیں، کس قدر حسب حال ہے، دن پھر آئے گا۔

"معرفت نیست دریں قوم خدا یاد دہے"
"کہ برم گوہرِ خود را بہ خریدار دگر"

طبی کتاب کیلئے بمبئی اور کلکتے کے دونوں "ٹھیکروں" کو لکھدیا، جہاں لائقِ حصول

ہو گی آجائے گی۔

تحریک کا شکریہ۔

"نامی پریس کان پور کی لٹریری خدمات" کے عنوان سے تم ایک بسیط مضمون البشیر میں دیکھو گے، سرخی میں چنداں گنجایش نہیں تھی، تاہم لکھنے والے نے متعلقات کے جتنے پہلو ہو سکتے ہیں سب پر نظر ڈالی ہے جب پڑھو گے تو ایسا معلوم ہو گا کہ خاص تمھارے سب جمے جمائے خیالات تھے جنھیں کوئی اچک کر لے بھاگا۔ اسمیں "تقریظ مثنوی" اور "نظام الملک طوسی" کی لائف کا تالیفات موعود کی حیثیت سے ذکر آیا ہے۔

ہاں یہ تو بتاؤ "تمدن اسلام" کے دونوں حصے تم دیکھ چکے؟ جبتک شبلی کی تاریخ العرب نہ شایع ہو تمدن عرب کے بعد یہ نہایت قیمتی اضافہ ہے جو اُردو لٹریچر میں ہوا ہے۔ اب تمھارا اسٹڈی یعنی لکھنے پڑھنے اور دفتر کا کمرۂ مشترک چونکہ ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہے، اُمید ہے جلد جلد تم کو میرا خیال آئیگا۔

چھوٹے بڑے سب کو بلا استثنا، دُعا اور سلام۔ یہاں سب خیریت۔

امداد حسین اس ضلع میں نہیں ہیں۔

تمھارا

مہدی

منجھن پور - الہ آباد

۲۶ ۔۔

پیارے شیخ ! خط ملا- یہ تو بڑی مشکل ہے کہ تم اکتوبر سے آگے بڑھنا نہیں چاہتے -خیر! دیکھوں گا، اتفاقیہ اجازت مل ہی جائیگی -

ورق الدعوة (انوٹیشن کارڈ) کے نمونوں کے لئے آج لکھدیا- براہ راست پہونچیں گے ، اگر زیادہ قیمتی ہوں توگھوش یا کایستھ کمپنی سے وہ کارڈ دے سکتے ہو-جس کے حاشئے سُنہرے ہوتے ہیں - اس قسم کے قریب قریب مُربع کارڈ کی تقطیع ایسی نہیں ہوتی جومجرد عن اللفافہ ۳ پائی کے ٹکٹ میں بھی جا سکتے ہیں اس لئے تمھاری تجویز کا دوسرا حصہ نظر ثانی چاہتا ہے -

افراغ کی خبر نہایت شایستہ عُنوان سے لی گئی -لیکن کمبخت ابھی کچھ منھ سے پھوٹا نہیں -

کیوں ؟ میں روزہ خوار ہوں ، کیا گھر بُلا کر بھی مجھے دوراز حال فاقہ کرانے کا قصد تھا ، میرے روزے کی حقیقت دیکھنی ہو تو سوانح مولانا رومؒ کا صفحہ ۱۹۴ دیکھو وہ کئی سو برس پیشتر بتا گئے ہیں کہ میرا حشر مُوئے کے جُلاہوں کے ساتھ نہیں -جلال الدین وشمس کے ساتھ ہوگا ! بیعت کرتے ہو ؟ - اب بھی وقت نہیں - اور سب خیریت -

افراغ کے نام کا ایک خط بھیجتا ہوں ، دیکھکر اپنے لفافے میں بھیجدو ، صرف اس ریمارک کے ساتھ کہ غلطی سے تمھارے نام پہونچا -

تمھارا احمدی

منجھن پور - الہ آباد

۱۶/۱ ۶

پیارے شیخ! سخت انتظار کے بعد تمہارا مفصل خط ملا، اور خوش ہوا بچوں کی صحت کی طرف سے سر دست مطمئن ہو، اس مہینے کے ساتھ ہی غالباً تمہاری اضافی سرگردانی کا خاتمہ ہو جائے گا، اور تم ایک مرتبہ پھر اس قابل ہو جاؤ گے کہ گھر کے خوشگوار آثار کی لطافت سے موجودہ صعوبات کی تلافی مافات کر سکو۔

تم نے بہت اچھا کیا۔ الندوہ کے پچھلے نمبر بھی منگا لئے۔ بڑا قیمتی ذخیرہ ہے اور تم خوش نصیب ہو کہ کم و بیش چھ سو صفحے تمہاری دماغی تفریح اور دلچسپ مصروفیت کے لئے لائق حصول ہیں۔ غالباً البشیر میں کوئی ریویو بھی عنقریب تمہاری نظر سے گزرے گا۔ آجکل فرصت رہتی ہے اس لئے چھوٹا ہوا مشغلہ کچھ کچھ جاری ہو گیا ہے اور گو دائرۂ مصنفین میں داخل ہونا سر دست مشکل ہے تاہم حاشیہ نشینوں میں چاہتا ہوں امتیازی جگہ ملتی رہے۔

دسمبر کے علی گڈھ منتھلی میں ترکوں کی معاشرت پر میرا ریویو جو سر فہرست شایع ہوا ہے میرا انعامی مضمون ہے، جیسے سنتا ہوں خاص علی گڈھ کے حلقے میں بہت کامیابی ہوئی۔ چار پرچے حق تصنیف میں ملے تھے، جس میں سے پہلا نمبر ایک ناچیز ہدیے کی حیثیت سے تم کو نذر کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں اور اسپر فخر کرتا ہوں کہ جسٹس

امیر علی، سید علی اور ہز ہائی نس آغا خاں سے پہلے (جن کی خدمت میں پہنچے بھیجے گئے ہیں) مجھ کو تمھارا خیال آیا۔ پردے کی بحث کے سلسلہ میں تم کو یاد ہوگا شبلی کا ایک معرکۃ الآرا مضمون البشیر میں شایع ہوا تھا اور وہ سید امیر علی کے منھ آئے تھے۔ میری "نوک جھونک" پر تم کو لطف آئے گا۔

مترجم کی چھپتی ہوئی گرفت کے ساتھ عورتوں سے متعلق بہتیرے مقامات تم کو ایسے ملیں گے کہ بے ساختہ میں مجسم شرارت بن کر تمھاری نگاہ کے سامنے آجاؤں گا اور تم ہنس دوگے۔ اور یہ میرا سب سے قیمتی صلہ ہے! دیکھو آنسو نکل آئے۔ آخر میں تم کو اس قدر کیوں چاہتا ہوں۔ "ریشم (اون)" پر بہت لطف آیا۔ بلاغت اتنی تو ہو۔ اشرفی ساؤ کو ہدایت کی گئی ہے کہ چار آنہ کا ٹکٹ بھیج کر دسمبر کا علی گڈھ منتھلی منگواؤ۔ دیکھنا یہ ہے کہ گرہ سے نکالتا ہے یا نہیں۔ اور سب خیریت۔

ہمیشہ تمھارا

مہدی

منجھن پور - الٰہ آباد - ۹ ۶/۷

پیارے شیخ! خط ملا اور بہت افسوس ہوا۔ تم آخری کوشش میں ناکام رہے۔ کسی نے ٹھیک کہا ہے۔ "توقعات جدید پیدا کرنا گویا مایوسی کو بیٹھے بٹھائے نیوتہ دینا ہے۔" لیکن تمھاری آرزو ایک دیرینہ آرزو تھی جس کی غایت

صرف اکتساب معاش کے ساتھ ایک شریفانہ زندگی کی تکمیل کے سوا کچھ نہیں تھی۔ زندگی صرف ایک طرح کی کشمکش کا نام ہے۔ لیکن یہی جد وجہد اور نتائج غیر متناسبہ روح زندگی ہیں۔ جس روز یہ سلسلہ منقطع ہوا قبر میں کھا ہوا سمجھ لو۔

کمشنر کی تخصیص نہیں، آجکل نیلی آنکھوں کی یک طرفہ پالیسی بلا استثنا یہی ہو رہی ہے جس کے شواہد آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ بہر حال تم اپنی سی کر چکے بلند نظری نہ چھوڑو۔ جائداد بال بچے رکھتے ہو مشغلۂ ہستی کی کمی نہیں۔ علمی مشاغل کچھ اور بڑھا دو۔ لکھتے لکھاتے بھی رہو۔

میں نے اچھے اچھوں کو رٹتے دیکھا۔

یہ ہماری بیہودگی ہے کہ غلامی کے اتنے دلدادہ ہیں۔ بھئی رخصت لو اور کوئی دوسرا عنوان زندگی سوچو تو سب سے پہلے دامن جھاڑ کر تمھارا ساتھ دینے والا میں ہوں۔ دل چیر کر دیکھو، علی گڈھ کی جاروب کشی کرنے کو تیار ہوں اگر آج اتنا سہارا ہو کہ پیٹ بھر جائے گا، اپنا نہیں متعلقات کا۔

میں نومبر میں رخصت لینے والا ہوں۔ احمد کو بھی مختون دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیا اچھا ہوتا متحد ایام ہوتے۔ مؤ، گورکھپور میں ذرا چہل پہل رہتی۔ ریل کی آمد و رفت میں لطف آتا۔ اسپر غور کرکے اطلاع دو۔ میں نومبر سے پہلے کسی طرح لائق حصول نہیں ہونگا۔ اور تم غالباً مجھ سے قطع نظر نہ کر سکو گے۔

افراغ کے لئے سلب مع ریمارک بھیجتا ہوں۔ دیکھنے کے بعد ایک

لفافے میں رکھ کر اُسکے پاس بھیجدو، گہری سازش پائی جائیگی - اور سب خیریت -

مہدی

سلطانی حلقے کی دو سگریٹ ہاتھ آئی تھیں، ایک تمھارے لئے محفوظ رکھ چھوڑی ہے -

---

تحصیل - الٰہ آباد

۲۱ ۱۱/۱۹

میرے پیارے شیخ! تمھاری متعدد تحریریں زیر جواب ہیں، اور خلاف معمول میں تم کو جلد نہ لکھ سکا، لیکن میرے اوقات کچھ اس قدر اُلٹ پلٹ گئے ہیں کہ صبح و شام کی ترتیب بھی برائے نام رہ گئی ہے - میرا وقت جو ملک خاص تھا یہاں اوروں کے تصرف میں رہتا ہے، مصروفیت سے پریشان رہتا ہوں تاہم گزشتہ سست زندگی کے مقابلے میں یہ جدّت سے خالی نہیں -

تم نے نفیس و ریحانہ کی علالت کے بعد صحت سے اطلاع دی تھی - اُمید ہے سب اچھے ہوں اور سردست ان پیاری جانوں کی طرف سے تم مطمئن ہو -

بھوپال کا فائل داخل دفتر ہوگیا، اور انتخابات ہو چکے - وہاں سے بھی انگریزیت کا پٹنا آیا تھا - "بہ زمیں کہ رسیدیم آسماں پیداست" -

تم نے بڑی لمبی چوڑی رخصت لی - اور چونکہ گھر پر اتنا ٹھکانا ہے کہ بیٹھ کر
ماضی کے ساتھ حال و استقبال کی گردان پر ایک نظر ڈالو - اس لئے قطعاً اسکی
ضرورت تھی - اطمینان کے ساتھ غور کرو - آئندہ کیا ہونا چاہیئے، اور مجھے بھی قید
فرنگ سے نجات دلاؤ - دُنیا دونوں کو بیوقوف کہے گی، جبتک ہم اپنی مٹھیوں
میں طلائی سکے نہ دکھلائیں - لیکن ہم اس کے ذمہ دار نہیں - مرگ ناگہانی سے اگر
قطع نظر کرلی جائے تو زیادہ سے زیادہ خدا کی رہتی دنیا میں دس برس اور رہیں جو
ہمارے جینے کے لائق ہیں یا جن پر زندگی کا اطلاق ہو سکتا ہے - پھر مہدی
شیخ کہاں ؟ دوسری فرد ہوگی - لیکن ہم کو کیا ؟ - اس لئے اب بھی جو وقت
عافیت سے گزر جائے غنیمت ہے - گزشتہ زرنگار زندگی کا کوئی حصہ واپس نہیں
مل سکتا - آئندہ سے جو کچھ کام لے سکو - بہرحال موجودہ پیشقدمی میں میری بہترین
خواہشات ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں -

یونیورسٹی کنووکیشن اور لفٹننٹ گورنر کی آمد میں بڑی چہل پہل رہی - نواب
محسن الملک آئے، بیرسٹروں میں خوب دعوتوں کا چکر رہا - کہیں پہونچا کہیں معذور
رہا - تاہم محسن الملک کو تین چار مرتبہ دیکھ کر سیری حاصل کی - مولوی رزاق دالبرکہ،
آئے اور میرے ساتھ ٹھہرے - شبلی بھی آنے والے ہیں وغیرہ وغیرہ - یہ سب کچھ
ہے - مگر اتنا اطمینان نہیں جسکی ضرورت ہے -

جمیلہ، صالحہ، احمد سب اچھے ہیں اور تسلیم کہتے ہیں -

تم کب تک یہاں پہونچو گے ؟

تمھارا

مہدی

الہ آباد - ۱۱ ۱۲/۹

میرے پیارے شیخ ! مفصل خط پاکر بہت خوش ہوا - تم سے ملنے کا خیال جب آتا ہے اُٹھا کر ایک نظر دیکھ لیتا ہوں - خدا کرے تمھاری "تمنائے آزادی" جلد پوری ہو - مستفسرین سے صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ ایک عمر کی غلامی کے بعد لمبی رخصت کوئی غیر معمولی امر نہیں -

کبھی الہ آباد آئے تو یہاں کی اونچی سوسائٹی کو دیکھ کر خوش ہو گے - خاص کر سید اکبر حسین صاحب سے مل کر جو نہایت صحیح مذاقِ سخن رکھتے ہیں - میں نے اُن کی فرمایش و اصرار سے شبلی کی "تقریظِ مثنوی" پر ریویو کیا ہے - عنوان بالکل مغربی ہے یعنی "آدھ گھنٹہ علامہ شبلی کے ساتھ" - آجکل کے لکھنے کا طرز یہ ہے کہ اصل موضوع کے ساتھ لگے لپٹے مسائل جتنے ہیں متعلقات میں کوئی چیز چھوٹنے نہ پائے - لیکن اسی کے ساتھ ذرا اِدھر اُدھر ہوئے اور رہ گئے - انشاء اللہ تم پسند کرو گے - اسی طرح شبلی کی تحریک سے ایک جرمنی مؤرخ کے افادات کا ایک حصہ اُردو قالب میں ڈھالا گیا ہے - یہ مضامین خاص عنقریب تمھاری نظر سے گزریں گے - ہاں تم مخزن کے خریدار

ہو گئے یا نہیں ؟ - اکتوبر کے پرچے میں لیڈی کرزن (ہائے) طاؤسی لباس میں دکھائی گئی ہیں - ہاف ٹون (فوٹو) ہے - مخزن میں آزاد کے مکتوبات کا ایک قیمتی سلسلہ چھڑا ہے - اس لئے تمھاری توجہ کے لائق ہے -

تمھاری طولانی رخصت میں کم سے کم تین مہینے کے لئے الگ ہو کر تمھارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں - اپنی اور تمھاری مشترکہ یادگار قائم کرنی منظور ہے - بڑا اہم کام ہو جائے گا - انشاء اللہ پانچ سو صفحے کی ایک ٹھوس کتاب جسے شبلی وغیرہ کی تالیفات کے برابر رکھ سکو گے - آخر دوسرے بھی آدمی ہیں - مولوی رزاق آئے تھے آمادہ کر گئے - مصالحہ تیار ہے - یعنی میں صرف تمھارا منتظر ہوں - اغیار منصوبہ سن کر ہنسیں گے - لیکن ایک سال میں امر خیالی واقعہ ہو سکتا ہے، اگر ہم تم اتنے بھی رہ گئے -

تعطیل میں کہاں ہو گے ؟ میں نکلنے کی کوشش کروں گا - لغو مصروفیت کی حد نہیں رہی - تحصیلدار اُن لوگوں میں ہے جو کچہری کو اوڑھنا بچھونا بنائے رہتے ہیں - میری اصلی زندگی اکثر نو بجے رات کے بعد شروع ہوتی ہے -

سیٹھ اچھے بھلے - اور سب خیریت -

ہمیشہ تمھارا

مہدی

الہ آباد - ۱۳ ½

میرے پیارے شیخ! خط کے بعد کارڈ بھی ملا اور خوش ہوا۔ تم مع خاندان واپس آ گئے۔

تمھاری طلبی پر جی چاہتا ہے چپکے سے ریل میں بیٹھ جاؤں۔ لیکن آجکل نظربند ہو رہا ہوں۔ اجازت ملنے کی اُمید نہیں۔ ضلع میں نئے چارج کھلتے جاتے ہیں کہیں نہ کہیں بھیجدیا جاؤں گا۔ اب تک چلا گیا ہوتا، علالت مانع رہی۔

اُمید تو ہے اضلاع غیر کی ٹھوکروں سے محفوظ رہوں لیکن بدویانہ زندگی کہیں کی ہو اچھی نہیں، اس لئے ایک نیا کوفت پیدا ہو گیا ہے۔

بھائی محمد صدیق صاحب کی آمد سے دفعتہً خاندان کو بھیجنا پڑا۔ تمھارا خیال بھی نہیں تھا کہ مئو میں ہو گے۔

الہ آباد رجحان ہائیکورٹ کے لئے ہے

خدا جانے کس طرح کٹتی ہے۔ ایک دوست سے ملنے کے لئے آئے۔ میں شاپورجی کے ہاں گیا ہوا تھا۔ رؤف صاحب کے ہاں ملاقات ہوئی تو پوچھا کہیں خریداری کے لئے گئے تھے؟ میں نے کہا "جی نہیں بکنے کے لئے!" لپٹ گئے۔ یہ فقرہ آجکل گشت کر رہا ہے۔

ہاں! یہ تم نے کیسی دھمکی دی ہے کہ باہر چلے جاؤ گے اور برسوں ملنا نہیں ہو گا۔ صاف لکھو کیا مطلب ہے؟-

احمد، جمیلہ، صالحہ سب اچھے ہیں اور بھائی بہنوں کو یاد کرتے ہیں۔
ضرورت ہوئی تو تم کو بلاؤں گا۔ تمھاری ہمدردی کا خاص شکریہ۔
اجتہاد (نذیر احمد) **مقام خلافت** (عبدالقادر) دونوں دیکھنے کے لائق
ہیں۔ چھپی کے دام ضرورت سے زیادہ ہیں۔ گو اہتمام بھی بہت کیا گیا ہے۔
تازہ وارد کی صحت کی طرف سے مطمئن کرو۔

تمھارا

مہدی

عقیل۔ الٰہ آباد

۲۰/۲

میرے پیارے شیخ! ۴ رفروری کے خط کا جواب آج لکھتا ہوں۔
بھئی مجھے کیا بلاتے ہو، پا بزنجیر ہو رہا ہوں۔ جب سے گورکھپور کا تعلق چھوٹا آنے جانے
کی قسطیں غائب ہو گئیں، اب تو اس طرح جا رہتا ہوں جیسے دنیا سے کوئی سروکار ہی
نہیں رہا۔ بعض دفعہ وحشت ہوتی ہے۔ دس پانچ برس اور، پھر کوئی جاننے والا بھی
نہ ہوگا، اسی میں شیخ سے جی بھر کر مل لیتا۔ مرحوم افراغ سے ایک دفعہ گلے شکوے،
بہتیرے کام ہیں، ننھی جانوں کو اتنا کر دینا کہ وہ بغیر ہمارے تمھارے بسر کر لیں کس قدر
ٹیڑھا فرض ہے۔ او خدا رحم کر! بڑا نرم دل لایا تھا۔ اب کوئی ناز بردار نہیں رہا۔ جیسے

آغاز کا انجام نسبتاً کیوں اتنا بیگانہ ہے۔

یہ تم نے بُری سُنائی کہ پھر واپس جا رہے ہو۔ آپ ہی آپ دل بیٹھ گیا۔ کچھ دن اور پڑے رہو۔ میں اپنی بیزاری کس سے کہوں، ویسیوں سے مجھے اتنی تکلیف پہنچی ہے یا کم سے کم احساس اتنا بڑھا ہوا ہے کہ بعض وقت زندگی اجیرن معلوم ہوتی ہے جن صاحب کے خُلق سے تم متاثر ہو کر گئے تھے اب اُنھوں نے رنگ بدلا ہے۔ قصور یہ ہے کہ افسرِ ضلع "بلا وساطت" مجھ پر مہربان ہے۔ بتائیے کیا کروں۔ طبیعت اس قدر بجھی ہوئی ہے کہ خود کسی حیثیت سے پیشقدمی نہیں کرتا لیکن اس کو کیا کیا جائے اردلی کے بساطیوں کی وضع کے مقابلہ میں میری ہیئت کذائی کسی انگریز کو پسند آئے۔ خبط ہے کہ میں جامع صفات ہوں، لیکن شائستگی ایک جُداگانہ چیز ہے اور وہ میری ایک عمر کی کمائی ہے، کہاں تک مٹوں، بہرحال دیکھ لو، ہر چمکنے والی چیز کُندن نہیں ہوتی۔ ایک "نیابت[1]" اس طرح پیچھے پڑی ہے کہ اُبھرنے نہیں دیتی، ایسوں کو سمجھانا کس قدر مشکل ہے کہ میں تم لوگوں کے دائرۂ رفاقت میں کس طرح لالوں لال رہا۔ یا گورکھپور کے متعلقاتِ سابقہ پر کم نظروں کی نگاہ حاوی ہو سکتی ہے۔ خیر ایسے جھگڑے کم و بیش ہر جگہ ہیں۔

ضلع سے میری سفارش زوردار ہوئی ہے۔ کمشنر نے بھی زور قائم رکھا ہے۔ ر بالکل ہم آہنگ ہے۔ تاہم آپ ہی آپ مجھے مایوسی ہے اس لئے کہ بہت بجھ گیا ہوں۔

[1] نائب تحصیلداری

سکریٹری وغیرہ سے ملا، سینیر ممبر بورڈ سے بھی متواتر ملاقاتیں ہوئیں۔

کمیٹی ۱۵ر مارچ تک ہوگی، لکھنؤ جانا ہوگا۔

تم اس درمیان میں کہیں نظر نہیں آؤگے اس کا صدمہ ہے۔ بچے سب اچھے ہیں۔ اُمید ہے تمھارے ہاں بھی خیریت ہو۔ کیسی ہے اب صحت۔ آجکل آپ ہی آپ بہت یاد کرتا ہوں۔ جواب بواپسی ڈاک مفصل لکھو۔

مہدی

تحصیل الہ آباد ۲ ۳/۸

پیارے! کیسے ہو؟ کیا حال ہے؟ خط کا جواب کیوں نہیں آیا؟ دل چاہتا تھا کہ تم تندرست اور اتنے مطمئن ہوتے کہ تم کو لکھنؤ کی ہمسفری کے لئے مجبور کرسکتا۔ جس طرح تم اکیلے گھر کے چراغ ہو مجھے بھی تنہائی کا روتا ہے۔ عزیز رفیق جو کچھ ہو تم ہو۔ ۱۴ر مارچ کو پیشی ہے۔ ۱۲ کی شب کو یہاں سے جاؤنگا۔ تم ساتھ ہوتے تو دل قوی رہتا۔ اور میں فیصلۂ قسمت کے لئے خوش خوش جاتا۔ یوں تو مشکل سے قدم اُٹھیں گے۔ جہاں ہزاروں آرزوئیں قبر میں جائیں گی ایک یہ بھی ہے کہ تمھارے ساتھ کسی پرلطف سفر کا کبھی موقع نہ ملا۔ آسکتے ہو تو آؤ۔ مصارف سب میرے ذمّے۔

صدیق اکبر کو لکھا ہے۔ اُمید ہے کوئی معقول رقم گورکھپور سے مل جائے۔

بچے تو اچھے ہیں؟ بھاوج اور ننھے ثمر کا کیا حال ہے؟ افراغ کا خط آیا۔

میری عدم توجہی کا شاکی ہے۔ اس کو کس طرح سمجھاؤں کہ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔ آحمد وغیرہ سب بخیریت ہیں، عیدؔ یہ سب کو سلام کہتی ہے اور کہتی ہے لکھنؤ کے سفر کے لئے ناشتہ تیار رہے گا، چوبنؔی کا تار بھیج دیجئے گا۔

تمھارا

مہدی

الٰہ آباد ۳۰ ۳/۸

میرے پیارے شیخ! لکھنؤ جانے سے پہلے تمھاری اعلیٰ درجے کی انشاپردازی کا ایک نمونہ مل چکا تھا جسے بار بار پڑھتا رہا۔ کل کارڈ ملا۔

میں اس خیال میں تھا کہ کچھ ٹوہ ملے تو تم کو لکھ دوں لیکن کسی طرح راز سربستہ کی عقدہ کشائی نہیں ہوتی، سکریٹری بورڈ سے ابھی مل کر آرہا ہوں۔ میں نے پوچھا تھا تو مسکرا کر گول کر گئے کہ جلد معلوم ہو جائے گا۔

لیکن جہاں تک قرائن عقلی رہبری کر سکتے ہیں عام خیال یہ ہے کہ مجھے کامیاب ہونا چاہیئے، پیشی اچھی رہی اور میں نے اطمینان کے ساتھ دونوں ممبرون کو اپنے کاغذات دکھائے اور جو کچھ کہتا گیا سُنتے رہے۔ اخیر کا فقرہ یہ تھا کہ الٰہ آباد کی خاص حالت کے لحاظ سے مجھے رپورٹیں عموماً انگریزی میں لکھنی ہوتی ہیں فیصلے بھی انگریزی

میں لکھوں گا اگر مجھے یہ موقع مل سکا۔

سنو! امیدواروں میں تیسرے نمبر پر بُلایا گیا تھا جس سے قیاس ہے کہ بورڈ نے خود اپنا نامینی کرلیا۔ یہ سب کچھ ہے لیکن میرا دل آپ ہی آپ بیٹھا جاتا ہے۔ اور خدا جانے مایوسی کیوں پیچھا نہیں چھوڑتی۔

لکھنؤ میں تم کو بہت یاد کرتا رہا، ہوٹل میں ٹھہرا تھا۔ کہیں محکوم ہو کر قیام کو جی نہ چاہا، یعنی کسی کا مہمان نہیں رہا۔ یہ کون سنتا : "اسے ہے یہ کون صاحب ہیں جن کو خیر سے کھانے سے پہلے غسل کا پٹنا پڑا ہے، چولھا پارسیوں کا آتشکدہ تو ہے نہیں ماما اُٹھے گی آگ جلائے گی تو پانی بھی گرم ہو رہے گا۔

شبلی سے ملاقات ہوئی، کہنے لگے "بمبئی فنڈ کھولو اور ایک حسینہ سواحل بحری پر بسر کرو۔" تم نے کلکتے کا مُرقع دکھایا ہے اور ایک حکیمانہ فقرہ لکھ گئے ہو کہ "روح فریاد کرے گی۔" خیام نے بجنسہ اسی خیال کو ادا کیا ہے۔ جوش سے بھرا ہوں اس لئے ایک مستقل عنوان تمھاری داد دینے کے لئے اختیار کرونگا۔

مقبول دیوانہ سے ملاقات رہی، خوب آدمی ہے، تم پر مٹا ہوا ہے۔ ایک مزے کی بات یہ ہے کہ اُس کو اصرار ہے کہ میرے تمھارے مکتوبات شایع کردے جائیں

مولوی مشتاق احمد صاحب سے کہدینا "قدر مردم بعد مردم" پُرانا فقرہ ہے میں تو اُن کو جیتے جی اس قدر یاد کرتا ہوں کہ ممدوح کو یقین نہ آئے گا۔

تمھاری علالت سے سخت تشویش ہے۔ خون بند کرنے کے لئے تم نے

گندھک کے بتاشے کھائے ہیں؟ مجھ کو بھی عرصہ ہوا یہ شکایت ہوگئی تھی لیکن قطعی استیصال ہوگیا۔ آزماؤ تو بھیجوں۔ رجسٹراری کا کیا ہوا؟ کہاں تعیناتی کی اُمید ہے خدا اطمینان دے اور تم کو جلد تندرست اور خوش دیکھوں۔ بچہ اب کیسا ہے۔ شیخ! بس اب یہی زندگی رہ گئی ہے۔ اور سب خیریت۔

تمھارا

مہدی

الہ آباد ۱۳ ۳/۸

میرے پیارے! مفصل خط کے بعد کارڈ ملا۔ بچوں کے مبتلائے چیچک ہونے سے سخت تشویش ہے۔ اب کی ہر طرف اسکا زور رہا ہے۔

بلقیس کو یاد آتا ہے میں نے خود چھپوایا تھا اور بچوں کے بھی ٹیکا لگا ہوگا۔ اس لئے اُمید ہے سخت ٹائپ کی نہ ہو۔ احتیاط ضروری یہ ہے کہ اور بچے الگ رکھے جائیں۔ لیکن یہ کس قدر مشکل ہے، سلسلہ مصائب کے لئے جدید تقریب کچھ نہ کچھ ہونی چاہئے۔ بہرحال خدا رحم کریگا۔

معلوم نہیں گورکھپور میں رجسٹراری کا کیا ہو رہا ہے۔ ایک اُمید بندھ گئی تھی کہ شاید تم پھر مل جاؤ اور اپنا مکان بحالت سفر ہی آباد دیکھ سکوں، بے اطمینانیوں کے ساتھ بھی اُدھر کا خیال رکھنا۔

بھئی شیخ ! مجھے کیا علی گڈھ لئے چلتے ہو، لکھنؤ کے سفر سے ابھی پنپا نہیں ہوں۔ سوچو کس طرح ایک شان سے گزر گئی ، کتنے ہیں جو ہمدردی کریں گے۔ لیکن جب تک تم صرف تم زندہ ہو ڈھارس ہے۔ کیونکہ جانتا ہوں "تو" اِن افکار کو خوب سمجھتا ہے۔!

بھیا ! بخار کیوں رہتا ہے ؟ سلسلہ کیوں قائم ہے ؟ اپنی خبر لو ! تھوڑے دن کے لئے جان ہارون کو چھوڑ چھاڑ کر فقیر کی مڑئی میں چلے آؤ۔ یہاں تک لکھا تھا کہ دل بے قابو ہو گیا۔ او خدا شیخ کا داغ نہ دیکھو۔

موقع ملے تو ضرور علی گڈھ ہو آؤ، میں اسٹیشن پر مل لوں گا، ضرور جاؤ۔ فرض کفایہ ہے۔ جنون میں نکل گئے تو خیر، ورنہ کون جانے موقع ملے گا بھی یا نہیں۔ اور سب خیریت۔

تمھارا

مہدی

تحصیل الٰہ آباد۔ ۱۸ ۹/۸

پیارے شیخ ! کارڈ ملا۔ تمھاری ریل کی چند گھنٹوں کی معیت کا لطف زائل نہیں ہونے پایا تھا کہ دفعتہً حادثے کی خبر دیکھکر دم بخود رہ گیا۔ بھئی کسی طرح یقین نہیں آتا۔ کل کی بات ہے کہ تم گورکھپور میں تھے۔ بھابجی سے ملے ہو گے۔ یہ احتمال

بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ یہ آخری دیکھ بھال تھی - غریب بھاوج کی خدا جانے کیا حالت ہوگی - کل کی بچی، چار دن ہوئے دُنیا میں ملی اور دفعتہً یوں ناشاد چلی گئی - میں نے اُسے عروس دیکھا نہیں، سُنا تھا لیکن یہ تو گویا آنکھوں دیکھی ہے کہ "جو اُس کے ہاتھوں کی منہدی بھی اُداس نہیں ہوئی تھی"

ہاں یہ صحیح ہے کہ گورکھپور کے تعلقات کی آخری یادگار بھی ہٹ گئی - آغاز وہ تھا، انجام یہ ہے - یہ ہم غریبوں کی روداد زندگی ہے - قانونِ قدرت ایک نہیں سُنتا -

اچھا جب یہی رہ گیا ہے تو ہم تم بھی اسی فہرست میں آنے والے ہیں - پھر تسکین کیوں کروں، اور الفاظ کہاں سے لاؤں - قدرت کے آگے سر جھکانے کے سوا کوئی چارہ نہیں - اسی کا نام صبر ہے

تمھارا

مہدی

الہ آباد - ۱۳ $\frac{9}{8}$

پیارے شیخ! تم نے ایک مہینے کے بعد جو اُبا یاد کیا تو کیا میں دو ہفتے بھی نہ لیتا - تمھاری خودداری کے مقابلے میں کچھ رکھ رکھاؤ تو میری طرف بھی ہونا چاہیئے -

اس وقت خاص طور پر یہ نگارش ہے (یہ لفظ ایک لالہ کے لکھے ہوئے روبکار سے لیا گیا ہے) کہ میں دسہرے کی تعطیل میں وطن آنا چاہتا ہوں۔ اسی سلسلے میں دلی خواہش تھی کہ تم کو اور افراغ کو ایک دن کے لئے پا سکتا۔ تمھاری مصروفیت معلوم ہے۔ لیکن اس سے خوش ہوں کہ نسبتاً پھر بھی مطمئن ہو، اس لئے ضرور آؤ۔ افراغ کو بھی لکھا ہے۔ آجکل متوجہ ہیں، سلسلۂ مراسلت جاری ہوگیا ہے۔

ذرا پیوند دیکھنا، کہاں پہونچا؟ اور پرانی اُردو سے کیا جواہر چنے ہیں۔ فقرے کو دُہراؤ۔ شیخ! دو چار برس اور، پھر یہ رعنائی خیال کہاں؟۔ شبلی کہتے ہیں "مہدی پھر کہاں؟"۔ مولانا نے خلوص سے لکھا تھا۔ آبدیدہ ہوگیا، یہ عجیب بات ہے خیال میں اُس وقت تم تھے۔ اُن کے خط تو تمھارے لئے رکھتا جاتا ہوں، مگر میرے قلم کی گھس گھس کی کوئی یادداشت نہیں ہوتی۔

ہاں ایک صاحب ہیں افادی الاقتصادی اُنھوں نے البشیر میں کچھ لکھا ہے جسے آپ عنقریب دیکھیں گے۔ ایک روز موسم خوشگوار تھا چند سطریں لکھیں، بڑھتے بڑھتے کئی صفحے ہوگئے۔ آجکل کے نوجوانوں کی اُردو کا خاکہ اُڑایا ہے۔ سُرخی کچھ ہے مضمون کچھ۔ متعلقات میں جانے کیا کیا کہہ گیا۔ شبلی پر بھی ایک جگہ نوک جھونک ہے۔

اچھا شیخ! بتاؤ، ایک دن کے لئے گورکھپور آؤ گے نا؟ اچھے میری اتنی سی بات مان لو۔ تسلیم، سلام، دعا، پیار۔

مہدی

تحصیل - الہ آباد

۱۳
۹

پیارے شیخ! تم کارڈ اس طرح لکھتے ہو جیسے چنے پر قُل ھُوَ اللہ۔ میرے فقروں میں نہ آؤ - کپڑے سب محفوظ ہیں۔ رنگیلے حکیم نے چونا نہیں لگایا۔

میرے لئے روپئے کی جگہ پونڈ کا خیال، بہت ہی لطیف انتقالِ ذہن تھا۔ پھڑک گیا - عمروں کے رازدار کے سوا یہ کسے سوجھ سکتی تھی جو اس طرح مجھ پر حملہ آور ہو۔ خدا کرے مجھ سے زیادہ جیو تاکہ دُنیا سے نادار نہ اُٹھوں، تم میری دولت ہو، ہمیشہ سرمایۂ نشاط رہے - اب آنکھیں ترستی ہیں - بھرا - الہ آباد، آنکھوں میں حرفِ غلط، پچھلے دن کہاں سے واپس لاؤں۔

ہاں ذکی خوب نکلا، حامد و احمد بھی غالباً کچھ ہو رہیں گے - لیکن کیا ہم تم بھی ہونگے؟ توبہ! مجھے تو اُمید نہیں۔

بانسی سے مانگ آئی ہے - ساٹھ روپے ماہوار پر ایک نرس بھیجو۔ کھانا، پینا رہنا سہنا اس سے الگ، جوان ہو "دیدارو" ہو جو سیج کے لئے ہر طرح موزوں ہو۔ کسی رئیس کو ضرورت ہے - بھائی پردے میں شکار کھیلے گا - ہم تم احمق ہی رہے! یہاں سب اچھے ہیں - اُمید ہے تم بھی مطمئن ہو۔

ملیریا سے بچنا بچانا، ہفتہ وار دو گرین کونین کی بھرتی کافی ہے

تمہارا
مہدی

تحصیل - الٰہ آباد

۴ ۹/۹

پیارے شیخ! کارڈ ملا اور کچھ اطمینان ہو چلا تاہم بلقیس اور بھاوج کی علالت کا خیال ہے۔ خدا کرے تم جلد اطمینان دلا سکو۔

سُنا افراغ بھی علیل ہے طبیب خاص کو "تیلی کے بیل" کی طرح تم ہی دونوں کے چکّر میں رہنا ہوتا ہے، بیچارے کی ذات بہت غنیمت ہے۔

نئے للّاجی کا حال سُن کر افسوس ہوا۔ لیکن تم اس قدر پریشان کیوں ہوتے ہو۔ دہنِ سگ" رکھتا ہو تو "زلقمہ دوختہ بہ" کی ٹھہراؤ۔ ورنہ قطعاً بے نیاز ہو کر رہو جانڈا دسے کر کیا چاٹو گے جب انسانیت کا اصلی جوہر یعنے حُریت باقی نہیں رہی۔ نفس انسانی خالق کے سوا دُنیا میں کسی کا محکوم نہیں ہے۔ اِسے خوب یاد رکھو، تم گورنمنٹ کے (جو نہایت شریف اور گوری چِٹی ہے) نوکر یعنی ضابطے کے ملازم ہو کسی کہار بچے کے غلام نہیں ہو۔ خبردار جو آنکھ نیچی ہوئی اور ذرا بھی دل پر میل آیا۔ چالیس برس کٹ گئے، دس پانچ اور ہوئے نہوئے، کچھ پروا نہیں، ترقی نہیں ہوئی، کافی سزا بُھگت لی۔ جتنے دن اور کاٹنے ہیں مردانہ وار کاٹو۔ تم میں کیڑے نہیں پڑے ہیں۔

ذرا فرق دیکھنا۔ میں یہ بھی نہیں جانتا رجسٹرار کا محکمہ کدھر ہے۔

نزاعی مقدمات کی پیشی بلائے جان ہوتی ہے۔ کسی طرح مقرری صفحے رنگے اور الگ۔ "عصمت بی بی از بے چادری" واللہ توکل بر گزر کرتا ہوں۔

شائستگی نے فنا کا درجہ دلوا دیا ہے لیکن سفاک، بے رحم اس لئے جلتے ہیں کہ اُن کی طرح میں گدھا نہیں ہوں - یہ لاعلاج مرض ہے اس لئے خیال چھوڑ دیا۔ لیکن دُنیا میں ہوں اور ایک وقتِ خاص تک ہوں گا - ایک وضع پر نبھ گئی، تم بھی نباہ دوگے - پھر دلگیر کیوں ہوتے ہو - بھولے شیخ! تیرے دل کی کمزوری خود تیرے بچاؤ کی کافی ضمانت ہے -

بوا سیں ڈاک مطمئن کرو

تمھارا
مہدی

تحصیل - الٰہ آباد ۲۹ ۹/۹

پیارے شیخ! ادھر پھر ایک دم سے مسلسل خاموشی ہے - بھئی اتنی عدیم الفرصتی بھی کیا ہے؟ مہینے میں ایک آدھ خط بڑی بات نہیں! تمھاری تحریر نہیں ملتی تو چاہیے چٹھی رساں لدا ہوا آئے مگر یہ معلوم ہوتا ہے جیسے ڈاک خالی گئی -

"تیرھویں صدی والے ناصر علی مرکر پھر جی اٹھے - بڑی آب و تاب سے پرچہ جاری کیا ہے - کہو تو جاری کرا دوں، ذرا جی بہل جائے گا - کثرتِ افکار میں کبھی کبھی نفس کو ایک طرح کی راحت ملے گی -

آجکل مالگزاریوں کی سرگرمی کے ساتھ سال کا دم واپسیں ہے یعنی مصروفیت کے سامانوں کی کمی نہیں - تاہم "خوئے بد" نہیں جاتی -

اکتوبر کے مشرق میں "دائرۂ ادبیہ" دیکھنا - ایک زبردست انشا پرداز پر قلم آزمائی

کی گئی ہے جس کو دلگداز کے بعد ہم نے تم نے آنکھیں کھول کر دیکھا ضمناً بعض نازک مسائل سلسلۂ بیان میں آگئے ہیں جن پر تم کو لطف آجائے گا۔

نورجہاں پر نوک جھونک ہے، اور اس لطافت کے ساتھ کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والا کسی "احرامِ جدید" کے خیال میں ہے، اور کبھی نہ کبھی کسی گوری چٹی، لمبے بالوں والی سے۔

"گرہ دادہ شب را پسِ آفتاب"

....

میرے مضمون پر تمہارا نوٹ ہو گا۔

بہت بیگانے ہورہے ہو۔ جب تک سانس ہے کچھ تو تحریک چلی جائے۔

تم نے علی گڑھ کے "طراز" (کھجور تاج اور ہلال) کی ترکش سیگریٹ پی ہے۔ نہایت نفیس مزا اور ایک خاص طرح کی "عطریت" لیور ٹیو سے ۸ رکم، یعنی سَو کے صرف ۱۲ ؎۔ کہو تو بچا سا بھجوادوں۔ شملے سے پہونچے گا، عید میں دو کش پی لینا۔ کیا معلوم اگلی عید میں کہاں ہو!

بچے بچے، میری بلقیس اور اسکی اماں امید ہے اچھی ہونگی۔ جلد لکھو۔ انشا پردازی کی ضرورت نہیں، دو سطریں کافی ہیں۔

ملا جی کا کیا رنگ ہے، یہاں خیریت، سب یاد کرتے ہیں۔

مہدی

تحصیل- الٰہ آباد ۷ نومبر

پیارے شیخ! مفصل خط ملا اور افسوس ہوا- تم نے بخار سے تکلیف اُٹھائی، مجھ کو موسمی تپ کبھی نہیں آتی- لیکن تمھاری طرف سے خدشہ لگا رہتا ہے-

خوش ہوا، تم رخصت لینے والے ہو- جلد آؤ- اور جمیلہ کی خواہش ہے ملقیس کو بھی لیتے آؤ، آب و ہوا بدل جائے گی اور وہ یہاں مل جُل کر بالکل اچھی ہو جائیگی-

اگر تم ۲۰ سے مستفید رخصت ہو سکے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ۲۲ کو میں تمھیں مٹھیا میں دیکھوں-

واقعات کی قدرتی رفتار نے "فیصلۂ قسمت" پر مجبور کر دیا- اور میں دلّی پھانس کے لئے جا رہا ہوں- ....

....

سگریٹ کے لئے لکھدیا- ناصر علی بہت پوچھتے ہیں-

ایک زمانہ تھا دلگداز کے بعد، تیرہویں صدی سے لطف اُٹھانے کے لائق جب ہوا تو اس پر فخر کرتا تھا- آج ناصر علی میری معمولی تحریر یعنی ایک خط کا جو اُنھیں بھیجا تھا، اپنے پرچے میں اقتباس لینا چاہتے ہیں-

اکتوبر کا "صلائے عام" بڑے اہتمام سے نکلنے والا ہے- نمونے کا پرچہ بھیجوں گا-

اور سب خیریت - جواب جلد دینا - مٹھیا کی تاریخ میں کوئی تغیر ہوا تو اطلاع دوں گا، خاموشی سے یہ سمجھنا کہ ۲۲ تاریخ بدستور رہی -

تمھارا

مہدی

تحصیل - الٰہ آباد

۲۷ 1/1

میرے پیارے شیخ! میں نہیں جانتا کہاں سے آغازِ تحریر کروں - مدت ہوگئی کچھ تم کو لکھا لکھایا نہیں، گو تمھارے محضر پریشانی یعنی خط کے ادھے ملتے رہے - بھاوج کی علالت کی پیچیدگیوں کے ساتھ بچوں کا آئے دن کا روگ - خدا جانے تم پر کیا کیا گزری ہو گی - ایک دل وہ بھی مضطرب، افکار کی انتہا نہیں - سچ یہ ہے تم بہت سخت جان ہو، لیکن پیارے! زندگی اسی کشمکش کا نام ہے - بہارِ عمر ہو چکی اب تو پت جھڑ رہ گئی ہے - جب تک یوں بھی گزرے غنیمت ہے - میں اتنی دور پڑا ہوا ہوں کہ زبانی جمع خرچ کا بھی موقع نہیں - مگر یاد رکھو میری بہترین ہمدردیاں تمھارے ساتھ ہیں -

کیا واقعی تم نے استعفا دے دیا؟ آنکھوں میں آنسو بھر آئے، اور جس وقت پہلی دفعہ معلوم ہوا دل کو سخت چوٹ لگی - غالباً رخصت مل گئی ہو مفصل لکھو -

میں اپنی سرگزشت کیا لکھوں بے وقت کی شہنائی ہوگی۔ حُسن و عشق کے افسانے بہتیرے سُنے کچھ دیکھے لیکن میں یہاں بھی تمام دُنیا سے الگ ہوں۔

خیّام کا فلسفۂ زندگی کیا چاہتا ہے؟ اچھے اچھے بتائیں گے کہ اُس کی خیالی تکمیل بھی ممکن نہیں! لیکن ذرا دیکھنا میرے پہلو میں کون بیٹھی ہے؟۔

نیند اُسکی ہے دماغ اُسکا ہے الخ۔

کبتک آؤگے، منی آرڈر تمھارا منتظر رکھا ہے۔ اور سب خیریت۔

فدائی

مہدی

کیمپ بارہ   ۱۹ ۱۲/۱۵

میرے پیارے شیخ!   مدت کے بعد یاد فرمائی کا شکریہ جس طرح شراب جتنی پُرانی ہو تیز ہوتی ہے تمھاری تاخیر بھی دیرینہ روابط اتحاد کے لحاظ سے "بے کیف" نہیں ہوتی۔ لیکن روز کے پینے والے کو "منھ کی لگی" ہفتوں اور مہینوں نہ ملے تو خمارِ مستی قائم نہیں رہ سکتا۔ اور یہ آئینِ رندی (وفا) کے خلاف ہے۔ آپ ذرا خیال رکھئے گا۔

شکر ہے میرے ساتھ تم بھی اپنے ضروری فرض سے نپٹ لئے۔ صرف فرق یہ رہا کہ تم نے سیکڑوں کو "برادری کا بھات" نہیں بریانی کھلائی۔ اور میرے باپ

کھانے کی میز پر کسی وقت ایک درجن سے زیادہ آدمی نہیں تھے - اس پر محدود دائرے کے ساتھ بھی کیا تم یقین کروگے کہ میری نگاہ میں میز کے سرے پر ایک کرسی خالی ہوتی تھی اور اسے تمہارے سوا دُنیا کی بڑی سے بڑی "شخصیت" بھر نہیں سکتی تھی -

ایک مہمان مشترک سے معلوم ہوا تھا کہ بھاوج دوران تقریب ہی میں علیل ہوگئی تھیں - تم نے بعد میں ٹکیس ادا کیا ہوگا - اب پردیس میں کرنا جمیلہ کی طرح صرف فلسفیانہ رنگ لیے ہے - دردِ سری سے بچ جاؤ گے -

میں جب وہاں ہوتا ہوں تو ضابطے کی ملاقاتوں میں اتنا وقت نکل جاتا ہے کہ تم سے یا افراغ سے مل کر سیری نہیں ہوتی - نہ تم دونوں کوئی شغل مشترک پیدا کرسکتے ہو جس سے جی بہلے - اس سے میری غرض بازاری مشغلے سے نہیں ہے - خدا جانے کیا چاہتا ہوں - میں نے آج تک پی نہیں، گو اونچی اونچی سوسائٹیوں میں رہا لیکن جی چاہتا ہے کسی موقع پر تمہارے ساتھ زاہد خشک یعنی آفراغ ہو اور دورِ ساغر ہو - اور کچھ دیر کے لئے ہم خیام کے "فلسفۂ زندگی" سے لطف اُٹھائیں - ....

.... یہ (نازک خیالی کا خون کر رہا ہوں) اسکے لئے چھڑوں کی جھنکار ضروری نہیں بلکہ "پازیب کی آہستہ چھما چھم" وہ نغمۂ ہستی ہے جس سے جیتے جی ایک منٹ کے لئے بے نیازی جائز نہیں -

آٹھ نو برس اور رہ گئے ہیں - پچاس کے بعد اگر رہ گیا تو اُن لطیف جذبات کو جو میری روحِ زندگی ہیں ہمیشہ کے لئے خیرباد کہنا ہوگا - پھر زندگی نہیں، ایڑیاں رگڑنا

رہجائے گا۔ افراغ کنارے آلگا لیکن مضبوط ہے ۔ انشاءاللہ سخت جان بھی ہوگا ۔
ہم تم ہوا کے ایک جھونکے کے ساتھ معلوم نہیں کہاں ہوں گے، اور ہوں گے بھی
یا نہیں ! ۔

چار صفحے ہوگئے مطلب کی بات رہ گئی ۔ ہو سکے تو افراغ کے ساتھ چل کھڑے
ہو ۔ دامن کوہ میں ایک چشمے کے کنارے میں خیمے میں اس وقت پڑا ہوں ۔
آؤ ذرا ایک دفعہ میری گرمجوشیوں سے لطف اٹھالو ۔ مہدی پھر کہاں، شیخ
کہاں، افراغ کہاں، قصے رہ جائیں گے ۔

افراغ پر تمھاری نوک جھونک، تمھاری بھاؤج دیکھکر ہنستے ہنستے لوٹ گئی ۔
جرح یہ ہے کہ افراغ کو دکھا کے خط بھیجا تھا ؟ ۔ اقراری جواب لطف میں اضافہ کریگا ۔

ہمیشہ تمھارا ۔

مہدی

تحصیل ڈیراپور ۔ ۳۰ ۱۹

بھائی شیخ ! مفصل خط ملا اور اس راحت افزا خبر سے خوش ہوا کہ تم
مرض کے قطعی استیصال کی امید دلاتے ہو ۔ خدا کرے موجودہ خلش بھی جاتی رہے اور
میں تم کو اصلی حالت میں پھر دیکھ سکوں ۔ آج بڑی سے بڑی آرزو یہ ہے کہ تم ایک مرتبہ

دُنیا چھوڑنے سے پہلے مجسمۂ تندرستی بن جاؤ۔ لیکن ایک زمانہ تھا جب ہم تم خیالات
وجذبات کے لحاظ سے پیکرِ مستی بنے رہتے تھے۔ دن گزرتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

اِس خانہ دامادی کا شوق نہیں جس سے مجھے ضد سی ہے۔ یعنی میں نے تعلق
کے یہ معنی سمجھتا ہوں کہ میری زندگی کی دلچسپیاں اگر بڑھا نہ سکے تو کم سے کم بارِ طبیعت
نہ ہو۔ جمیلہ صالحہ بھی اسی اصول پر مجھ سے علیحدہ ہوئی ہیں۔ اور تم کو حیرت ہوگی کہ جمیلہ
کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ ہے جیسا کہ کسی اونچے سے اونچے گھرانے میں ممکن الخیال
ہوسکتا ہے۔

ایک لطیفہ یہ ہے کہ میں کبھی دردسری کا شایق نہیں رہا، تمام عمر بھائی صاحب
بینکر رہے اور میں اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ اب یہ منصب بھائی افراغ کو ملا ہے۔ تقریباً
سارا انتظام ہفتوں پہلے سے اُنکے چارج میں تھا۔ اور گورکھپور کے قیام میں کسی سے
کسی قسم کی مدد لینی نہیں پڑی۔ وضعداری اور خلوص کے ساتھ ایثار کی کوئی بہتر نظیر
میرے خیال میں موجود نہیں ہے۔ جس وقت میری تندرست اور صاف سُتھری ذُریت
ایک جا ہوتی ہے۔ بعض وقت موزونیت کو دیکھ کر کانپ جاتا ہوں کہ خدایا اس حالت کو
قائم بھی رکھیو۔ سب تو سب کیسے معلوم تھا جمیلہ، صالحہ کی پھوپھی (عزیز بیگم) اُم الجمیلہ
کی صرف جانشین نہیں بلکہ حاملِ روایات اور بزمِ وطن کی روحِ رواں بنی ہوگی۔ یہ سماں
صرف دیکھنے کے لائق ہے، قلم سے ادا نہیں ہوسکتا۔ بھائی افراغ پر سال میں دو
مہینے جذب طاری رہتا ہے۔ رمضان اور بڑی تعطیل رحیم کی اُن کی ٹھنی رہتی ہے

کبھی یہ حالت ہے اور کبھی وہ -

تم ڈیراپور ضرور آؤ۔ یہی اصلی علاج ہے۔ دورے میں ایک خیمہ تمہارے لئے علاحدہ ہوگا اور تمام سامانِ دلچسپی- خدا بھاوج کی طرف سے تم کو مطمئن کرے- سب یاد کرتے ہیں -

مہدی

کیمپ ڈیراپور - ۱۳ 11/19

پیارے شیخ! غسلِ صحت اور عطائے اختیارات پر دلی مبارکباد - مفصل خط کے بعد کارڈ ملا لیکن دورے میں - اور بیگم کی اطلاع آئی کہ سگریٹ مہینے کی آخری تاریخوں میں جس قدر موجود تھی بواپسی ڈاک بھیجدی گئی -

اُصولاً چائے وہی پلاسکتا ہے جو خود بھی پیتا ہو - پورے لوازم کے ساتھ پلانا بڑی دردسری ہے لیکن اگر اہتمام ممکن ہو تو نفیس کیک اور انڈے کی مختلف قسم کی مٹھائیاں کلکتہ اور بمبئی نہ سہی الہ آباد اور لکھنؤ کے سوا نہیں مل سکتیں- گورکھپور میں میں نے ایک دفعہ بنوائی وہ اس لائق بھی نہ تھی کہ ہندوستانی "صاحبوں" کے سامنے پیش کی جائے -

بہترین طریقہ یہ ہے کہ دس پندرہ روز پہلے سے کارخانے کو فرمایش بھیجدی، اور وقت کے وقت کچھ اس قسم کی لطافتیں یعنی کیک وغیرہ بہترین پھلوں کے ساتھ

جو مل سکیں بنگلے پر بھیج دے۔ جب تک طرز معاشرت میں اتنا رکھ رکھاؤ نہو کہ ایک قیمتی سٹ کے ساتھ گھر کی بیوی چائے کے پانی کے درجۂ حرارت کی نباض ہو کسی سوملین کو مدعو کرنا بڑی ذمہ داری ہے۔

ہاں مجھ کو بھی افسوس ہے کہ یہاں سے نکلنے کا موقع نہیں ملتا۔ تین مہینے کی رعایتی رخصت پڑی ہے۔ مانگی لیکن حکماً ملتوی کرنی پڑی۔ تہنیت صلح (!) کے انتظام ابھی سے ہو رہے ہیں۔ بڑے دن کی تعطیل میں "حاجب الخرج" یہیں تشریف فرما ہوتے ہیں اس لئے دسمبر میں ایک دن کے لئے بھی کہیں نہیں جا سکتا۔ پچھلی آزادیوں کی کسر نکل رہی ہے۔ جم کر ایک ہی جگہ کا ہو گیا ہوں۔ کبھی دو ایک دن کو نکلا بھی تو لکھنؤ سے آگے بڑھنے کا موقع نہیں ملتا۔

صفدر مرزا پوری جس قسم کا سرمایہ چاہتے ہیں وہ میرے "دور جدید" کی تحریرات میں مل سکتا ہے۔ عہد قدیم کے میرے اور تمھارے خط جس قدر محفوظ ہیں اُن کے دینے میں کچھ ہرج نہیں۔ لیکن ایک نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔

تمھاری صحت سے میرے دل کا بار سا جاتا رہا۔ خدا یہ حالت قائم رکھے۔ اور چند سال اگر ہوں عافیت سے گزر جائیں۔ آج تک "مجموعۂ مضامین" کو ترتیب نہ دے سکا۔ ادبی رنگ عمر کے ساتھ گہرا ہوتا جاتا ہے۔ لیکن اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔ اور سب خیریت۔ ۲۶ کو کلکٹر میری تحصیل میں آ رہے ہیں۔

مہدی

کیمپ ڈیرا پور۔ ۶ ۳/۲۱

پیارے شیخ! آپ کا کارڈ مل گیا تھا، جواباً اس لئے نہ لکھ سکا کہ کان پور کا پتہ یاد نہیں رہا تھا کہ دفعتاً معلوم ہوا آپ نے گورکھپور میں ایک جدڈ مگر موزوں قالب اختیار کیا۔ اور خوش ہوا کہ ایک بہتر صورت نکل آئی۔ زندگی اگر ہو بھی تو جینے کے لائق مشکل سے دو چار برس نکلیں گے۔ اس لئے کس قدر ضرورت ہے کہ آخری ایام اس طرح گزریں کہ حال کا ماضی سے پیوند ہو سکے۔ اسکے لئے جس قسم کی موزونیت ناگزیر ہے اور جو دُنیا میں بہت کم لوگوں کے حصے میں آتی ہے، کم سے کم چلتا ہوا ہاتھ کچھ اشک شوئی کر دیتا ہے۔ ہر بات آپکے مذاق کی نہیں ہو سکتی۔ یعنی بہتیرے اُمور ہیں جو دولت کے ساتھ بھی غیر اختیاری ہیں لیکن جب معمولی نصاب زندگی بھی ساتھ نہ دے سکے تو خوشدلی صرف گراں قیمت نہیں بلکہ ناقابلِ حصول ہو گی۔

میں نے اس رمز کو ابتدائے زندگی میں سمجھ لیا تھا، اور گو وقت نے کھل کر ساتھ نہیں دیا، موانع بھی مختلف پیرائے میں پیش آتے رہے تاہم مقصدِ اصلی ہمیشہ پیشِ نظر رہا اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں کشمکش جاری رکھی، اور خوش ہوں کہ ایک وضع پر نبھ گئی۔

میں اس وقت تحصیل سے پچیس میل پر ہوں، سرکاری خیمے کے ساتھ۔ ایک رئیس کا ڈیرہ مل گیا ہے۔ اس لئے میری روحِ رواں یعنی نور جہاں بھی سایے کی طرح ساتھ ساتھ ہیں، اور آپ کے بھتیجے بھی جن کی شایستگی سے آپ خوش ہوگئے

اور جو آپ کو یاد ہی نہیں کرتے بلکہ شاکی ہیں کہ آپ کی خدمت میں باریابی کا وقت اُنکو بہت کم ملا ۔ کیا بتاؤں کس طرح دورے میں خوش وقتی ہاتھ دھوکر پیچھے پڑی ہے ۔ حُسن، سلیقہ، نفاست، کامل صحت کے ساتھ، زندہ دلی کی جیتی جاگتی تصویر، اگر مجسمۂ جذبات بنی ہوئی پہلو میں موجود ہو، جو اپنے رفیق کی زندگی کے ہر صیغے کی انچارج ہو تو بتاؤ خیام کی دُنیا یعنی آج کے مقابلے میں وعدۂ فردا (یعنی بہشت) اُدھار ہے یا نہیں؟ آپ کے مذہبی جذبے کو ٹھیس لگانا منظور نہیں۔ صاف بات یہ ہے کہ وہاں بھی اُنھیں کے حصے میں کچھ آئے گا جو یہاں چین کر جائیں گے ۔



بابو ابوظفر صاحب
کے
نام

چھتاری
۹ مئی ۹۶

مائی ڈیر ظفر! سرپ کی ایک بوتل بھیجتا ہوں، مگر اس خیال کے ساتھ کہ تمہاری شکایت کو اور ترقی ہوگی - زائد بوتلیں نہیں آئیں ، اور جو آئیں اُن میں سے بھی صرف دو میرے حصے میں، جس میں سے ایک آپ کی نذر ہے -

بہرحال یوں سمجھئے "سیمپل باٹل" ہے - انگریزی مذاق کی رعایت سے سرپ زیادہ شیریں نہیں ہے - تم بچوں کی طرح بہت میٹھی چیز پسند کرتے ہو - تاہم لطافت میں شک نہیں - بہار سرپ افسوس! نہ آیا ورنہ کہنے کو ہوتا ؎

چھلکائیں بھر کے لاؤ گلابی شراب کی
تصویر کھینچیں آج تمہارے شباب کی

لیکن اُمید ہے مجھ کو مسز ظفر سے شرمندہ نہ ہونا پڑے گا - کیا یہ صحیح ہے تم عید وطن میں کروگے؟ میں اتوار کو انشاء اللہ آؤنگا، بلکہ شاید سنیچر کی شام کو -

میری صحت اب بہت اچھی ہے - جس طرح دفعتاً تنزل سے مانوس ہوگیا تھا اُسی نسبت سے اب جلد جلد ترقی کر رہا ہوں اور اتوار تک غالباً بالکل مختلف شخص ہونگا -

آغا صاحب فرماتے ہیں کل برادری کا کھانا ہے۔ وہاں آپ ضرور آئیے گا۔

ستۂ ضروریہ میں صرف یہی ایک چیز ہے جو اُس سے چھوٹنے نہیں پاتی۔ سر جان آپ لوگوں کے ہاتھ بک چکے، جب دیکھئے موجود۔ خیر! ان دونوں سے کہہ دیناب مجھے میز پر یاد کرلیں گے۔ اوروں کے دسترخوان پر فیاضی اُصولاً بُری چیز نہیں ہے۔ یہ تحریک اس ضرورت سے ہے کہ میں بیماری سے نیا نیا اُٹھا ہوں۔ نیت ٹھیک نہیں رہتی۔ تم سب بے اعتدالیاں کروگے مجھے انقباض سا رہے گا۔

ہاں ظفر! میری علالت سے تمھارا چُنار ٹرپ بے لطف رہا اور تم نے تکلیف اُٹھائی۔ خیر! پھر تلافی ہو جائے گی۔ میری شرٹیں شاندار آئیں۔ تم کیسے رہے؟۔

فدائی۔ مہدی

گورکھپور
۳-۱۲-۹۹

پیارے ظفر! آپ کے دو مفصل عنایت نامے ملے۔ الفاظ نہیں ملتے کہ آپ کی مہربانیوں کا شکریہ ادا کروں۔ مراسلت کی کمی غالباً اسی وجہ سے ہوگی ورنہ آپ کی سچی محبت کا اقتضا کم سے کم یہ ہونا تھا کہ میں آپ کو روزانہ لکھتا۔

آپ کی مدلل رائے سے میں اختلاف کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ کس مپرسی میں آپ سا شخص میرے معاملات میں اس حد تک دلچسپی رکھتا ہو۔ مگر کیا کروں مایوسی کسی طرح پیچھا نہیں چھوڑتی۔ میرا خیال ہے صاحب میرے لیئے

کچھ نہیں کر سکتے تین سال کی مسلسل اُمیدیں میرے لئے باغِ سبز سے زیادہ گئی گزری ثابت ہوئیں - ایک زمانہ تھا جب میں ترقی کی شاہراہ پر ڈال دیا گیا تھا - مسٹر اسپنسر نے قطعی طے کر لیا تھا - کمشنر کی منظوری سے عرصے تک سب پر وٹم رہا جس کے بعد جدید سرکلر کے مطابق دو سطر کی چٹھی مجھے مستقبل سے قریب کر سکتی تھی لیکن ایسا نہیں ہوا - کہنے کو آندھی کرنے کو خاک - باتوں باتوں میں خوش کر دیا جاتا تھا - وگر ہیچ - سُنا کرتا تھا انگریز جس قدر کہتے ہیں اُس سے زیادہ کر دکھاتے ہیں - مگر اس کو میرے نصیبوں کی گردش سمجھئے کہ میری حالت مستثنیٰ رہی - یہ نہ سمجھئے گا میں اپنے حقوق کا زائد از استحقاق اندازہ کرتا ہوں - اب تو خیر سب گئے ہوئے لیکن کبھی وہ ضرور زائد از کافی تھے - بہر حال مجھ کو کچھ اُمید نہیں - اور سر دست جب صرف امانت رہی تو دُکھ بھرنے کے لئے بہتیرے دن پڑے ہیں - اگر میں ایک اچھا نائب تحصیلدار ہو سکتا تھا تو نسبتاً ہمیشہ ایک خراب امین ثابت ہوں گا -

یہی خیالات ہیں جن کے اعتبار پر جی چاہتا ہے کچھ دن اور نوابی کر لوں - کیونکہ بیکاری میں بھی نہایت مطمئن زندگی بسر کر رہا ہوں - شان اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ وہاب ایسے اگر یہاں آجائیں تو میرے نیم آراستہ کمرے (نیم آراستہ میں نے اپنے خیال سے کہا ورنہ ہندوستانیوں کو گھبرا دینے کے لئے یہ بھی بہت ہے) میں بغیر پاؤں جوتے سے خالی کئے ہوئے کبھی اندر آنے کی جرأت نہ ہو گی - خیر یہ تو ایک مذاق تھا - بعض خانگی ضروریات صحت کی حالت مجبور کرتی ہے کہ میں نومبر سے پہلے وطن

نہ چھوڑوں۔ علاقے کا ٹھیکہ کرنے والا ہوں ورنہ چار سو کے قریب گورنمنٹ کو مالگزاری میں ارسال دینے پڑیں گے۔ ہاں نومبر سے زیادہ وسعت نہ دوں گا۔ گو میں نے احتیاطاً دو مہینے کی رخصت مانگی ہے۔

تم کو یقین آئے نہ آئے۔ میری آخری دلچسپی جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ تم وہاں موجود ہو۔ اس لئے جلد آنے کی کوشش کرونگا۔ تم ہرگز یہ نہ سمجھو میں نے تمھاری راے کی بے قدری کی۔ دُنیا ملنے پر بھی یہ ممکن نہیں۔ تم کو اور بیگم کو ایک آنکھ سے دیکھتا ہوں۔

ہاں یہ دشمنوں کی چوری کیسی ہوئی۔ مفصل لکھو۔ مس ظفر کو خدا اچھا کر دے۔ میں نے اُنکے لئے غلط شروع ڈھونڈھ نکالا۔ چرٹ وغیرہ سب ملے گا۔ تمھارے طعنے مہنے کی پروا نہیں کرتا۔ بیگم کی طرف سے بیگم کو سلام۔ میری دُعا۔ اور سب خیریت ہے

تمھدی

گورکھپور ۱۴ر نومبر ۹۶

میرے پیارے ظفر! مجھے نہایت افسوس ہے، مراسلت کے اعتبار سے اس ہفتہ میں کسی قدر سُست رہا۔ تمھاری دلچسپ تحریریں بالتخصیص داد طلب ہوتی ہیں۔ لیکن معاف کرنا۔ "SPRING MEET" کی تقریب سے ہم لوگوں یعنی انگریزوں میں بڑے بڑے جلسے رہے۔ گھوڑ دوڑ ہوئی۔ میرے لئے یہ فرض سا تھا کہ اسٹنڈ پر مع اپنے

اسٹاف کے موجود رہوں۔ خبط معلوم ہی ہے۔ بہرحال تم بے طرح یاد آئے۔ خاصکر اس لئے کہ ایک مشہور فوٹوگرافر نے گروپ لیا، ساتھیوں کو ڈارک کپڑے پنہائے تھے اور میں نے ایک ہلکے رنگ کا سوٹ پہنا تھا محض اس خیال سے کہ BEAK OF THE GROOP معلوم ہوں۔

یونین کلب علی گڈھ کے گروپ میں مجھ کو مسٹر بیک کی قطع یاد تھی۔ تصویر اتفاق سے بہت اچھی آئی، اس لئے بہت خوش ہوں۔ ایک کاپی تمھارے نذر ہوگی۔

اور سُنئے! شڑیں جس کی ناپ تم نے خراب کرائی تھی ایک دوست نے پسند کرلیں۔ میں نے ہلور کے ہاں سے منگائی ہیں۔ "DIAGONAL" کے دو سوٹ سِل رہے ہیں۔ غرض تم کو مرعوب کرنے کے لئے بہت سامان کئے گئے ہیں۔

میرے لئے گورکھپور چھوڑنا کچھ مشکل سا ہو رہا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ میں تمھارے جواب میں چپ سا تھا۔ گو پندرہ کو نہ آسکا۔ لیکن ۲۵ کی شام کو قطعی خیرباد کہوں گا اور ۲۶ کی دوپہر کو تم سے مصافحہ کرتا ہوں گا۔ تم اسے بے قاعدگی پر محمول نہ کرنا۔ صحت کی طرف سے مطمئن ہو چلا ہوں، کوئی وجہ ٹھہرنے کی نہیں ہے۔ صرف کانفرنس کے لئے سب کمیٹی کرنے والا ہوں وہ ۲۰ کو ہو جاوے گی۔ شہر کے روادار لوگوں کو شریک کروں گا۔ پچاس روپئے صرف آپس کے دوستوں نے جمع کرلئے ہیں۔ غالباً سو سے بہت زیادہ تعداد ہو جائے گی، اور انسٹیٹیوٹ گزٹ کے

آئندہ پرچے میں میرا ذکرِ خیر دیکھو گے۔ سر سید سے راہ و رسم بڑھی ہوئی ہے۔ یہاں
میں ایک مختلف شخص ہوں۔ تحصیل کے ذلیل تعلقات سے کچھ سروکار نہیں۔
ہاں! یہ میری رخصت کی منظوری کیوں نہیں آئی؟ کوئی جواب آنا چاہئے
اپنی عدم موجودگی کا افسوس ہوگا۔ خیر! غازی پور ٹرپ میں تمھارا ساتھ دونگا۔
باورچی کی تلاش کر رہا ہوں۔

مہدی



حاجی محمد عبدالرشید خاں صاحب
کے
نام

پشاور - ۲۳ ۱۴/۳

مائی ڈیر رشید ! میں نے افسوس کے ساتھ آپ کی واپسی کی خبر سُنی - افسوس خدانخواستہ اس خیال سے نہیں ہے کہ باوصف اسکے کہ الہ آباد میں عوارض کی شکایت تھی، مگر آپ موسمی شدائد کا اثر قبول کرنے میں بہتوں سے پیچھے رہے - بلکہ مجھے یہ کہنا منظور تھا کہ میری عدم موجودگی آپکی مع الخیر واپسی کو میرے لیئے صرف بے لطف ثابت کرسکی - اس نقصان کی تلافی کا اگر کوئی پیرایہ ہے تو یہ کہ میں آپ کو مع پارٹی اس اتوار کو یہاں دیکھوں - مجھے بالکل معلوم نہیں کمشنری یا بورڈ سے میری قسمت کا کیا فیصلہ ہوگا اور اس لئے چاہتا ہوں اپنی سوا پہر کی بادشاہت کے معظمات الامور میں آپ لوگوں کی خوش آئند موجودگی کو محسوب کرسکوں -

مہمانداری تاوقتیکہ میں آپ سے مدد نہ لوں قریب قریب زاہدانہ ہوگی - کیونکہ بدقسمتی سے مجھ کو وہ موقعے کہاں نصیب جو ایک اچھے خاصے متشرع حاجی مسلمان کو ہلدی لگے نہ پھٹکری، گھر بیٹھے ملتے رہتے ہیں - میرا خیال ہے طرز عمل کے اعتبار سے میں کچھ ہی ہوں تاہم آپ کو اور آپ کے ساتھ اوروں کو مجبوراً اعتراف کرنا ہوگا کہ میں آپ کی طرح کھلا ہوا بُت پرست نہیں ہوں - بہرحال ذائقے کا جہاں تک تعلق ہے غالباً میں آپ کو ر

مایوس کرنا پسند نہیں کروں گا - یہ دوسری بات ہے کہ دعوت شیراز ہو لیکن میں سمجھتا ہوں آپ ایک کافی حد تک کم خوراک واقع ہوئے ہیں اور مجھ کو آپ کے اعتدال کا فائدہ مل ہی رہے گا - رہیں اور ضیافتیں، مجھے خوف ہے آپکے بعض حاستے یہاں کسی قدر بیکار رہیں گے - وہ نار گھاٹ کے سوا یہاں کہاں (معاف کیجئے گا میں نار کو غلط معنے میں استعمال کر گیا) مختصر یہ کہ گو یہاں نیلی آنکھوں کے سوا موجبات ترغیب نہیں ہیں تاہم آئیے اور لیتے آئیے - کس کو ؟ ظفر، وہاب، یاسین اور قادر نقی کو - میں سنیچر کی شام کو آپ لوگوں کا منتظر رہوں گا - اگر آئیے تو شب اور اتوار لطف سے گزرے گا -

ہاں ضروری بات یہ ہے میں نے سُنا ہے ظفر کچھ بہک گیا ہے اور اکثر آپ سے ملتا ہے - بہرحال میرے سوا جو لوگ آپ سے زیادہ ملنے کی کوشش کریں اُنکی اخلاقی حالت قابل اطمینان نہیں ہے - میں ظفر کو بہت چاہتا ہوں - یوں سمجھئے میرا بھائی ہے - کسی طرح دل نہیں مانتا وہ اپنی لغزشوں پر نہ ٹوکا جائے - انگریزیت اور تہذیب پر نہ جائیے گا یہ دکھانے کے دانت ہیں - سوپلزیشن سوا اسکے اور کچھ نہیں کہ عیوب کی جلا ہو جاتی ہے مگر مکلف لباس میں -

عمدہ ترین خیالات کے ساتھ -

میں ہوں آپ کا فدائی

مہدی

مہدی بیگم پبلیشر نے
آسی پریس گورکھپور
میں چھپوا کر شایع کیا